فتاویٰ ستاریہ

جلد چہارم

عبدالغفار سلفی

یستفتونک قل اللہ یفتیکم

شیخ الحدیث حضرت العلام مولانا الحافظ الحاج مفتی ابو محمد عبد الستار صاحب دہلوی

امام

جماعت غرباء اہلحدیث کثر اللہ سوادہم کے گرانقدر علمی و تحقیقی فتاوی کا

الموسوم بہ

فتاوی ستاریہ

جامع

مولانا حافظ عبد الغفار صاحب سلفی

امام محمدی مسجد بنس روڈ کراچی

حسب فرمائش

شیخ محمد عمران صاحب اینڈ برادرس

احمد پراچہ بلڈنگ کراچی ۱

ناشر

مکتبہ سعودیہ

حدیث منزل کراچی ۱

فون ۵۳۷۸۹

یستفتونک قل اللہ یفتیکم

شیخ الحدیث حضرت العلام مولانا الحافظ الحاج مفتی
ابو محمد عبدالستار صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
امام جماعت غرباء اہلحدیث کثر اللہ سوادہم کے گراں قدر
علمی و تحقیقی فتاوے

الموسوم بہ

فتاویٰ ستاریہ

جلد چہارم

جامع

حضرت مولانا حافظ عبدالغفار صاحب سلفی امام جماعت غرباء اہلحدیث

طابع و ناشر

مولانا حافظ عبدالقہار صاحب مدرس مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد لسن روڈ کراچی

ملنے کے پتے

(۱) المکتب الاسلامی جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۳

(۲) مکتبہ ایوبیہ آرٹیلری میدان برنس روڈ کراچی ۱

فون ۵۳۷۸۹

قیمت ۸ روپے

(ایجوکیشنل پریس کراچی)

8/-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

فتاویٰ ستاریہ

منقول از فتاویٰ رجسٹر

ماہ رمضان میں بچوں کا روزہ رکھوانا، انکی خوشی کرنا اچھے کپڑے پہنانا اور غرباء و عزیز و اقارب وغیرہ کو کھانا کھلانا جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۲۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ جو لوگ رمضان المبارک کے مہینے میں اپنے بچوں کا روزہ رکھواتے ہیں اور ان کی خوشی کرتے ہیں مثلاً بچہ کو اچھے کپڑے پہناتے ہیں۔ عزیز اور اقارب اور غریب لوگوں کو کھانا وغیرہ کھلاتے ہیں اور بچہ کو عزیز اور اقارب پیسے دیتے ہیں اور بچہ ان کو سلام کرتا ہے یعنی سلامتی کے پیسے دیتے ہیں، اور جا بجا کیا کیا رسومات کرتے ہیں۔ یہ تمام امور اور ان کا اہتمام شرعاً کیا حیثیت رکھتے ہیں؟ آیا یہ چیزیں شرعاً جائز ہیں یا ناجائز؟ اس کا جواب قرآن اور حدیث سے دیا جائے فقط

حافظ عبدالقدیر ولد مفتی صاحب دہلوی

جواب (۴۲۴) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ بچہ کی افطاری میں کوئی رسم و رواج کرنا جائز نہیں اور بچہ سے اس مجلس میں خصوصی سلام کرانا اور اس کو سلامی کے روپے دینا بھی شرعی امر نہیں۔ بطور شکریہ کے اللہ کے نام کا کھانا کھلانے میں کوئی قباحت نہیں۔ اگر بچہ کی حوصلہ افزائی اور نیک کاموں کی رغبت دلانے کے لئے اسکو کچھ رقم وغیرہ دی جائے تو لینے میں مضائقہ نہیں۔ ان افعال کو شرعی امر یا رسم بنانا یا لوازمات افطاری سمجھنا غلط ہے فقط واللہ اعلم۔

عبدالغفار سلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام کراچی عد

۱۸ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ

مطابق ۶ مارچ ۱۹۶۱ء

فتویٰ بابت طلاق ثلاثہ

سوال (۴۲۵) کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی سے لڑائی کے دوران صرف تین مرتبہ کی بجائے متعدد بار یہ الفاظ کہے کہ "میں نے طلاق دی، میرے خدا نے طلاق دی" لیکن بعد میں اسی دن دونوں باہمی رضامند ہو گئے۔ کیا یہ طلاق ہو گئی؟ کیا یہ دونوں ایک جگہ رہ سکتے ہیں
نیز واضح رہے کہ زید مذکور عام طور پر اپنا دماغی توازن سال میں دو تین مرتبہ کھو بیٹھتا ہے۔ چونکہ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں سر میں ضرب آنے کے باعث سر کی ہڈی قریباً تین انچ ٹوٹ کر الگ ہو چکی ہے اور دماغ انتہائی کمزور ہو چکا ہے۔ اور ایسے حالات میں اس پر ایک قسم کی جنونی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور اسے اپنے قول و فعل پر اختیار نہیں رہتا ہے فقط۔

سائل۔ عبدالقیوم ولد عبدالغنی۔ گاندھی نگر۔ کراچی

جواب (۴۲۵) صورت مسئولہ بالا میں واضح ہو کہ طلاق دیتے وقت اگر جنونی حالت طاری تھی اور اسی حالت میں طلاق دی ہے تو شرعاً طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اور اگر ہوش و حواس کی حالت میں طلاق دی ہے تو طلاق واقع ہو گئی۔ قبل از انقضاء عدت زید رجوع کر سکتا ہے فقط۔

ابو محمد عبدالستار مفتی مدرسہ دارالسلام کراچی ۱

۱۹/۳/۵۹

سوال (۴۲۶) نیوہ سے خانگی جھگڑے کی وجہ سے غصہ میں آکر تین مرتبہ اپنی زوجہ مسماۃ سائرہ بیگم کو لفظ طلاق لکھدیا۔ میری زوجہ حمل سے ہے۔ آیا طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ فقط

سائل ناصر علی خاں

جواب (۴۲۶) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ مجلس واحدہ کی تین طلاقیں حکم میں ایک کے ہیں۔ زید قبل از انقضاء عدت رجوع کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً (صحیح مسلم جلد اول ص ۴۷۷) حاملہ کی مدت عدت وضع حمل ہے۔ شدید غصہ میں طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔ حدیث کی کتاب ابوداؤد شریف میں ہے لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِیْ غِلَاقٍ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ اَلْغِلَاقُ اَظُنُّهُ الْغَضَبُ۔ فقط واللہ اعلم

عبدالغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد برنس روڈ کراچی ۱ ۲۰ شعبان ۱۳۷۸ھ

سوال (۴۲۷) مسمی عبداللطیف ولد نذیر خاں نے اپنی زوجہ مسماۃ جمیلہ کے حق میں ایک وقت اور ایک مجلس میں تین مرتبہ یہ جملے استعمال کئے "میں جمیلہ کو طلاق دیتا ہوں۔ میں جمیلہ کو طلاق دیتا ہوں۔ میں جمیلہ کو طلاق دیتا ہوں" اس طلاق کو عرصہ دس ماہ کا ہوگیا ہے۔ یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں

سائل۔ چاند خاں ولد منیر خاں۔ حیدرآباد سندھ حال کراچی۔

جواب (۴۲۷) مجلس واحدہ کی تین طلاقیں حکم میں ایک طلاق کے ہیں۔ زید قبل از انقضاء عدت رجوع کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر طلاق الثلاث واحدۃ (صحیح مسلم شریف جلد اول ص۴۷۷) کیونکہ طلاق مذکورہ کو دس ماہ کا عرصہ ہوگیا ہے۔ چنانچہ جمیلہ مذکورہ عبداللطیف مذکور کے نکاح سے بائنہ ہوچکی ہے اب عبداللطیف مذکور بتجدید نکاح جمیلہ کو اپنی زوجیت اور نکاح میں لا سکتا ہے۔ اگر عبداللطیف کا ارادہ تجدید نکاح کا نہ ہو تو والدین کو شرعاً اختیار ہے کہ وہ جہاں چاہیں اپنی جمیلہ کا نکاح کسی مرد صالح سے کر سکتے ہیں شرعاً کوئی حرج نہیں فقط۔

عبدالغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد کراچی ۳

سوال (۴۲۸) کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ مسمی محمد فرید نے اپنی منکوحہ مسماۃ فردوس بانو کو نہایت غصہ کی حالت میں بیک وقت ایک ہی مجلس کے اندر تین طلاقیں دی ہیں۔ اب دونوں پشیمان ہیں۔ کیا شرعاً رجوع جائز ہے؟ بینوا توجروا۔

سائل محمد فرید۔ ۲۱ نومبر ۱۹۵۱ء

جواب (۴۲۸) صورت مرقومہ ومسئولہ بلا ریب واضح ہو کہ شرعاً مجلس واحدہ کی تین طلاقیں حکم میں ایک طلاق کے ہیں جیسا کہ صحیح مسلم شریف میں موجود ہے کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وسنتین من خلافۃ عمر طلاق الثلث واحدۃ لہذا شخص مذکور قبل از انقضاء عدت رجوع کر سکتا ہے فقط۔

ابو محمد عبدالستار مفتی۔ محمدی مسجد مدرسہ دارالسلام کراچی ۳

سوال (۴۲۹) ۶ تاریخ بروز پیر کے دن شام کو ۶ بجے کے قریب میں نے اپنی بی بی کو مارا۔ اس کی ناک سے خون جاری ہوگیا۔ مارنے کے بعد میں نے کلام پاک پڑھنا شروع کردیا۔ پھر میں نے منہ اٹھا کر دیکھا تو بی بی اپنی جگہ سے غیر حاضر تھی تو میں نے پھر کلام پاک بند کرا اور دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو دروازہ نہیں کھلا تو میں نے توڑ دیا۔ پھر میں نے سامنے والے گھر میں جا کر دیکھا جو کہ ہمارے عزیز کا گھر تھا۔ میرے ہاتھ میں ڈنڈا تھا۔

میں نے .... کئی بار کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی۔ پھر میں اپنے گھر میں آ گیا دروازہ کھولا اور نماز پڑھی۔ پھر بی بی بھی اپنے گھر میں آگئی تو محلہ والے کہنے لگے کہ اب عورت کو گھر میں نہیں جانا چاہئے کیونکہ اب طلاق ہوگئی ہے۔ جب میں نے یہ سنا تو میں نے قاری نصار الحق صاحب کو بلایا۔ انہوں نے بھی کہا کہ طلاق ہوگئی ہے اور کئی آدمی کہنے لگے نہیں ہوئی۔ اب خدا بہتر جانتا ہے کہ ہوئی یا نہیں لیکن میں جانتا ہوں کہ میری دماغی حالت درست نہیں تھی اور نہ میری بی بی طلاق لینے کو راضی ہے۔ وہ بھی کہتی ہے کہ محلہ والے کہہ رہے تھے طلاق نہیں ہوئی

سائل۔ واحد رضا خاں ولد نوشہ خاں۔ منگا پیر روڈ یسین زبیری کالونی
معرفت محمد امین قریشی جنرل سٹور۔ کراچی

جواب (۴۲۹) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ اگر یہ طلاقیں تین ایک ہی وقت میں دی گئی ہیں تو زید کو قبل از انقضاء عدت رجوع کا حق حاصل ہے۔ اور اگر گھر دوبارہ آباد کرنے کا ارادہ ہی نہیں ہے اور عورت سے اب دوبارہ رجوع بھی نہیں کرنا تو وہ الگ بات ہے۔ اگر صرف یہ ایک ہی طلاق دی ہے تب بھی عدت سے پہلے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

عبدالغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام کراچی ۱
۸ مارچ ۱۹۶ ء

سوال (۴۳۰) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک خاندان میں بہو کے سلسلہ میں اس قدر نااتفاقی ہوئی کہ بیٹا بھی باپ کا مخالف ہو گیا۔ اس پر وہ غصہ کے عالم میں آگ بگولہ ہو گئے۔ بہو کو غلط طریقہ پر برا کہنے لگے۔ اس پر لڑکے کی والدہ نے منع کیا کہ غلط طریقہ پر مت کہو۔ اس پر وہ غصہ میں آپے سے باہر ہو گئے۔ انہوں نے اپنی بیوی سے دو مرتبہ پہلے کہا میں نے طلاق دی۔ اس کے بعد پانی پیا۔ اس وقت بھی غصہ میں تھے اور کانپ رہے تھے ایک مرتبہ پھر کہا کہ میں نے خوشی سے طلاق دی اب سے پندرہ سال پیشتر اور بیس سال پیشتر بھی یہی الفاظ (طلاق کے الفاظ) غصہ میں ادا کر چکے ہیں ایک ایک دو دو مرتبہ۔ اب اس کے کفارہ کے لئے علماء دین کا کیا فتویٰ ہے جب کہ میاں بیوی دونوں ایک ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں۔

سائل محمد ایوب مورخہ یکم جولائی ۱۹۶۱ء

جواب (۴۳۰) صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو کہ مجلس واحدہ کی تین طلاقیں حکم میں ایک طلاق کے ہیں۔ زید قبل از انقضاء عدت رجوع کر سکتا ہے حدیث شریف میں ہے عن ابن عباس قال کان الطلاق علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ وَاَبِی بَکْرٍ وَسَنَتَیْنِ مِنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَۃً (مسلم شریف جلد اول ص ۴۷۷)، غصہ کی حالت میں دی ہوئی طلاق کا بھی شرعاً کوئی اعتبار نہیں۔ لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِی غِلَاقٍ قَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَالْغِلَاقُ اَظُنُّہٗ الْغَضَبُ فقط واللہ علم

عبدالغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام کراچی ۱؎

فتویٰ بابت منکوحہ شوہر مفقود الخبر

سوال (۴۳۱) مسماۃ اختر جہاں بنت امام بخش کا عقد عرصہ سات سال کا ہوا مسمی اسد علی ولد سخاوت علی سے ہوا تھا۔ اب مسمی اسد علی عرصہ چھ سال سے گم ولاپتہ ہے۔ اختر جہاں کی عمر اس وقت ۲۲ سال ہے۔ اختر جہاں مذکورہ کیلئے شریعت محمدیہ کا جو فیصلہ ہو صادر فرمایا جائے فقط

سائلہ اختر جہاں بنت امام بخش

جواب (۴۳۱) صورتِ مسئولہ میں واضح ہو جب کہ اختر جہاں مذکورہ کا شوہر گم ولاپتہ ہے اور واقعہ بالکل صحیح اور سچ ہے تو مسماۃ اختر جہاں چار سال انتظار کرے۔ اگر اس مدت میں شوہر واپس آجائے یا مل جائے تو اچھا ہے ورنہ اس کو فوت شدہ سمجھ کر چار ماہ دس دن عدت میں رہ کر نکاح ثانی کرے۔ حدیث میں ہے اَیُّمَا امْرَاَۃٍ فُقِدَتْ زَوْجُھَا فَلَمْ تَدْرِ اَیْنَ ھُوَ فَاِنَّھَا تَنْتَظِرُ اَرْبَعَ سِنِیْنَ ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا ثُمَّ تَحِلُّ (موطا امام مالک) یعنی جس عورت کا شوہر گم ہو جائے اور اس کا علم نہ ہو تو وہ عورت چار سال انتظار کرے اس کو فوت شدہ سمجھ کر چار ماہ دس دن عدت کے گذار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے فقط واللہ اعلم

عبدالغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام۔ محمدی مسجد کراچی ۱؎

۲۳ شوال ۱۳۷۰ھ

حضر میں جمع بین الصلوٰتین کے بارے میں استفسار

سوال (۴۳۲) مکرمی محترمی المقام حضرت الامام صاحب بعد السلام علیکم طالب خیریت بعافیت گذارش یہ ہے کہ سوال ہٰذا کا جواب آج ہی مطلوب ہے تاکہ نزاع ختم ہو۔

(۱) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب اوڈ کے مکان پر جو بیٹھک ہے جہاں آپ نے جماعت کروا کر نماز پڑھائی تھی اور مسجد اہلحدیث نہ ہونے کی وجہ سے ہم بھی جمعہ جماعت اسی بیٹھک میں پڑھتے ہیں۔ کیا اگر کوئی عذر یا ضرورت درپیش ہو یا نہ ہو تو ہم ظہر عصر اور مغرب

عشاء جمع کرکے پڑھ سکتے ہیں شرعاً ممانعت تو نہیں۔ جواب مدلل مطلوب ہے۔

(۲) بخاری شریف پ۳ باب تاخیر الظہر الی العصر میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ صلّٰی بِالْمَدِیْنَۃِ سے مراد مسجد نبوی میں یہ نمازیں پڑھی گئی ہیں یا خارج عن المسجد شہر مدینہ کے دیگر مکانات میں پڑھی گئی ہیں۔ جواب مفصل و مدلل ہونا ضروری ہے۔

بحمد اللہ عبدالشکور کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کی صحت اب اچھی ہے ہمارے لئے باعث مسرت ہے۔ اللّٰھم زد فزد۔

جواب (۴۳۲) (۱) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ حضر میں بلا عذر شرعی جمع بین الصلوٰتین جائز نہیں لِقَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَمَعَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ فَقَدْ اَتٰی بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْکَبَائِرِ (جامع ترمذی) اگر کبھی اتفاقاً کسی خاص کام کی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو جمع کرکے پڑھ سکتا ہے۔

(۲) بخاری شریف پ۳ کی حدیث مسئولہ صَلّٰی بِالْمَدِیْنَۃِ سے بظاہر مسجد نبوی مراد ہے۔ فتح الباری میں ہے وَالظَّاھِرُ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بِاَصْحَابِہٖ وَقَدْ صَرَّحَ بِذٰلِکَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ رِوَایَتِہٖ۔ اور ظاہر ہے کہ صحابہ کرام نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں جمع ہوتے تھے نہ کسی مکان میں۔ نیز کرمانی میں تحت حدیث ہذا مسجد کا لفظ بھی آیا ہے ملاحظہ ہو کرمانی جلد ۲ صـ ۱۹۲۔

عبدالغفار السلفی نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث ـ محمدی مسجد برنس روڈ کراچی ۱؎

کیا انعامی بونڈ کی خرید جائز ہے

سوال (۴۳۳) محترمی جناب حضرت امام صاحب مدظلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ حکومت نے جو انعامی بونڈ نکالے ہیں ان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ آیا اس کے اندر سود کی بھی کوئی شکل ہے یا نہیں جب کہ یہ اعلان ہے کہ ہم نے جو یہ اسکیم نکالی ہے سود سے بچنے کے لئے ہی نکالی ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ ایک دس روپے والا بونڈ خرید لیجئے اور تین مہینے بعد اس بونڈ کو قرعہ اندازی میں شامل کر لیتے ہیں۔ اگر اس کا انعام نکل آیا تو اس کے روپے قائم ہیں اور اگر نہ نکلا تو پھر بھی قائم ہیں۔ اور جس وقت چاہیں بھنا سکتے ہیں۔ شریعت محمدی اس مسئلہ میں کیا کہتی ہے مفصل تحریر کریں۔

عبدالستار چاندی والے مراد اسٹریٹ ـ صرافہ بازار کراچی ۲؎

جواب (۴۳۳) صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو یہ سب جوئے کی قسمیں ہیں ان سے بچنا ہی بہتر ہے۔ بنک کا جملہ کاروبار سود پر ہوتا ہے اس لئے بھی یہ بونڈ

مشکوک ہو جائیں گے لہٰذا پرہیز لازم ہے۔ فقط

عبدالغفار سلفی

نائب مفتی محمدی مسجد مدرسہ دارالسلام
کراچی ۱۲

فتویٰ میراث

سوال (۴۳۴) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید کا انتقال ہو گیا زید کے ورثاء یہ ہیں۔ ۳ بھتیجے۔ ۴ بھتیجیاں۔ ورثہ کیوں کر تقسیم ہوگا؟

سائل قمرالدین کراچی

جواب (۴۳۴) صورت مسئولہ میں تمام ترکہ تین بھتیجوں میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ ایک روپے میں سے ہر بھتیجے کو پانچ آنے چار پائی ملیں گے۔ شات بھتیجیاں ذوی الارحام ہونے کی وجہ سے عصبات کی موجودگی میں محروم رہیں گی فقط والسلام

عبدالغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد برنس روڈ کراچی ۱۲

کیا قبروں کو منہدم کر کے مسجد کی توسیع و تعمیر کر سکتے ہیں

سوال (۴۳۵) یہاں ایک پلاٹ ہے جہاں مسجد بنی ہوئی ہے کثرت مصلیان کے پیش مسجد کی توسیع کرنا ضروری ہے۔ اور یہ مسجد قبرستان کے کنارے پر بنی ہوئی ہے کیا قبروں کو منہدم کر کے مسجد کی توسیع و تعمیر کر سکتے ہیں فقط

(میاں محمد نذیر احمد صاحب) ڈیرہ غازی خاں ۶ مارچ ۱۳۶۱ھ

جواب (۴۳۵) مقام مسئولہ میں اگر تدفین کا سلسلہ جاری ہے تو وہاں مسجد توسیع کرنا اور قبروں کو مسجد کی حدود میں داخل کرنا جائز نہیں۔ اگر قبریں پرانی اور بوسید ہیں اور تدفین کا سلسلہ ابھی منقطع ہو چکا ہے تو ان کو ہموار کر کے مسجد کی توسیع کر سکتے ہیں۔ جملہ ائمہ کا اتفاق ہے کہ قبروں میں مسجد بنانی جائز نہیں اور نہ ہی مسجد میں قبر بنانی جائز ہے۔ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے اِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ الْقُبُوْرَ مَسٰجِدَ اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ فَاِنِّیْ اَنْهَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ اپنے فتاویٰ ابن تیمیہ میں لکھتے ہیں لَا یَجُوْزُ دَفْنُ مَیِّتٍ فِیْ مَسْجِدٍ فَاِنْ کَانَ الْمَسْجِدُ قَبْلَ الدَّفْنِ اِمَّا بِتَسْوِیَةِ الْقَبْرِ بِنَبْشِهٖ اِنْ کَانَ جَدِیْدًا وَاِنْ کَانَ الْمَسْجِدُ بُنِیَ بَعْدَ الْقَبْرِ فَاِمَّا اَنْ یُزَالَ الْمَسْجِدُ وَاِمَّا اَنْ تُزَالَ صُوْرَةُ الْقَبْرِ فَالْمَسْجِدُ الَّذِیْ عَلَی الْقَبْرِ لَا یُصَلّٰی فِیْهِ فَرْضٌ وَلَا نَفْلٌ

فَاِنَّہٗ مَنْہِیٌّ عَنْہُ ص ۱۹۲ جلد دوم فقط

عبدالغفار السلفی نائب مفتی۔ محمدی مسجد مدرسہ دارالسلام کراچی ۲

۶ مارچ سنہ ۱۹۶۱ء

فتویٰ بابت قومی انعامی بونڈ

سوال (۴۳۶) قومی انعامی بونڈ خریدنے جائز ہیں یا ناجائز؟ حکومت پاکستان کا کہنا ہے کہ اس میں ہم نہ سود لیتے ہیں نہ دیتے ہیں بلکہ اس جمع شدہ رقم سے تجارت کرتے ہیں پھر ان بونڈوں کی قرعہ اندازی ہوتی ہے۔ جس کے نام فروخت شدہ نمبر متعین انعام میں آجاتا ہے اس کو انعام دیدیا جاتا ہے۔ خریدار جب چاہے ان بونڈوں کو واپس کے اپنی رقم واپس لے سکتا ہے۔

جواب (۴۳۶) حکومتِ پاکستان ہماری اپنی حکومت ہے۔ اس کے تمام اسلامی اور شرعی کاموں میں تعاون کرنا ہمارا اخلاقی فرض ہے لقولہ تعالیٰ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی البتہ جو کام شریعت اسلامیہ محمدیہ کے خلاف ہیں ان میں تعاون کرنا فرمان باری وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ الآیہ کا خلاف کرنا ہے۔ انعامی بونڈ کے کسی بھی گوشہ یا پہلو میں سودی لین دین یا معاملہ اگر موجود ہے تو ان کو خریدنا شرعاً منع ہے اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ پ۳ میں ارشاد فرمایا اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا الآیہ یعنی سود خوار لوگ قیامت کے دن اپنی قبروں سے دیوانوں، پاگلوں، خبطیوں اور بیہوشوں کی طرح اٹھیں گے مجنون اور دیوانے ہوں گے۔ کھڑے ہی نہ ہو سکتے ہوں گے۔ ایسی حالت ان کی اس لئے ہوگی درحقیقت ان کا خیال یہ تھا کہ تجارت بھی مثل سود کے ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت خرید و فروخت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام فرمایا ہے جو شخص نصیحت سن کر سودی کاروبار سے باز آگیا اس کی نجات ہوگی خدا اس سے راضی ہوگا۔ اور جو شخص خدا کا فرمان سُن کر بھی سودی کاروبار سے باز نہ آیا تو فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ ایسے لوگ ہمیشہ جہنم اور دردناک عذابوں میں بتلا رہیں گے اعاذنا اللہ منہا۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو بچائے عذاب دوزخ اور آگ جہنم سے۔ آمین۔

انعامی بونڈ میں جو رقم بطور انعام دی جاتی ہے۔ اس میں اگر ظاہرا سود نہیں لیکن شبہ ضرور ہے تو اس سے بچنا ضروری ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے اِتَّقُوا الشُّبُہَاتِ

فقط واللہ اعلم بالصواب

احقر عبدالغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد بنس روڈ
کراچی ۱ فون مکتبہ ۵۳۰۸۹ مکان ۵۸۳۴۶
مزید تفصیل کے لئے رسالہ حرمت سود منگا کر پڑھئے قیمت چھ آنے

مفقود الخبر خاوند کی منکوحہ عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں

سوال (۴۳۷) مسماۃ رضیہ کے والدین نے مسماۃ رضیہ کی شادی بکر کے ساتھ کی عرصہ تقریباً آٹھ سال کا ہوا لیکن بکر کا مسماۃ رضیہ کے ساتھ شروع سے سلوک اچھا نہ تھا بکر نے مسماۃ رضیہ کے کبھی روٹی کپڑے وغیرہ کا خیال نہیں کیا اور مہینوں گھر سے لاپتہ رہتا تھا۔ سوائے اس کے بکر بھی مسماۃ رضیہ کے ہمراہ دس پندرہ روز کے علاوہ ساتھ نہ رہا اور کبھی اس کے روٹی کپڑے کا خیال نہ کیا۔ اب جب کہ بکر تقریباً سات سال کا عرصہ ہو چکا ہے بالکل لاپتہ ہے۔ مسماۃ رضیہ کے والدین نے بکر کو برابر تلاش کیا لیکن بکر کا کہیں بھی پتہ نہیں چلا۔ مسماۃ مذکورہ کے والدین حد درجہ غریب ہیں۔ مسماۃ مذکورہ کے اخراجات برداشت نہیں کر سکتے اور وہ چاہتے ہیں کہ مسماۃ رضیہ کا دوسری جگہ نکاح کر دیں کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں؟

جواب (۴۳۷) بصورت صدق سوال سائل مسماۃ رضیہ مذکورہ چار ماہ دس دن عدت گزار کے عقد ثانی کر سکتی ہے شرعاً کوئی قباحت نہیں۔ ملاحظہ ہو کتب حدیث فقط۔

ابو محمد عبدالستار مفتی جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۱ ۲۳ شوال ۱۳۷۸ھ

میراث کے بارے میں استفسار

سوال (۴۳۸) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میری والدہ کا بروز جمعہ ۱۶ اکتوبر کو انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اپنے سوتیلے بیٹے کی قرضدار تھیں جو اس نے اب معاف کر دیئے مگر مرحومہ اس قرضہ کو جو پہلے چار سو تھا اور اب دو سو ادا ہو کر دو سو رہ گیا تھا ادا کرنے کی سختی سے تاکید کیا کرتی تھیں۔ کیا یہ قرضہ ان کی ملکیت میں سے ادا کیا جائے۔ نیز تقسیم ورثہ کن حصوں میں دیا جائے اور کن کن کو پہنچتا ہے جب کہ مرحومہ کے ورثاء یہ ہیں۔ شوہر۔ ایک سگا لڑکا۔ ایک ماں۔ ایک سگا بھائی۔ ایک سوتیلا لڑکا جو شوہر کی پہلی مرحومہ بیوی سے ہے اور دو سگی ہمشیرہ حیات ہیں۔

جواب (۴۳۸) صورت مسئولہ میں مرحومہ کا ترکہ جس میں مہر کی رقم بھی اگر ادا نہ کیا ہو شامل ہوگی۔ قرض ادا کرنے کے بعد اس طرح تقسیم ہوگا کہ ایک روپیہ میں سے چار آنے شوہر کو اور دو آنے آٹھ پائی ماں کو۔ نو آنے چار پائی لڑکے کو از روئے فرائض ملیں گے اور سب ورثاء کی موجودگی میں سگا بھائی۔ سوتیلا لڑکا اور سگی بہنیں مرحومہ کے ترکہ سے محروم رہیں گے۔ جب قرض کی ادائیگی کی مرحومہ سختی سے تاکید کر گئی ہیں تو قرض خواہ کو قرضہ ضرور ادا کرنا چاہئے۔ وہ وصول کر کے جس کو چاہے دیدے واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

عبدالغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دار السلام کراچی ۱۰

۸ رجمادی الاولی ۱۳۷۹ھ

زبردستی کی طلاق کے بارے میں فتویٰ

سوال: (۴۳۹) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین درمیان اس مسئلہ کے کہ مورخہ ۲۰ یا ۲۲ اگست ۱۹۵۹ء کو یہ واقعہ جو درج ذیل ہے پیش آیا مسمی سلطان اختر اور اس کی منکوحہ بیوی مسماۃ شمیمہ کے درمیان تلخ کلامی اور لڑائی جھگڑا ہوا۔ اور اس طرح سے یہ بات بڑھ گئی۔ اور شمیمہ کے والدین اور دیگر اہل محلہ نے مل کر باہم درمیان میں پڑھ کر یہ فیصلہ کرالیا اور اپنا زور اور اثر ڈال کر طلاق نامہ پر دستخط بھی کرالئے۔ فیصلہ یہ ہوا کہ سامان جہیز واپس اور تمام نکاح کا زیور کپڑا بھی لڑکی کا اور مہر میں کچھ چھوڑ دیا اور باقی کیش نقد وصول کرلیا اور نکاح نامہ کی پشت پر طلاق نامہ خود ہی لکھ کر دستخط کرالئے گئے اور سامان اور لڑکی کو گھر اپنے لے گئے ہیں۔ اب لڑکی اور لڑکا دونوں چاہتے ہیں کہ حسب سابق میاں بیوی کی طرح رہیں۔ و نیز معلوم ہو کہ لڑکی کو حمل بھی ہے۔ ان حالات اور واقعات میں شرع شریعت کیا حکم دیتی ہے فقط والسلام سلطان اختر۔ کراچی۔

جواب (۴۳۹) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ مسمی سلطان اختر سے ناجائز دباؤ ڈال کر اور جبراً قہراً زبردستی طلاق نامہ پر دستخط لئے گئے ہیں تو طلاق واقع نہیں ہوئی اور اگر سلطان اختر مذکور نے اپنی مرضی اور خواہش سے دستخط کئے ہیں تو طلاق واقع ہوگئی۔ حدیث شریف میں ہے طَلَاقُ الْمُكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ یعنی زبردستی کی شرعاً طلاق واقع نہیں ہوتی۔ فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

عبدالغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دار السلام۔ محمدی مسجد برنس روڈ کراچی ۱۰

۱۷ ربیع الآخر ۱۳۷۹ھ

جماعت غرباء اہلحدیث کا نظام شورائی ہے یا وراثتی؟

سوال (۴۴۰) کیا فرماتے ہیں مفتی مرکز جماعت غرباء اہلحدیث کہ جماعت غرباء اہلحدیث کا نظام شورائی ہے یا وراثتی ہے۔ اگر شورائی ہے تو کیا امیر جماعت کو اراکین جماعت کی کثرت رائے کی پابندی لازمی ہوگی یا وہ ان آراء پر غور کرنے کے بعد صحیح رائے پر خواہ وہ قلت کی طرف سے ہو فیصلہ صادر کرے گا۔ نظام صدارت میں کثرت رائے پر فیصلہ دینے پر مجبور ہوتا ہے۔ کیا انتخاب امیر کا استحقاق اہل حل و عقد اراکین جماعت کو حاصل ہوگا یا آپ اپنا ولی عہد مقرر فرمائیں گے اور پھر اسی طرح یہ سلسلہ وراثت جاری رہے گا جیساکہ وصیت نامہ حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب مرحوم سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس کا جواب باصواب عنایت فرمایا جائے۔

جواب (۴۴۰) صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو کہ جماعت غرباء اہلحدیث کا نظام شورائی ہے لقول اللہ تعالیٰ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ اور اس حیثیت سے وراثتی بھی ہو سکتا ہے لقول النبی علیہ السلام اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ

امیر کتاب و سنت کا پابند ہے يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ۔ قلت و کثرت کا پابند نہیں۔ شوریٰ کے بعد کتاب و سنت کے مطابق جس کی رائے ہوگی اس کو ترجیح دیگا۔ سابق امیر اگر کسی کو مقرر کر جائے تو بھی صحیح ہے جیساکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو مقرر کیا اور اگر جماعت کے اصحاب حل و عقد پر چھوڑ جائے تو بھی ٹھیک ہے جیساکہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا فقط۔

ابو محمد کفاہ الصمد ۶/۹/۷۴ھ

لڑکی کو اغوا کر کے بغیر ولی کے اس سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۴۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین کہ زید نے ایک لڑکی کو اس کے گھر سے بھگایا اور اپنے گھر لاکر اپنے ساتھ شادی پر رضامند کیا اور ایک آدمی کو بلاکر نکاح پڑھالیا بغیر کسی ولی کے۔ آیا یہ نکاح شریعت محمدیہ میں جائز ہے یا نہیں قرآن حدیث کی رو سے روشنی ڈالئے۔

مولوی عبدالقدیر

جواب (۴۴۱) صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو کہ یہ نکاح شرعاً نا جائز ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَّشَاهِدَيْ عَدْلٍ (الحدیث) دارقطنی نیل الاوطار ص۲۴ جلد ۶ میں ہے لَا نِكَاحَ اِلَّا بِالشُّهُوْدِ نکاح میں ولی عادل

اور دو گواہ کا ہونا ضروری ہے۔ ان کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ عورت مذکورہ کو چاہیئے اپنا نکاح ولی کی ولایت میں کرے۔

عبدالغفار السلفی۔ محمدی مسجد مدرسہ دارالسلام کراچی ۲

۱۳ رجون سنہ ۱۹۶۱ء

فتویٰ بابت طلاق ثلاثہ

سوال (۴۴۲) امابعد عرض یہ ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک وقت میں تین دفعہ طلاق دیدی ہے غصہ کی حالت میں۔ آیا یہ طلاق ہوئی یا نہیں۔ اور اگر نہیں ہوئی تو کوئی حد وغیرہ عائد ہوتی ہے یا نہیں ہے۔ قرآن وحدیث سے جواب عنایت فرمائیں۔ آیا کہ ہم رجوع کر سکتے ہیں یا نہیں؟ فقط

محمد ابراہیم ولد امیر بخش ناظم جناح کالونی مکان ۶۲/۲ جمشید روڈ کراچی ۵

جواب (۴۴۲) صورت مسئولہ میں ایک وقت کی تین طلاقیں شرعاً ایک طلاق کے حکم میں ہیں۔ حدیث شریف میں اسی طرح ثابت ہے۔ جناب رکانہ بن عبد یزید کا واقعہ اس کی دلیل ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مجلس واحدہ کی تین طلاقوں کو ایک شمار کر کے رجوع کر لینے کا حکم فرمایا تھا۔ ملاحظہ ہو مسند امام احمد۔ صحیح مسلم۔ سنن ابوداؤد وغیرہ۔ واللہ اعلم وعلمہ اکمل واتم

محمد یونس دہلوی ۵ ردسمبر سنہ ۱۹۶۰ء

فتویٰ میراث

سوال (۴۴۳) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ حاجی عمر دراز خاں اور محمد مصطفےٰ خاں ولد حاجی چھوٹے خاں دونوں حقیقی بھائی تھے اور دونوں کی کوئی موروثی جائداد نہ تھی۔ محمد مصطفےٰ خاں کا حاجی عمر دراز خاں کی زندگی میں انتقال ہو گیا تھا۔ اور محمد مصطفےٰ خاں نے اپنی کوئی جائداد نہیں چھوڑی لیکن ایک لڑکا اور ایک لڑکی بقید حیات ہیں۔ حاجی عمر دراز خاں کا بھی بعد میں انتقال ہو گیا اور انہوں نے اپنی ذاتی جائداد منقولہ وغیر منقولہ چھوڑی۔ حاجی عمر دراز خاں لاولد تھے۔ انہوں نے بعد وفات حسب ذیل ورثاء چھوڑے۔ ایک بیوی۔ ایک حقیقی بہن۔ اور محمد مصطفےٰ خاں کی اولاد۔ حاجی عمر دراز خاں کے انتقال کے بعد ان کی حقیقی بہن کا بھی انتقال ہو گیا اور ان کے دو لڑکے بقید حیات ہیں۔ لہٰذا عرض ہے کہ اب حصہ کس طرح تقسیم ہو گا؟

سائل خواجہ محمد حسین کراچی

جواب (۴۴۳) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ عمر دراز خاں مرحوم کا ترکہ بعد تقدیم حقوق متقدمہ علی الارث کہ منجملہ ان کے دین مہر بھی ہے اس طرح تقسیم ہوگا کہ ایک روپیہ میں سے چار آنے عمر دراز خاں کی بیوی کو۔ چار آنے حقیقی بھتیجے کو۔ اور چار چار آنے حقیقی بہن کے دونوں لڑکوں میں سے ہر ایک کو (جو ان کی ماں کا حصہ ہے) از روئے فرائض ملیں گے۔ حقیقی بھتیجی صورت مذکورہ میں مرحوم کے ترکہ سے محروم رہے گی۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

عبدالغفار السلفی، نائب مفتی مدرسہ دارالسلام کراچی ۱ ۶ ربیع الثانی ۱۳۸۰ھ

لاپتہ شوہر کی بیوی کے متعلق استفسار

سوال (۴۴۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا شوہر عرصہ پانچ سال سے گم اور لاپتہ ہے۔ اس عرصہ میں اس نے ہندہ کی کوئی خیر خبر نہ لی۔ نہ نان نفقہ دیا۔ ہندہ اب کیا کرے شریعت محمدیہ کا جو فیصلہ ہو تحریر کر دیا جائے۔

سائل مظفر حسین منگا پیر روڈ۔ کراچی

جواب (۴۴۴) صورت مسئولہ میں واضح ہو ہندہ کا شوہر جب گم اور لاپتہ ہے، تو ایسی صورت میں ہندہ اس کو فوت شدہ سمجھ کر چار ماہ دس دن عدت کے گذار کر نکاح ثانی کر سکتی ہے۔ شریعت محمدیہ کا یہی حکم ہے لقولہ تعالیٰ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا الآیۃ۔ فقط

عبدالغفار سلفی غفرلہ نائب مفتی مدرسہ دارالسلام۔ محمدی مسجد کراچی ۱
۲ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ

فتویٰ بابت طلاق ثلاثہ

سوال (۴۴۵) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میرے ایک دوست مسمی عبدالستار ولد محمد ابراہیم نے اپنی منکوحہ بیوی کو بیک وقت غصہ کی حالت میں تین طلاقیں دیدیں۔ کیا اب رجعت ہو سکتی ہے یا کہ نہیں اور حلالہ کی کیا صورت ہے اور بوقت طلاق دینے کے بیوی حاملہ بھی تھی۔ حکم شرع سے مطلع فرماویں۔

سائل محمد ایوب ولد محمد ابراہیم فقیر محمد درہ خاں روڈ بابا بیٹ کراچی ۱

جواب (۴۴۵) عند الشرع مجلس واحدہ کی تین طلاقیں ایک طلاق کے حکم میں ہیں۔ زید قبل از انقضاء عدت رجوع کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ

خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً الحدیث۔ اور حلالہ شرعاً حرام ہے لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ۔

عبدالقہار معاون نائب مفتی مدرسہ دار السلام کراچی ۱؎

طلاق واحدہ سے رجوع جائز ہے یا نہیں

سوال (۲۴۴۶) کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ محمود الحسن نے اپنی منکوحہ مسماۃ محمودہ بی بی کو آج سے تین سال پہلے صرف ایک طلاق دیدی تھی لیکن خط وکتابت زن و شوہر کی برابر جاری رہی۔ عرصہ دو سال کا ہوا محمود الحسن نے اپنی بیوی محمودہ کو راضی کرلیا اور محمودہ بی بی اب بھی محمود الحسن کے ہمراہ آباد ہونا چاہتی ہے تو براہ کرم آگاہ کیا جائے کہ ایک طلاق میں جو دی گئی ہے اس سے دونوں زن وشوہر کا رشتہ باقی رہتا ہے یا نہیں؟ بموجب شرع آگاہ کیا جائے۔ نیز شدید غصہ کی طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں؟

نیازمند محمد صدیق۔ ظہیر احمد

جواب (۲۴۴۶) شرعاً تین ماہ میں تین طلاق دینے سے عورت نکاح سے باہر ہوتی ہے۔ چونکہ صرف ایک طلاق دی ہے لہٰذا تجدید نکاح کیساتھ خاوند اپنی بیوی کو اپنے گھر لاسکتا ہے کیونکہ عدت گذر چکی ہے اور غصہ شدید کی طلاق بھی شرعاً واقع نہیں ہوتی اگر غصہ شدید نہ ہو تو واقع ہو جاتی ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی۔ محمدی مسجد بنس روڈ۔ کراچی ۱؎

۲۸؍ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

عورت کے ناجائز حمل معلوم ہونے سے نکاح رہتا ہے یا نہیں؟ وضع حمل کے بعد دوبارہ نکاح جائز ہے یا نہیں۔ کیا قانونی خطرات کے دباؤ کی طلاق ہو جاتی ہے؟ طلاق کے بعد حمل ظاہر ہونے پر بیوی اپنے شوہر سے رجوع کر سکتی ہے

سوال (۲۴۴۷) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین بیچ ان مسائل کے
(۱) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا جو کہ باکرہ تھی۔ کچھ عرصہ بعد معلوم ہوا کہ لڑکی حاملہ ہے۔ وہ حمل ناجائز ہے۔ حمل نکاح سے بیشتر کا ہے۔ نکاح جائز ہے یا نہیں؟
(۲) اسی عورت مذکورہ بالا کو بعد فراغت حمل احتیاطاً سابقہ ناکح نے دوبارہ

قبول و ایجاب وغیرہ بروبرو دو گواہان کرایا۔ یہ کہاں تک درست ہے؟
(۳) منکوحہ کے سرپرست ازراہ بدیانتی عورت کو ورغلا دیتے ہیں تاکہ ناکح پر قانونی خطرات کا دباؤ پڑھے اور اس دباؤ کے تحت طلاق دیدے لہٰذا ایسا ہی ہوا۔ ان خطرات کو ناکح نے محسوس کیا جو انکی اس حرکت سے پیدا ہوئے تھے۔ ناکح نے اپنے قانونی بچاؤ کے لئے جبراً و قہراً طلاق دیدی۔ کیا یہ طلاق ہوگئی؟ چونکہ میاں بیوی رضامند ہیں اور بسنا چاہتے ہیں۔ اگر شرع میں کوئی صورت رجوع کی ہے تو آگاہ کیا جائے۔
(۴) اب ظاہر ہوا کہ اس لڑکی کو حمل ہے۔ اس شخص کا جس سے جبریہ طلاق حاصل کیگئی۔ کیا از روئے شریعت وہ لڑکی اس شخص سے رجوع کرسکتی ہے؟ تقریباً دو ماہ کا عرصہ ہوا کہ زید نے ہندہ کو طلاق دی ہے فقط۔

عبدالرحمٰن غوری، شیر شاہ کالونی بی بلاک

جواب (۴۴۷) (۱) عورت سے زنا کیا لہٰذا شرعی حد سو کوڑے لگائے جائیں۔
(۲) دوبارہ ایجاب و قبول میں کوئی قباحت نہیں۔ ٹھیک اور درست ہے۔
(۳) جبراً طلاق کالعدم ہے۔ طَلَاقُ السَّکْرَانِ وَالْمُسْتَکْرَہِ لَیْسَ بِجَائِزٍ
(۴) وضع حمل سے قبل رجوع ہو سکتا ہے۔ جائز ہے۔

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی۔ ۱۲ رجب ۱۳۷۹ھ

کیا مکان کی پگڑی جائز ہے؟

سوال (۴۴۸) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ شہر کراچی میں زید ایک مکان میں بطور کرایہ دار چالیس روپے ماہوار میں رہتا ہے اب کسی مجبوری کے تحت یہ مکان چھوڑ کر کسی دوسرے شہر میں جانا چاہتا ہے۔ اور جاتے وقت مکان کا قبضہ بجائے مالک جائداد کو دینے محمود کو دے رہا ہے اور محمود زید سے یہ طے کرلیتا ہے کہ تم مالک جائداد سے اس مکان کی رسید میرے نام تبدیلی کراؤ تاکہ مالک جائداد مجھ کو اپنا کرایہ دار تسلیم کرے اور مکان کا قبضہ مجھ کو دیکر مجھ سے بطور پگڑی مبلغ آٹھ ہزار روپے لیلو۔ پھر محمود زید سے یہ معاملہ طے کر کے بکر سے کہتا ہے کہ میں نے زید سے ایک مکان آٹھ ہزار روپے پگڑی پر لیا ہے لیکن میرے پاس روپے نہیں ہیں اس لئے تم آٹھ ہزار روپے زید کو دیکر مکان کی رسید اپنے نام کرالو۔ مکان میں ہی رہوں گا۔ میں بطور کرایہ تم کو ایک سو چالیس روپے ماہوار دیتا رہوں گا۔ تم چالیس روپے ماہوار مالک جائداد کو دینا اور سو روپے ماہوار اپنے پاس رکھنا۔ اور جب میرے پاس آٹھ ہزار روپے ہو جائیں گے میں تم کو آٹھ ہزار

روپے دیکر مالک جائداد سے رسید اپنے نام کرالوں گا اور چالیس روپے ماہوار میں خود براہ راست مالک جائداد کو دیتا رہوں گا۔ مہربانی فرماکر بتائیں کہ بکر کو اس طریقہ پر سو روپے ماہوار لینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اس میں سود وغیرہ کا کوئی گناہ تو نہ ہوگا بکر کو اس طریقہ پر سو روپے ماہوار لینا اگر نا جائز ہوں تو دوسری بات محمود یہ پیش کرتا ہے کہ جب تک میرے پاس آٹھ ہزار روپے نہیں ہوتے تم کو ایک سو چالیس روپے ماہوار دیتا رہوں گا اور جب میرے پاس روپے ہو جائیں گے اس وقت مکان کی پگڑی کی رقم جو بھی دوسرا دے چاہے وہ گھٹ کر چھ ہزار رہ جائے چاہے آٹھ ہزار سے دس ہزار ہو جائے وہ تم کو دیکر رسید اپنے نام کرالوں گا اور مالک جائداد کو براہ راست چالیس روپے ماہوار دیتا رہوں گا۔ ازراہ عنایت تحریر فرمائیں کہ شرع شریف کی رو سے دونوں طریقے جائز ہیں یا ایک یا دونوں ناجائز ہیں۔

اخلاق احمد

جواب (۴۴۸) صورت مسئولہ بالا میں واضح ولائح ہو کہ اولاً زید کو چاہیئے کہ جب کہ مکان خالی کر کے دوسری جگہ منتقل ہونا چاہتا ہے تو مکان کا قبضہ مالک مکان کو دیدے اور محمود کا بکر کو سو روپے ماہوار دینا یہ سود ہے لقول النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا۔ نیز دوسری صورت بھی مشکوک ہے۔ جو شرعاً ٹھیک نہیں فقط واللہ اعلم۔ عبدالقہار عفرلہ معاون نائب مفتی۔

مشک کے منہ سے پانی پینا جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۴۹) حدیث شریف میں ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت فرمائی ہے۔ یہ حدیث میں نے مشکوٰۃ سے نقل کی ہے۔ سوال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح پانی پینے سے آخر کیوں منع فرمایا ہے حدیث میں اس کی کوئی وجہ نہیں بتائی۔　　سائل اشتیاق احمد کراچی

جواب (۴۴۹) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مشک کے منہ سے پانی پینے کی اس وجہ سے ممانعت فرمائی ہے کہ مشک کو منہ لگا کر پانی پینے سے اندر کا حال معلوم نہیں ہو سکتا بعض مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ لوگ بے خبری میں پانی کے ساتھ کنکھجورے اور کن سلائیاں پی گئے ہیں اور دنوں پریشان زیر علاج رہے ہیں۔ اس وجہ سے یہ فرمایا کہ مشک کو منہ لگا کر پانی نہ پیو۔ برتن، کٹورے یا گلاس میں نکال کر پیو تاکہ اگر کوئی جانور یا ایذا دہندہ کوئی شے ہو تو وہ خارج کردی جائے اور پھر پانی پیا جائے فقط واللہ اعلم

عبدالغفار سلفی غفرلہ۔

فتویٰ بابت خلع

سوال (۴۵۰) کیا فرماتے ہیں علمار کرام ایسی عورت کے بارہ میں جو کہ اس کا اپنے خاوند کے ساتھ چند ایسے امور میں جھگڑا ہوا ہے جو اس کے خاوند سے صادر ہوئے اور اس کے متعلق چند ایسے اقوال کہدیئے جو آپس کی ناچاقی اور موجب طلاق بن سکتے ہیں اور وہ عورت خاوند کو شرعی ثالث کی طرف دعوت دیتی ہے اور خاوند شرعی ثالث کو مانتا نہیں ہے بلکہ اس نے ایک اور عورت سے نکاح کر لیا ہے، اور وہ اپنے والد کے گھر معلقہ ہو کر بیٹھ گئی ہے۔ اور اس کا خاوند نہ اس کو خرچ دیتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اور نہ شرعی ثالث تسلیم کرتا ہے۔ کیا ایسی صورت میں عورت خلع کا مطالبہ کرے تو جائز ہوگا اور کیا خاوند کو خلع واجب ہو جاویگا۔ اور ایسی صورت میں عورت سے مال لیکر طلاق دینا اور شرعی ثالث نہ ماننا یا معلق بٹھا دینا اور خلع نہ کرنا اور نہ اسکو خرچ دینا اور اس حال پر چھوڑ دینا خاوند کے لئے جائز ہے۔ کیا ایسی صورت میں عورت اگر قانونی عدالت کی طرف رجوع کر کے اپنی گلو خلاصی کروالے یا کسی نیک عالم سے فسخ نکاح کا فتویٰ حاصل کرلے تو شرعاً جائز ہوگا۔

(۱) کیا صورتِ مرقومہ میں خلع کا مطالبہ درست ہے؟

(۲) کیا خاوند پر اس صورت میں خلع واجب ہے یا نہیں؟

(۳) کیا اگر خاوند خلع پر راضی نہ ہو تو حاکم وقت سے یا کسی دیندار سے فسخ نکاح کا فتویٰ حاصل کرے تو شرعاً جائز ہوگا؟

(۴) کیا فسخ نکاح کی صورت میں مہر واپس کرنا پڑے گا یا بوجہ ظلم خاوند اور انکار فیصلہ شرعی کے مہر بھی واپس نہ کیا جاوے گا کیونکہ خلع تو ہوا نہیں بلکہ جبراً فسخ نکاح ہوا ہے۔

(۵) کیا مال جہیز جو خاوند کے گھر ہو وہ خاوند کے لئے جائز الاستعمال ہے یا خاوند کو شرعاً حلال نہیں؟

(۶) کیا اس صورت میں عورت مظلومہ ہے اور اس کی مدد ضروری ہے۔

از روئے شریعت مقدسہ بحوالہ کتب معتبرہ تفصیل سے جواب عنایت فرمائیے۔

جواب (۴۵۰) (۱) اگر صورتِ سوال صحیح ہے تو خاوند ظالم ہے اس کو طلاق شرعی طریقہ سے دینے کا حکم ہے۔ اگر طلاق نہ دیوے تو حکومت کی طرف رجوع کر کے اس سے طلاق حاصل کرلیں۔ خلع تو تب ہو سکتا ہے کہ عورت نشوز کرے اور عورت کا ظلم ہو تو وہ مہر اور خرچ شادی واپس کر کے طلاق حاصل کرے۔ لیکن

یہاں خاوند کا ظلم ہے۔ اب اگر عورت خلع کریگی تو اس مظلومہ کو مہر وغیرہ تا حق واپس کرنا پڑیگا یہ دوسرا ظلم ہوگا۔ ہاں اگر خاوند بغیر خلع طلاق نہ دے یا حکومت بغیر خلع عورت کا نکاح فسخ نہ کرے تب خلع کی صورت تجویز کریں۔ بہرصورت عورت متفردہ مقابہ کی رہائی اس سے جلدی کرائیں۔ معلقہ رکھنا جرم بر جرم ہے۔

(۲) خلع کا مطالبہ اس شرط سے درست ہے کہ بغیر خلع کے خاوند طلاق نہ دے ورنہ اس کو بغیر خلع کے خود طلاق دینا واجب ہے یا آباد کرنا ضروری ہے۔

(۳) اگر خاوند راضی نہ ہو تو حاکم عدالت کی طرف رجوع کرلیں۔ اگر کوئی عالم فیصلہ کریگا تو خاوند ظالم ہے اور مقدمہ بازی کرے گا جس سے فساد ہوگا اس لئے حاکم سے فیصلہ کرالیں۔ قانون نکاح فسخ کا حکومت میں موجود ہے۔ یہ فتویٰ درخواست سے منسلک کرکے نکاح فسخ کی درخواست دیں۔

(۴) خاوند ظالم ہے تو مہر واپس لے کر طلاق دینے کا حکم نہیں ہے۔ بغیر واپسی مہر خاوند کو طلاق دینے کا حکم ہے۔ ہاں اگر اس کے ظلم سے رہائی ممکن نہ ہو تو بھی مجبوراً مہر وغیرہ واپس دیکر نکاح فسخ کرالیں۔ خلع عورت کی نافرمانی پر ہوا کرتا ہے۔

(۵) خاوند کے گھر میں جو جہیز عورت کا حق ہے وہ خاوند کو استعمال کرنا جائز بہتر ہے عورت کو واپس کردے۔ ہاں اگر خلع میں واپسی کی شرط سے طلاق واقع کی ہو تو پھر خاوند کا حق ہو جائیگا۔

(۶) بلاشبہ عورت مظلومہ ہے اس کی مدد نہایت ضروری ہے ورنہ تمام اقربار واہل محلہ اور خاوند اور اس کے خاندان کے لوگ مجرم ہوں گے اور قیامت کے دن پکڑے جائیں گے ظالم کے ساتھ۔ اگر خاوند فیصلہ نہ کرے تو عدالت میں عورت کی امداد کرنا واجب ہے۔　　عبدالقادر حصاری

طلاقِ ثلاثہ کے بارے میں استفسار

سوال (۴۵۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین کہ زید نے کسی معمولی سی بات پر غضب ناک ہوکر اپنی بیوی کو ایک سانس میں تین طلاقیں کہہ ڈالیں۔ لیکن جب غصہ دور ہوا تو اپنے کئے ہوئے پر نادم ہوا اور چاہتا ہے کہ طلاق نہ ہو اور اسے اپنی بیوی سے جدا ہونا نہ پڑے بنا بریں یہ استفسار ہے کہ آیا عنداللہ اور شرعاً اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ — جواب سے مطلع فرماکر عنداللہ ماجور ہوں — ازراہ کرم قرآن وسنت کے دلائل شرعیہ سے بھی مطلع فرمائیں۔

قمر الدین رنچھوڑ لائن متصل بوہرہ پیر دودھ والی بلڈنگ ۱۵۰۲/۴ کراچی

جواب (۴۵۱) صورت مسئولہ بالا میں واضح ولائح ہو شدید غصہ میں ایسا غصہ جوکہ انتہائی شدید ہو اور انسان کے اس غصہ میں ہوش باختہ ہو جاتے ہیں اور اس کو اپنے کئے کی کچھ خبر نہیں ہوتی۔ کام کر چکنے کے بعد اس کو ہوش آتا ہے اور وہ اپنے اس کئے پر نادم ہوتا ہے۔ اتنا شدید غصہ تھا تو ایسے غصہ کی حالت میں شرعاً طلاق واقع نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي غِلَاقٍ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْغِلَاقُ اَظُنُّهُ الْغَضَبُ یعنی غصہ میں طلاق نہیں ہوتی اور مجلس واحدہ کی تین طلاقیں بھی شرعاً ایک طلاق کے حکم میں ہیں جیسا کہ صحیح مسلم جلد اول ص۴۷۷ میں مذکور ہے فقط ھٰذَا مَا عِنْدِیْ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَکْمَلُ

بندہ عبدالغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام کراچی

کیا غلط بیانی سے طلاق دلوانے سے طلاق ہو جاتی ہے

سوال (۴۵۲) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا اپنی بیوی مسماۃ ہندہ سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ مسماۃ ہندہ خفا ہو کر غصہ میں اپنے بہنوئی عمر کے گھر پر چلی گئی۔ عمر نے مسماۃ کو سمجھانے کی بجائے اس کو اشتعال دلایا۔ اور کسی نیت کے تحت معاملہ کو خراب کرنا چاہا عمر نے یہ بھی غلط بیانی کی کہ ہندہ طلاق چاہتی ہے۔ الغرض زید نے مجبور ہو کر ایک کاغذ طلاق نامہ کا لکھ کر دیدیا۔ جب مسماۃ ہندہ کو معلوم ہوا کہ عمر نے اس طریقہ سے طلاق نامہ حاصل کر لیا ہے تو اس نے ناراضگی ظاہر کی اور اسکے مکان سے علیحدہ ہو گئی اور سخت پریشان ہے کیونکہ دونوں عمر رسیدہ اور آٹھ بچوں کے ماں باپ ہیں۔ مسماۃ ہندہ اس مدت میں اپنے خاوند سے بات چیت کرتی رہی اور دونوں مل کر زبانی بات چیت کرتے رہے۔ اب یہ مسئلہ باعث پریشانی ہے کہ۔

(۱) خاوند کی نیت طلاق دینے کی نہ تھی اور نہ ہے۔

(۲) مسماۃ ہندہ بھی طلاق لینا نہیں چاہتی تھی نہ اب چاہتی ہے۔

(۳) مسماۃ کے بہنوئی عمر نے سراسر دھوکہ کر کے اس پر دباؤ دیکر طلاق نامہ لکھوایا۔

(۴) طلاق نامہ لکھتے وقت نہ عورت کو روبرو کیا نہ زید نے منہ سے طلاق دینے کے الفاظ تین بار ادا کئے۔

براہ کرم از روئے شریعت محمدیہ جواب دیں کہ ایسی صورت مذکورہ بالا میں طلاق بائنہ واجب ہو گئی یا نہیں؟

(۲) کیا زید رجوع کر کے مسماۃ ہندہ کو رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

محمد شریف مشین مین۔ کورنگی کالونی کوارٹر ۴/۴۵۲۔ کراچی۔

جواب (۴۵۲) صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو کہ جب کہ خاوند کی نیت اپنی زوجہ کو طلاق دینے کی نہ تھی اور نہ ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور ہندہ بھی طلاق لینا نہ چاہتی تھی اور نہ ہی اب چاہتی ہے تو پھر طلاق کی واقعیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دھوکہ میں یا کسی قسم کا ناجائز دباؤ ڈال کر جو طلاق لکھوائی جائے وہ شرعاً کالعدم اور باطل ہے۔ ایسی صورت میں ہندہ پر طلاق بائنہ واجب نہیں ہوئی مساۃ ہندہ کو اپنے گھر رکھ سکتا ہے۔ زید کو چاہیئے آئندہ محتاط رہے فقط واللہ اعلم
بندہ عبدالغفار سلفی غفرلہ نائب مفتی مدرسہ دارالسلام کراچی۔

انشورنس آفس سے ملی ہوئی تنخواہ حلال ہے یا حرام۔ زندگی کا بیمہ کرانا کیسا ہے؟ جوتی پہنکر نماز پڑھنا صحیح مسئلہ ہے یا نہیں مسلک اہلحدیث میں بیعت کرنا کیسا ہے؟

سوال (۴۵۳) چند مسائل دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے فی سبیل اللہ جواب مطابق قرآن حدیث کے دیں گے۔

(۱) میرے ایک جاننے والے گورنمنٹ کے بیمہ (انشورنس) دفتر میں ملازم ہیں ان کو جو تنخواہ ملتی ہے وہ حلال ہے یا حرام؟ اور زندگی کا بیمہ کرانا کیسا ہے؟

(۲) آپ کے رسالہ جس کا نام ضرب الفاس ہے اس میں پڑھا ہے جوتے پہن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ہے اور جوتے پہن کر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے لیکن کیا وجہ ہے کسی بھی اہلحدیث کی مسجد میں جوتے پہن کر کوئی نماز نہیں پڑھتا کیا یہ مسئلہ صحیح ہے؟

(۳) اہلحدیث مسلک میں بیعت وغیرہ کرنا کیسا ہے؟ امید ہے جلد جواب دینگے۔

اعیان احمد۔ آفس آف دی اکاؤنٹس آفیسر ٹیلیگراف

جواب (۴۵۳) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ اگر اس میں سودی کاروبار ہے تو قطعاً حرام ہے لقولہ تعالیٰ أَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا الخ اور اگر شبہات کی بنا پر سوال ہے تو بھی اس سے بچنا بہتر ہے اِتَّقُوا الشُّبُهَاتِ۔ ....

.... اس کے متعلق ہمارے ہاں ایک رسالہ ملتا ہے جس کا نام ہی "بیمہ زندگی" ہے اس کو منگا کر پڑھ لیں اس میں اس کا پورا بیان ہے۔

بلاشبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جوتی پہن کر نماز پڑھی ہے۔ جوتی بشرطیکہ پاک صاف ہو یا نئی ہو تو اس میں نماز پڑھنی جائز ہے۔ جوتی میں نماز پڑھنے کا حکم وجوبی نہیں ہے

بلکہ جائز ہے پڑھ سکتا ہے۔ ہماری مسجد محمدی میں لوگ جوتی پہن کر نماز پڑھتے ہیں۔ آپ بھی تشریف لا کر پڑھ سکتے ہیں۔ اور ہر مسجد میں جوتی پہن کر نماز پڑھنی جائز ہے۔ قرآن و حدیث کے عمل پر نماز و روزہ کی پابندی پر اور دیگر مسائل پر مامور کا بیعت کرنا اور امیر کا بیعت لینا ازروئے حدیث شریف جائز ہے۔ فقط

عبد الغفار السلفی نائب مفتی محمدی مسجد برنس روڈ۔ کراچی نمبر ۱

عورت کی دوسری جگہ شادی کرنے کے بعد اگر شوہر اوّل آجائے تو یہ زوجہ کس کی ہوگی

سوال (۴۵۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید انقلاب کے وقت پاکستان میں آکر ایک سال کے بعد ہندوستان چلا گیا اور وہاں جا کر زید نے اپنی لڑکی نابالغ کی شادی کردی۔ شادی کرنے کے بعد زید مع اپنے اہل و اطفال کے پاکستان میں چلا آیا۔ اس وقت لڑکی کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی تھی کچھ عرصہ کے بعد زید قضاء الٰہی سے انتقال کر گیا۔ اس کے بعد لڑکی جوان ہوگئی۔

کچھ دن کے بعد جس لڑکے کا نکاح اس سے ہوا تھا۔ وہ ہندوستان سے پاکستان چلا آیا سوٹ کپڑے لیکر چند افراد کے ساتھ آکر اپنی عورت کی والدہ کو دے کر مطالبہ کیا کہ مجھے لڑکی کا مُقلاوا دیدو۔ تو لڑکی کی والدہ نے جواب دیا کہ ایک سال بعد دونگی لیکن شرط یہ ہے کہ تم پاکستان چلے آؤ۔ جب تم بال بچے والے ہو جاؤ گے تو واپس ہندوستان چلے جانا۔ اس کے بعد جتنے دن لڑکا پاکستان میں رہا۔ اس کا برتاؤ اچھا رہا۔ کچھ عرصہ بعد لڑکا ہندوستان واپس چلا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد لڑکے نے ہندوستان میں اور شادی کرلی۔ اس شادی کے معاملہ میں اس کے ساتھ مقدمہ بازی ہوگئی۔ لڑکا اور اس کے چار ساتھی کچھ مدت گرفتار بھی رہے۔ اور اس کے بعد باضمانت مقدمہ جاری رہا۔ بعد میں لڑکے کے بھائی کو لڑکی کی والدہ نے کہا کہ تم اپنے بھائی کو بلوالو کیونکہ میری لڑکی مدت کی جوان ہے اور لڑکا وہاں ہندوستان میں جا کر بیٹھ گیا تو اس کے بھائی نے لڑکے مذکور کو خط بھیجا کہ تم جلد از جلد آجاؤ اور آکر اپنی عورت کو لے جاؤ۔ لڑکے نے ہندوستان سے جواب دیا کہ میں نے فلاں شخص کی لڑکی سے شادی کرلی ہے اور اس شادی کی وجہ سے اب مقدمہ بازی جاری ہے۔ اس وقت مجھے پاکستان آنے سے مجبوری ہے۔ جب مقدمہ کا فیصلہ ہو جائیگا تو میں ضرور آجاؤں گا۔ جب واپس جواب آیا تو معلوم ہوا کہ اس نے ہندوستان میں اور شادی کرلی ہے۔ تو لڑکی کی والدہ نے جواب دیا کہ میں اب اسکو لڑکی نہیں دوں گی اور لڑکی نے جواب سن کر کہا کہ میرے خاوند نے دوسری شادی

کرلی ہے تو اب میں بھی کسی دوسری جگہ شادی کرالوں گی۔ چنانچہ بار بار لڑکے کو خط بھیجتے رہے کہ تم جلد از جلد آؤ تو وہ بذریعہ خط جواب دیتا رہا کہ میں مقدمہ کے فیصلہ کے بعد آؤں گا۔ کچھ مدت بعد لڑکی کی شادی اس کے دوسرے ورثاء نے دوسری جگہ کردی۔ لڑکی کی شادی ہونے کے بعد اس لڑکے کا خط آیا کہ میں اب مقدمہ سے فارغ ہو کر آرہا ہوں لہٰذا قابل دریافت مسئلہ یہ ہے کہ کیا وہ نکاح ثانی شرعاً درست ہوا یا نہیں؟ اگر نکاح ثانی درست نہیں تو پڑھنے پڑھانے اور حاضرین مجلس کے نکاح قائم رہے یا نہیں؟ جواب بالتفصیل بادلیل تحریر فرمائیں۔

عبدالحق دکاندار چک نمبر ۱۵ نمبر ۱۱۵ ایل تحصیل خانیوال ضلع ملتان

جواب (۴۵۴) اگر لڑکی مذکورہ کی وداع نہیں ہوئی تھی تو حالت بالغی کے نکاح کا اختیار شرعاً لڑکی کو ہے چاہے قائم رکھے چاہے فسخ کردے۔ اگر وداع ہوگئی تھی تو لڑکی مذکورہ اپنے پہلے شوہر کی بدستور زوجہ ہے کیونکہ شوہر اول کا برتاؤ اچھا تھا اور اس نے اس کو طلاق بھی نہ دی اور وہ ہندوستان سے برابر لکھتا رہا کہ مقدمہ کے فیصلہ کے بعد پاکستان آؤں گا لہٰذا لڑکی مذکورہ کا دوسرا نکاح جو کہ شوہر دوم سے ہوا ہے کالعدم اور ناجائز ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

عبدالغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد برنس روڈ کراچی ۲

ایک سے زیادہ طلاق دینے کے بارے میں فتویٰ

سوال (۴۵۵) زید نے خانگی جھگڑے کی بنا پر، محرم کو ایک ہی دن میں لفظ طلاق اپنی زوجہ کے لئے آٹھ مرتبہ استعمال کیا۔ اب زید اس پر بحید پشیمان ہے لہٰذا دونوں میاں بیوی اتفاق چاہتے ہیں اور آئندہ پرسکون زندگی گزارنے کا عہد کرتے ہیں۔ شریعت محمدیہ کا جو فتویٰ ہو تحریر کردیا جائے فقط

محمد یوسف خان ولد عبدالغنی لطیف آباد سندھ۔ ۲۳ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۱ھ

جواب (۴۵۵) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ زید نے اپنی زوجہ کو مجلس واحد میں کچھ طلاقیں دی ہیں جو شرعاً ایک طلاق کے حکم میں ہیں آئندہ خیال رکھنا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۷۷ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور حضرت عمر کے عہد رسالت وخلافت میں مجلس واحدہ کی تین طلاق ایک شمار ہوتی تھیں لہٰذا زید مذکور قبل از انقضاء عدت رجوع کرسکتا ہے فقط واللہ اعلم۔

بندہ عبد الغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دار السلام کراچی ۱ع
۲۳ ر ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

سوال (۴۵۶) زید نے اپنی بیوی کو ایک سال قبل خانگی جھگڑوں کی بنا پر ایک ہی روز میں تین طلاقیں دیدیں۔ بیوی اور خاوند کی صلح ہو چکی ہے۔ از روئے شریعت اسلامی (قرآن وحدیث) زید اپنی بیوی کو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں؟

سائل محمد یوسف ولد کالے خاں۔ کورنگی ٹاؤن بی ع ۶۲۷ مکان
۲۲ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ مطابق ۲ ر نومبر ۱۹۶۱ء

جواب (۴۵۶) صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو کہ مجلس واحدہ کی تین طلاقیں حکم میں ایک طلاق کے ہیں۔ زید قبل از انقضاء عدت رجوع کر سکتا تھا مگر چونکہ اب عدت ختم ہو چکی ہے اس لئے بتجدید نکاح زوجہ مذکورہ کو اپنے نکاح میں لا سکتا ہے۔ حلالہ مروجہ کرانے کی ضرورت نہیں۔ شرعاً یہ لعنت کا سبب ہے۔ حدیث شریف میں ہے قول ۱ع کی دلیل عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً (صحیح مسلم شریف جلد اول ص۴۷۷) قول ۲ع کی دلیل لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ۔ فقط واللہ اعلم۔

احقر العباد عبد الغفار سلفی غفر لہ نائب مفتی مدرسہ دار السلام۔ کراچی ۱ع

زبردستی کی تین طلاقوں کے بارے میں فتویٰ

سوال (۴۵۷) میری لڑکی کی جب شادی ہوئی تھی اس وقت اس کی عمر سات سال کی تھی۔ جب اس کی عمر ۱۳ سال ہونے کو آئی تو لوگوں نے بہت بہکایا کہ لڑکا بہت خراب ہے کمائی نہیں کرتا اس لئے اس لڑکی کو تم چھڑا لو۔ اور لڑکا بہت نیک تھا نمازی پرہیز گار اللہ والا تھا۔ ہمارے بھائیوں کو بھی لوگوں نے بہکایا کہ لڑکا بہت خراب ہے۔ لڑکی کو چھڑا لو۔ لڑکی کے والد کو ٹی بی کی بیماری تھی۔ وہ سنتورریا ہسپتال میں داخل تھے۔ ان کے بعد کچھ جھگڑا ہوا۔ لڑکی کو جبراً قہراً چھڑا لیا لڑکا کہتا تھا کہ میں طلاق نہیں دوں گا۔ لیکن زبردستی اوپر والوں نے لڑکے سے ایک مجلس میں تین طلاق کا لفظ کہلوا کر چھڑا لیا اور اس کا گھر بگڑوا دیا۔ لڑکا اس وقت مسجد میں گیا۔ اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ انہوں نے میری بیوی چھڑوا دی ان سے بدلہ لے اللہ تو ہی ہے۔

طلاق سے چار مہینے بعد لڑکا پیدا ہو گیا۔ لڑکے نے آتے ہی بچہ کو سینے سے

لگالیا۔ کہنے لگا کہ اب میں علماء سے فتویٰ لیتا ہوں کہ یہ طلاق ہوئی ہے یا نہیں۔ تو ابھی تک کسی نے فتویٰ نہیں دیا جب سے وہ پریشان پھر رہا ہے۔ لڑکی بھی اس کے گھر بسنا چاہتی ہے۔ کہتی ہے مجھے کیوں چھڑا دیا اور اب اس کے بارے میں قرآن و حدیث سے فیصلہ کریں اور فتویٰ دیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی فقط والسلام

سائلہ جمیلہ بیگم کراچی

جواب (۴۵۷) صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو اولاً تو شریعت کی رو سے جبراً قہراً طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ثانیاً مجلس واحدہ کی تین طلاقیں حکم میں ایک طلاق کے ہیں۔ قبل از انقضاء عدت زید کو حق رجعت حاصل تھا۔ اب چونکہ وضع حمل کی وجہ سے عدت مذکورہ لڑکی کی ختم ہو چکی ہے لہٰذا بتجدید نکاح زید مذکور لڑکی مذکورہ کو اپنے گھر میں بسا سکتا ہے لقولہ تعالیٰ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ حلالہ کرنا کرانا شرعاً منع ہے۔ لعنت کا سبب ہے۔ حلالہ کرانے کی کوئی ضرورت نہیں فقط واللہ اعلم

احقر عبدالغفار سلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام۔ محمدی مسجد بنس روڈ کراچی

۱۲ر دسمبر ۱۹۶۱ء

طلاق ثلاثہ کے بارے میں فتویٰ

سوال (۴۵۸) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسمی عبدالحمید نے اپنی زوجہ مسماۃ شمس النساء عرف قمر کو خانگی جھگڑے کی بنا پر ایک وقت میں چھ سال قبل تحریری تین طلاقیں دیں۔ اب عبدالحمید پشیمان ہے اپنے کئے پر نادم ہے۔ اب چاہتا ہے کہ میں اپنی بیوی سے رجوع ہو سکتا ہوں یا نہیں بشرطیکہ حلالہ کرانے کی نوبت نہ آئے فقط

سائل عبدالحمید حیدرآباد سندھ بتوسط محمد علی صاحب

جواب (۴۵۸) صورت میں واضح ہو کہ مجلس واحدہ کی تین طلاقیں حکم میں ایک طلاق کے ہیں۔ زید قبل از انقضاء عدت رجوع کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً (مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۷۷) مگر اب چونکہ ہندہ مذکورہ کی مدت عدت ختم ہو چکی ہے زید ہندہ کو بتجدید نکاح اپنی زوجیت میں لا سکتا ہے۔ حلالہ کرنا کرانا شرعاً لعنت کا سبب ہے۔ حدیث شریف میں ہے لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَلِّلَ

وَالْمُحَلَّلَ لَہٗ فقط واللہ اعلم

احقر عبدالغفار السلفی غفرلہ نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد بنس روڈ۔ کراچی ۱ؕ

شریکِ سرمایہ و شریکِ محنت کی مشترکہ تجارت میں زکوٰۃ سرمایہ دار کے سرمایہ سے دی جائے یا دونوں کے منافع سے

سوال (۴۵۹) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اور محمود دونوں مل کر تجارت کرتے ہیں۔ سرمایہ صرف زید کا ہے اور نفع گھاٹے میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ اس تجارت میں علاوہ اور شرائط کے ایک شرط یہ بھی طے ہے کہ شرع شریف کے حکم کے مطابق ایک سال پورا ہونے پر تمام سرمایہ کی زکوٰۃ دیجائیگی اور یہ زکوٰۃ میں دی ہوئی رقم اس مد میں لکھی جائے گی کہ جہاں کاروباری اور تمام اخراجات لکھے جاتے ہیں یعنی زکوٰۃ کی رقم صرف زید ہی کے سرمایہ میں سے نہیں بلکہ دونوں کے منافع میں سے دیجائے گی۔ ایسی صورت میں زید کے تمام سرمایہ کی زکوٰۃ شرع شریف کے حکم کے مطابق ادا ہو جائے گی یا نہیں؟ اگر ادا ہو جائے گی تو ثواب میں کسی قسم کی کمی تو واقع نہیں ہوگی فقط والسلام۔

سائل ایک شخص

جواب (۴۵۹) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ اگر محمود اپنی خوشی سے زکوٰۃ کی ادائیگی پر رضامند ہو تو ٹھیک ہے ورنہ زید اپنے سرمایہ میں سے زکوٰۃ ادا کرے کیونکہ تمام سرمایہ زید ہی کا ہے۔ زید تمام سرمایہ کا مالک ہے۔ اگر محمود زید کے سرمایہ میں نفع و نقصان کا شریک ہے تو محنت بھی تو کرتا ہے۔ زکوٰۃ کے معاملہ میں محمود پر جبر نہیں کیا جا سکتا ہے فقط واللہ اعلم۔

احقر العباد عبدالغفار السلفی نائب مفتی و مدرس مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد کراچی ۱ؕ ۶ رجب ۱۳۸۱ھ

وَالدین کا شرکیہ نام رکھا ہوا بدلا جائے یا قائم رکھا جائے

سوال (۴۶۰) محترم مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد از سلام عرض ہے کہ مندرجہ ذیل فتوے کا جواب عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔ جواب جلدی۔

(۱) کیا غلام حسین غلام محمد نام رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اگر ناجائز یا شرکیہ نام ماں باپ رکھ دیں تو ایسا نام بدل لینا چاہئے یا نہیں جب کہ اس نے آپ خود ایسا نام نہیں رکھا۔

العاجز محمد حسین انصاری گورداسپوری۔ انصاری کلاتھ ہاؤس
بلاک ۲ مسلم بازار۔ سرگودھا۔ ۱۱ نومبر ۱۹۶۱ء

جواب (۴۶۰) الجواب بعون الوہاب۔ غلام حسین۔ غلام محمد نام رکھنا جائز نہیں ہے۔ اس کے بجائے غلام اللہ یا غلام الرحمٰن، غلام الرحیم غلام کبریا نام رکھنے بہتر ہیں۔

ماں باپ کا شرکیہ اور ناجائز نام رکھا ہوا بدل دینا جائز ہے۔ حضور علیہ السلام نے حضرت ابوہریرہ کا نام عبد الشمس بدل کر عبد الرحمٰن رکھ دیا تھا۔ عبد الشمس کا معنے ہے سورج کا بندہ۔ اس کا معنے ہے رحمان کا بندہ۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق کا نام عبد العزیٰ تھا۔ آپ نے عبد اللہ رکھ دیا تھا۔ ابوبکر کنیت تھی۔ حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی کی لڑکی کا نام برہ تھا۔ آپؐ نے بدل کر زینب رکھ دیا۔ آپ کی زوجہ مطہرہ کا نام برہ تھا آپؐ نے بدل کر جویریہ رکھ دیا۔ اور حضرت عمرؓ کی صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا آپ نے بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ ایک شخص کا نام اصرم تھا آپ نے بدل زرعہ رکھ دیا ایک اور صحابی کا نام حزن تھا آپ نے بدل کر سہل رکھ دیا۔ اسی طرح جس کا برا نام ہوتا تھا آپؐ اس کا نام اچھا رکھ دیا کرتے تھے۔ آج بھی اگر کسی کا نام عبد النبی یا عبد الحسین علی بخش، حسین بخش، پیر بخش۔ مدار بخش۔ سالار بخش۔ غلام محی الدین۔ غلام معین الدین یا لڑکیوں کے نام کنیز فاطمہ۔ غلام فاطمہ۔ امۃ الحبیب وغیرہ ہوں تو یہ نام تبدیل کر کے شرعی نام رکھے جائیں کیونکہ یہ سب شرکیہ کفریہ نام ہیں۔ فقط واللہ اعلم۔

احقر عبد الغفار سلفی نائب مفتی محمدی مسجد۔ بنس روڈ۔ کراچی ۱
۱۰ رجب ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۸ دسمبر ۱۹۶۱ء

تا ادائیگی، قرض کے عوض میں کچھ رقم ماہانہ مقرر کر کے دینا جائز ہے؟

سوال (۴۶۱) زید ایک ہوٹل کا مالک ہے جسے اس نے بکر کو بارہ سو روپے ماہانہ ٹھیکہ پر دے رکھا ہے۔ ٹھیکہ کی رقم میں سے زید تین سو روپے جگہ کا کرایہ اور پانچ سو روپے فرنیچر و کراکری وغیرہ پر خرچ کرتا ہے اور چار سو روپئے اسے نقد دیتا ہے۔ بعد میں زید ایک دوسرے شخص عمر سے اس بات کا معاہدہ کرتا ہے کہ عمر زید کو آٹھ ہزار روپے کچھ مدت کے لئے (جیسے ۶ ماہ یا ایک سال) دے گا اور اسکے عوض ہوٹل سے جو آمدنی اخراجات نکال کر ہوتی ہے (یعنی چار سو روپے) اُس کا

حقدار ہوگا اور یہ اس وقت تک وصول کرنے کا حقدار ہوگا۔ جب تک کہ زید عمر کے آٹھ ہزار روپے اسے واپس نہ کردے۔ البتہ پانچ سو روپے مہینہ کی جو کراکری خریدی جائے گی اس کا مالک زید ہی رہے گا۔ کیا یہ معاملات اسلامی نقطہ نظر سے درست ہیں اور عمر جو آمدنی وصول کرنے کا حقدار ہوگا وہ آمدنی جائز ہے یا نہیں

سائل ایک شخص

جواب (۴۶۱) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ زید کا چار سو روپے ماہوار عمر کو نفع میں دینا شرعاً ناجائز ہے۔ چونکہ زید نے عمر سے قرض لیا ہے۔ اور حدیث میں ہے کل قرض جر منفعۃ فھو ربا فقط واللہ اعلم

احقر عبدالغفار سلفی غفرلہ۔ مدرسہ دار السلام محمدی مسجد کراچی ۱

۶ رجب ۱۳۸۱ھ

کیا اہلحدیث کی نماز غیر اہلحدیث کے پیچھے ہوجاتی ہے

سوال (۴۶۲) ایک مسئلہ درج ذیل ہے۔ براہ کرم اسکا جواب فتویٰ مع دلیل لکھئے جیسا کہ آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مولوی صاحب سے دریافت فرماکر لکھیں گے یہ کہ یہاں پر اہلحدیث کوئی نہیں ہے۔ میرے مکان کے بالکل ہی سامنے مسجد ہے جہاں پانچ وقت اذان ہوتی ہے لیکن وہاں حنفی نماز ہوتی ہے۔ کیا میں حنفیوں کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہوں؟ کیا ان کے پیچھے نماز ہوجائے گی۔ جمعہ کی نماز کا کیا کیا جائے مجھے کیا کرنا چاہئے۔ میرے گھر کے سامنے جو مسجد ہے اس میں کوئی باقاعدہ امام نہیں ہے۔ لوگ مجھے امام بناتے ہیں۔ میں نماز پڑھا دیتا ہوں لیکن حنفی طریقہ سے۔ کیونکہ اگر اہلحدیث کے طریقہ پر پڑھاؤں تو پھر فتنہ اور شر کا اندیشہ ہے۔ یہاں ابھی لوگ نہیں جانتے کہ میں اہلحدیث ہوں اس لئے وہ مجھے پیش امام بناتے ہیں۔ کیا میں اس طرح نماز پڑھاتا رہوں یا پھر نماز پڑھانا چھوڑ دوں اور گھر پر میں نماز پڑھ لیا کروں۔ براہ کرم جلد اس خصوص میں رہنمائی فرمائی جائے میں آپ کے جواب کا بے چینی سے منتظر ہوں فقط والسلام۔

نواب محی الدین خاں صاحب۔ ہیڈ ماسٹر ڈی سی مڈل اسکول غلام اللہ ضلع ٹھٹھ

جواب (۴۶۳) اہلحدیث کی نماز غیر اہلحدیث کی اقتدا میں بہتر نہیں۔ اگر سنت اور صحیح مسلک واشاعت کی خاطر احناف کی اقتدا میں نماز پڑھی جائے تو جائز کیا بلکہ ضروری ہے کیونکہ آپ احناف کی مسجد میں جاکر صحیح طریقہ کے مطابق صحیح وضو کرینگے پھر نماز سنت طریقہ کے مطابق آمین رفع یدین سے پڑھیں گے۔ مقلدین کو متبعین سنت

کی نماز کا علم ہوگا۔ وہ آپ سے دریافت کریں گے آپ نے آمین کیوں کہی؟ رفع یدین کیوں کیا آپ ان کو دلائل سے جواب دیں گے سننے والوں میں دس ہوں گے تو ایک تو آپ کا حامی بھی ہوگا۔ اس طرح آپ کا مسلک پھیلے گا۔ اگر اس پوری کارروائی کی ہمت اور جرأت نہ ہو تو پھر آپ اہلحدیث مسجد کے بنانے کی الگ کوشش کریں اور تاقیام مسجد اپنی نماز گھر پر پڑھیں کیونکہ جو شخص فرضیت فاتحہ خلف الامام کا قائل و عامل نہ ہو اور صحیح احادیث کو نہ مانے، فرمان رسول پر اپنے مذہب کو مقدم سمجھے اور منکر حدیث ہو تو اس کی امامت اور اقتدا تو کیا اس کا تو اسلام بھی خطرے میں ہے۔ آپ اپنے مذہب مسلک حقہ اہلحدیث پر پختگی سے قائم رہیں۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں فقط واللہ اعلم

احقر العباد عبدالغفار سلفی غفرلہ نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد کراچی ۱

ورثہ کے متعلق سوال

سوال (۴۶۳) بخدمت جناب حضرت مولانا عبدالستار صاحب السلام علیکم ایک شخص مبلغ ساڑھے تین ہزار روپے چھوڑ کر فوت ہوا ہے۔ اس شخص کے پانچ بیٹے اور چھ بیٹیاں ہیں۔ اس سلسلہ میں جناب سے یہ معلوم کرتا ہوں کہ اس ساڑھے تین ہزار روپے کو کس طرح تقسیم کرنا ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں میں کیا کیا رقم تقسیم کی جائے فقط والسلام ان میں کوئی اور حقدار نہیں ہے۔ انہیں پر تقسیم کرنا ہے۔

احقر محمد عبداللہ۔ بمبئی بازار۔ کراچی

جواب (۴۶۳) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو فوت شدہ کے ترکہ کی رقم میں سے ہر ایک لڑکے کو چار سو سینتیس روپے آٹھ آنے اور ہر لڑکی کو دوسو اٹھارہ روپے بارہ آنے از روئے فرائض ملیں گے فقط واللہ اعلم

عبدالغفار سلفی غفرلہ نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد کراچی ۱

۲۷ جنوری سنہ ۱۹۶۲ء

کیا عدالت سے نکاح فسخ شدہ عورت دوسری جگہ عقد ثانی کر سکتی ہے

سوال (۴۶۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ سائلہ مسماۃ فاطمۃ النساء دختر عابد علی ساکن پارسی کالونی کراچی کا عقد ہمراہ مسمی منور خاں ولد فیروز خاں ساکن کراچی سے عرصہ قریب پانچ سال گذرا کراچی میں ہوا۔ اور منور خاں شوہر مذکور نے سائلہ کو اذیتیں پہنچائیں جسکا دعوی سائلہ نے عدالت مجاز میں کیا۔ اور عدالت مجاز جناب احسان الحق صاحب قریشی ایڈیشنل جج نے ۴ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء فیصلہ کرتے ہوئے

سائلہ کا نکاح منور خاں مذکور سے فسخ فرمادیا۔ اب سائلہ شرعی طور پر ایام عدت پورے کر رہی ہے۔ آپ شریعت کی رو سے فرمائیں کہ آیا سائلہ بعد ایام عدت نکاح ثانی کر سکتی ہے فقط۔

مسماۃ فاطمۃ النساء دختر عابد علی ساکن پارسی کالونی کراچی پلاٹ ۱۳ ۔ ۱۰ کراچی

جواب (۴۶۴) صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو کہ قاضی نے اگر شرعی طور پر طلاق دلوادی ہے تو تین ماہ عدت گذار کر مسماۃ مذکورہ عقد ثانی کر سکتی ہے لقولہ تعالیٰ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ فقط واللہ اعلم بالصواب

عبدالغفار السلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد کراچی ۱

حلالہ۔ تقلید۔ بیمہ زندگی جائز ہے یا نہیں۔ ایک وقت کی تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں یا نہیں۔ مفقود الخبر کی اہلیہ کب تک ٹھیری رہے نابالغہ کا نکاح کس حد میں جائز ہے۔ کیا بیعت کرنا ضروری ہے

سوال (۴۶۵) گرامی قدر جناب مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مندرجہ ذیل مسائل حل طلب ہیں۔

(۱) حلالہ جائز ہے یا نہیں؟
(۲) تقلید جائز ہے یا نہیں؟
(۳) طلاق ثلاثہ بیک وقت یعنی ایک ہی مجلس میں واقع ہوتی ہیں یا نہیں؟
(۴) بیمہ زندگی جائز ہے یا نہیں؟
(۵) مفقود الخبر کی اہلیہ کب تک ٹھیری رہے؟
(۶) نابالغہ کا نکاح موجودہ وقت میں کس حدود میں جائز ہے؟
(۷) بیعت کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟

بینوا بالبرہان توجروا عند الرحمٰن

المستفتی محمد حسین مدرس جامعہ اسلامیہ گوادر۔ مغربی پاکستان

۱۴ شعبان ۱۳۸۱ھ

جواب (۴۶۵) (۱) حلالہ مروجہ شرعاً منع ہے۔
(۲) تقلید شخصی ناجائز ہے۔
(۳) طلاق ثلاثہ بیک وقت ایک ہی مجلس میں ایک طلاق کے برابر ہیں۔
(۴) بیمہ زندگی ناجائز ہے۔

(۵) مفقود الخبر کی اہلیہ چار سال انتظار کرے۔
(۶) نابالغی کے نکاح کا اختیار شرعاً لڑکی کو ہے قائم رکھے یا فسخ کردے۔
(۷) بیعت ہر مسلمان کو کرنا ضروری ہے مَنْ مَّاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً فقط
عبدالغفار سلفی غفرلہ نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد کراچی ۱ء

تہمت کی بریت میں حلف اٹھوا کر جھٹلانے والے کے ذمہ کیا ہے

سوال (۴۶۶) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سائل نے ایک مسماۃ کی جانب سے غلط تہمت اور بہتان سے بریت ثابت کرنے کے لئے مسماۃ مذکورہ کے مقررہ حکم کے مطالبہ پر مسجد میں قرآن حکیم ہاتھ میں لے کر حلف شرعی اٹھایا۔ اور مدعیہ کی تہمت طرازی اور بہتان سے خانۂ خدا میں خدا کو گواہ کر کے صحیح طور پر انکار کیا لیکن اس مطالبہ حلف کی تکمیل کے باوجود حکم مذکور جو مسلمان ہے اور قرآن پر ایمان رکھتا ہے یہ الزام عائد کر رہا ہے کہ سائل نے جھوٹا قرآن اٹھایا ہے۔
اندریں صورت شریعت کا سائل کی بریت اور حکم مذکور کے تعلق کے بارے میں کیا حکم ہے جواب باصواب سے اطلاع دیں فقط
سائل محمد احمد معرفت محمد تقی تولئے والے کراچی

جواب (۴۶۶) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ جنہوں نے حلف کا مطالبہ کیا تھا ان کے مطالبہ کے مطابق جب کہ زید نے حلف اٹھالیا تو ان کو یقین کرنا چاہئے۔ اگر وہ حلف کا یقین نہیں کرتے تو ثبوت ان کے ذمہ لازم ہے فقط واللہ اعلم
احقر عبدالغفار سلفی غفرلہ۔ ۸ر فروری ۱۹۶۲ء

فصل کی زکوٰۃ ادائیگی قرضہ کے بعد دی جائے یا پہلے

سوال (۴۶۷) جناب محترم امام صاحب مدظلہ السلام علیکم۔ میری طرف قرضہ گیارہ سو روپے ہیں۔ فصل میرے پاس آئی ہے۔ ۲۷ من مونجی دھان نہری پانی کی اور چھ سیر چاندی اور میری دوسروں کی طرف ادھار ہے ۸۴۰ روپے۔ اب مہربانی کر کے یہ تحریر فرمائیں کہ مونجی پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ اس صورت میں میری طرف قرضہ ہے گیارہ صد روپے۔ اب فصل میں سے پہلے قرضہ ادا کروں اور بعد میں زکوٰۃ نکالوں یا قرضہ سے پہلے فصل کی زکوٰۃ نکالوں۔
سائل بشیر احمد گریلہ ضلع لاڑکانہ سندھ

جواب (۴۶۷) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ اگر فصل اٹھاتے ہی قرض خواہ کو قرض ادا کر دے تو باقی ماندہ میں زکوٰۃ دینی پڑے گی اور اگر قرض خواہ کو نہ دے تو ساری پیداوار کی زکوٰۃ دینی ہوگی فقط واللہ اعلم
احقر عبدالغفار سلفی خادم دارالافتاء مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد بنس روڈ کراچی

غصہ کی تین طلاقوں کے متعلق استفسار

سوال (۴۶۸) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ کو ایک مجلس میں سخت غصہ کی حالت میں تین طلاقیں دیدیں۔ مسماۃ کو پانچ ماہ کا حمل بھی تھا۔ ان طلاقوں کو ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ قرآن و حدیث کا جو فیصلہ ہو تحریر فرمایا جائے۔
سائل یوسف داؤد۔ کراچی

جواب (۴۶۸) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو کہ مجلس واحدہ کی تین طلاقیں حکم میں ایک طلاق کے ہیں۔ زید قبل از انقضاء عدت رجوع کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً (صحیح مسلم شریف جلد اول ص۴۷۷) اب چونکہ عدت ختم ہو چکی ہے کیونکہ حاملہ کی مدت عدت وضع حمل ہے تو بتجدید نکاح اپنی زوجیت میں لا سکتا ہے فقط واللہ اعلم۔
احقر عبدالغفار سلفی خادم دارالافتاء مدرسہ دارالسلام کراچی ع۱

سورۂ اخلاص کی اول دو آیتوں کو ایک سانس میں پڑھا جائے یا دو میں؟

سوال (۴۶۹) حضرت علماء دین و ائمہ قرأت سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ کو جب الگ الگ دو سانسوں میں پڑھے جائیں تو تو اَحَدٌ کے دال کو ساکن کر کے یہاں پر وقف کر لیا جاوے گا اور دوسرے سانس لے کر اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ سے شروع کیا جاوے گا۔ لیکن عرض یہ ہے کہ اگر ایک سانس میں پڑھے یعنی اَحَدٌ پر وقف نہ کرے تو تجوید کے قاعدہ کے مطابق یہاں کس طرح پڑھا جائے زید کا کہنا ہے کہ اگر یہاں پر ایک ہی سانس میں پڑھی جاوے تو تجوید کے قاعدہ کے مطابق اَحَدٌ کی دال کے بعد ایک نون قطنی ملا کر پڑھی جاوے گی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدُ ۝ نِ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ یہ صحیح ہے۔ اور عمر کہتا ہے کہ قرآن مجید میں جب یہاں پر نون لکھا ہوا نہیں ہے تو اس طرح پڑھنا کیسے صحیح ہوگا یہ بالکل غلط ہے۔ زید کا کہنا صحیح ہے یا عمر کا کہنا صحیح ہے؟

تجوید کے قاعدے اور دلائل کے مسئلہ کی وضاحت فرما کر ممنون فرمائیں نوازش ہوگی
جواب (۴۶۹): صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ سورۃ اخلاص کی آیات چار ہی ہیں۔ اس کی تلاوت کا مسنون طریقہ وہی ہے جو نبی علیہ السلام سے ثابت ہے یعنی ہر آیت پر آپ وقف فرمایا کرتے تھے۔ نون قطنی وغیرہ لگا کر پڑھنا سنت طریقہ کے خلاف ہے۔ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ جلد ثانی صفحہ ۹ پر نبی علیہ السلام کی تلاوت قرآن اور قرأت کا ذکر فرماتے ہیں ثُمَّ يُرَتِّلُ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ وَسُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ تَرْتِيْلًا يَمُدُّ الْحُرُوْفَ وَيَقِفُ عَلٰى رُءُوْسِ الْاٰيَاتِ یعنی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور دیگر سورتوں کو ترتیل کے ساتھ ٹھیر ٹھیر کر اور حروف کو کھینچکر پڑھتے تھے اور ہر ایک آیت پر وقف کرتے۔ نیز شیخ الاسلام حضرت علامہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد جلد اول صفحہ ۹۱ میں فرماتے ہیں کہ افضل اول ارجح اور اتباع نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہی ہے کہ بوقت تلاوت ہر ایک گول آیت پر وقف کرے اگرچہ مابعد کے ساتھ تعلق کیوں نہو۔ محی السنہ امام الموحدین حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایۃ النبی میں اور شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی نے شرح فارسی مشکوۃ اور شرح سفر السعادت میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ بس عامل سنت کے لئے اتنا ہی کافی ہے[۱] فقط۔

احقر عبد الغفار سلفی غفر لہ نائب مفتی مدرسہ دار السلام محمدی مسجد برنس روڈ۔ کراچی ۱؎ فون نمبر ۵۳۷۸۹

الجواب۔ چونکہ سورۃ اخلاص کی چار آیتیں ہیں اس واسطے اَحَدٌ پر آیت کر کے اَللّٰهُ الصَّمَدُ سے شروع کرے۔ نون قطنی لگا کر اور قاعدہ نحوی کو دخل کرنا غیر مناسب ہے۔

عام لوگ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ پڑھتے ہیں اور تحریر بھی اس طرح ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ نون قطنی داخل کیا جائے۔ اگر نون قطنی کسی قرأت میں ہے تو یہاں وہ قرأت نہیں ہے۔ اگر نون قطنی داخل کرنے کا حق ہے تو سورت کے آخر وَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ پڑھو۔ واللہ اعلم

قاضی زین العابدین صدر مدرس مدرسہ آرام باغ کراچی ۱؎

زندگی کا بیمہ کرانا کیسا ہے؟

سوال (۴۷۰) اپنی زندگی کا بیمہ (انشورنس) کرانا کیسا ہے

[۱] مسئلہ ہذا کی مزید تحقیق تفسیر سورۃ فاتحہ بنام تفسیر ستاری میں ملاحظہ ہو ۱۳ ص

جواب (۴۶۷) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ اگر فصل اٹھاتے ہی قرض خواہ کو قرض ادا کر دے تو باقی ماندہ میں زکوٰۃ دینی پڑے گی اور اگر قرض خواہ کو نہ دے تو ساری پیداوار کی زکوٰۃ دینی ہو گی فقط واللہ اعلم

احقر عبدالغفار سلفی خادم دارالافتار مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد بنس روڈ کراچی

غصہ کی تین طلاقوں کے متعلق استفسار

سوال (۴۶۸) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ کو ایک مجلس میں سخت غصہ کی حالت میں تین طلاقیں دیدیں۔ مسماۃ کو پانچ ماہ کا حمل بھی تھا۔ ان طلاقوں کو ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ قرآن و حدیث کا جو فیصلہ ہو تحریر فرمایا جائے۔

سائل یوسف داؤد۔ کراچی

جواب (۴۶۸) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو کہ مجلس واحدہ کی تین طلاقیں حکم میں ایک طلاق کے ہیں۔ زید قبل از انقضاء عدت رجوع کر سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً (صحیح مسلم شریف جلد اول ص۴۷۷) اب چونکہ عدت ختم ہو چکی ہے کیونکہ حاملہ کی مدت عدت وضع حمل ہے تو بتجدید نکاح اپنی زوجیت میں لا سکتا ہے فقط واللہ اعلم۔

احقر عبدالغفار سلفی خادم دارالافتار مدرسہ دارالسلام کراچی ۲ء

سورۂ اخلاص کی اوّل دو آیتوں کو ایک سانس میں پڑھا جائے یا دو میں؟

سوال (۴۶۹) حضرت علماء دین و ائمہ قرأت سے دریافت طلب امر یہ ہے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ کو جب الگ الگ دو سانسوں میں پڑھے جائیں تو تو اَحَدٌ کے دال کو ساکن کر کے یہاں پر وقف کر لیا جاوے گا اور دوسرے سانس لے کر اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ سے شروع کیا جاوے گا۔ لیکن عرض یہ ہے کہ اگر ایک سانس میں پڑھے یعنی اَحَدٌ پر وقف نہ کرے تو تجوید کے قاعدہ کے مطابق یہاں کس طرح پڑھا جائے زید کا کہنا ہے کہ اگر یہاں پر ایک ہی سانس میں پڑھی جاوے تو تجوید کے قاعدہ کے مطابق اَحَدٌ کی دال کے بعد ایک نون قطنی ملا کر پڑھی جاوے گی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدُ نِ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ یہ صحیح ہے۔ اور عمر کہتا ہے کہ قرآن مجید میں جب یہاں پر نون لکھا ہوا نہیں ہے تو اس طرح پڑھنا کیسے صحیح ہو گا یہ بالکل غلط ہے۔ زید کا کہنا صحیح ہے یا عمر کا کہنا صحیح ہے؟

تجوید کے قاعدے اور دلائل کے مسئلہ کی وضاحت فرما کر ممنون فرمائیں نوازش ہوگی
جواب (۴۶۹) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ سورۂ اخلاص کی آیات چار ہی ہیں۔ اس کی تلاوت کا مسنون طریقہ وہی ہے جو نبی علیہ السلام سے ثابت ہے یعنی ہر آیت پر آپ وقف فرمایا کرتے تھے۔ نون قطنی وغیرہ لگاکر پڑھنا سنت طریقہ کے خلاف ہے۔ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ جلد ثانی صفہ ۹ پر نبی علیہ السلام کی تلاوت قرآن اور قرأت کا ذکر فرماتے ہیں ثُمَّ يُرَتِّلُ سُوْرَةَ الْفَاتِحَةِ وَسُوْرَةً مِّنَ الْقُرْاٰنِ تَرْتِيْلًا يَمُدُّ الْحُرُوْفَ وَيَقِفُ عَلٰى رُءُوْسِ الْاٰيَاتِ یعنی حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اور دیگر سورتوں کو ترتیل کے ساتھ ٹھیر ٹھیر کر اور حروف کو کھینچکر پڑھتے تھے اور ہر ایک آیت پر وقف کرتے۔ نیز شیخ الاسلام حضرت علامہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد جلد اول صفہ ۹۱ میں فرماتے ہیں کہ افضل اول ارجح اور اتباع نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہی ہے کہ بوقت تلاوت ہر ایک گول آیت پر وقف کرے اگرچہ مابعد کے ساتھ تعلق کیوں نہو۔ محی السنہ امام الموحدین حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایۃ النبی میں اور شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی نے شرح فارسی مشکوٰۃ اور شرح سفر السعادت میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ بس عامل سنت کے لئے اتنا ہی کافی ہے فقط۔　　احقر عبد الغفار سلفی عفر لہ نائب مفتی مدرسہ دار السلام محمدی مسجد برنس روڈ۔ کراچی ۱　　فون نمبر ۵۳۷۸۹

الجواب۔ چونکہ سورۂ اخلاص کی چار آیتیں ہیں اس واسطے اَحَدٌ پر آیت کرکے اَللّٰهُ الصَّمَدُ سے شروع کرے۔ نون قطنی لگا کر اور قاعدہ نحوی کو دخل کرنا غیر مناسب ہے۔

عام لوگ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ پڑھتے ہیں اور تحریر بھی اس طرح ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ نون قطنی داخل کیا جائے۔ اگر نون قطنی کسی قرأت میں ہے تو یہاں وہ قرأت نہیں ہے۔ اگر نون قطنی داخل کرنے کا حق ہے تو سورت کے آخر وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ پڑھو۔ واللہ اعلم

قاضی زین العابدین صدر مدرس مدرسہ آرام باغ کراچی ۱

زندگی کا بیمہ کرانا کیسا ہے؟

سوال (۴۷۰) اپنی زندگی کا بیمہ (انشورنس) کرانا کیسا ہے

ھ مسئلہ ہذا کی مزید تحقیق تفسیر سورۂ فاتحہ بنام تفسیر ستاری میں ملاحظہ ہو ۱۲ ص

سائل قدیر احمد (صاحب) بھاولنگر

جواب (۴۷۰) بیمہ وغیرہ کرانا شرعاً ثابت نہیں۔ چونکہ کمپنی منافع سود سے دیتی ہے لہٰذا سود سے بچنے کے لئے اس میں حصہ ہی نہیں لینا چاہئے اور سود قطعاً حرام ہے اور ان سب صورتوں میں سود ہے جس سے بچنا لازمی ہے۔

عبدالغفار سلفی، نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد کراچی ۱؎

فطرہ و چرم قربانی کی رقم کا مصرف کیا ہے۔ گائے کی قربانی میں سات سے کم حصہ دار شریک ہو سکتے ہیں۔ بوقت دفن میت مٹی ہاتھ میں لیکر منہا خلقنا کم الخ پڑھ سکتے ہیں۔ امام مسجد کی تنخواہ مقرر ہو سکتی ہے

سوال (۴۷۱) (۱) فطرہ و قربانی کی رقم میں سے امام مسجد کو حصہ دے سکتے ہیں؟

(۲) اور مسجد و کنویں کی تعمیر میں لگا سکتے ہیں؟

(۳) گائے کی قربانی میں سات سے کم حصہ دار شریک ہو سکتے ہیں؟

(۴) میت کو دفن کے وقت مٹی ہاتھ میں لے کر مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ الخ پڑھ سکتے ہیں؟

(۵) مسجد کے امام کی تنخواہ مقرر ہو سکتی ہے؟

سائل منشی افسر الدین۔ مقام ریٹا پوتا۔ ڈاک خانہ مغل ہاٹ ضلع رنگپور

جواب (۴۷۱) (۱) فطرہ اور چرم قربانی مساکین کا حق ہے۔ اگر امام مسجد و امام عیدین مستحق ہیں تو حسب گنجائش دیا جا سکتا ہے۔ امام مسجد کے لئے کوئی حصہ مقرر کرنا شرعاً ثابت نہیں۔

(۲) فطرہ اور چرم قربانی کی رقم میں سے مسجد و کنویں کی تعمیر میں اس وقت خرچ کیجئے جب کہ عام چندہ و صدقہ کی رقم جمع کرنے کی مسلمانوں میں گنجائش نہ ہو اور مسلمان پریشان ہوں ورنہ عام چندہ یا کوئی ذاتی رقم سے تعمیر کرائے تو بھی اچھا ہے۔

(۳) گائے کی قربانی میں ایک سے لے کر سات حصہ تک برابر کی رقم سے شریک ہونا جائز و درست ہے۔

(۴) قبر میں میت کو اُتارتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ الخ پڑھنا جائز و درست ہے۔ اور مٹی ڈالتے وقت صرف لفظ بسم اللہ کہنا کافی ہے۔

(۵) نماز پڑھانے پر تنخواہ مقرر کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ ہاں پیش امام ضرورت مند عیالدار ہے تو بطور امداد اس کے ساتھ ہر ماہ سلوک کرنے میں کوئی

حرج نہیں بلکہ ضروری ہے۔

عبد الغفار سلفی نائب مفتی محمدی مسجد۔ بنس روڈ۔ کراچی ۱

نماز میں سورۂ فاتحہ کے متعلق سوالات۔ کیا حضور نے فجر کی سنتیں کبھی ترک کی ہیں

سوال (۴۷۲) (۱) بغیر سورہ فاتحہ پڑھے نماز ہوتی ہے یا نہیں؟
(۲) کسی صحابی یا ان کے زمانے کے کسی فرد سے سورہ فاتحہ کا نہ پڑھنا ثابت ہے؟
(۳) کیا امام کی قرأت مقتدی کے لئے کافی ہے؟
(۴) نبی علیہ السلام نے فجر کی سنتیں کبھی ترک کی ہیں؟ نوافل و سنن کے ترک پر گناہ تو نہیں؟

سائل جدر الدین معرفت حاجی ولی محمد چپل میکر بازار چارسدہ۔ ڈاکخانہ چارسدہ ضلع پشاور

جواب (۴۷۲) (۱) بغیر سورہ فاتحہ نماز نہیں ہوئی خواہ امام ہو یا مقتدی۔
(۲) کسی صحابی یا ان کے زمانہ کے فرد سے فاتحہ نہ پڑھنا ثابت نہیں۔
(۳) امام کی قرأت علاوہ سورہ فاتحہ کے مقتدی کو کافی ہے۔
(۴) نبی علیہ السلام نے فجر کی سنتیں کبھی ترک نہیں کیں۔ دیگر سنن کا ترک ثابت ہے۔ نوافل و سنن صلوۃ کے ترک پر گناہ نہیں

کیا اجرت علی الامامۃ جائز ہے؟ کیا نکاح سے پہلے طلاق ہوجاتی ہے

سوال (۴۷۳) (۱) اجرت علی الامامۃ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ دلائل شرعیہ کی رو سے مفصل جواب دیں۔
(۲) ہدایہ ص ۳۶۵ باب الایمان فی الطلاق میں اول مسئلہ اذا اضاف الطلاق الی النکاح وقع عقیب النکاح الخ اس مسئلہ میں امام شافعیؒ کے لئے دلیل تو حدیث شریف لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ لیکن شعبی اور زہری نے جو تاویل کی ہے کہ یہ محمول علی التنجیز ہے تو اس تاویل کے لئے کوئی حدیث باعث اور مرجح ہے یا نہیں اور آپ کے نزدیک کونسی رائے قابل عمل ہے۔

سائل سید عبد السلام پوسٹ رستم ضلع مردان

جواب (۴۷۳) (۱) اجرت علی الامامۃ جائز ہے جیسا کہ فتاوی نذیریہ جلد ثانی

باب الاجارہ میں دلائل موجود ہیں۔
(۲) لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ کے مطابق امام شافعی کا مسلک ٹھیک ہے مؤولین کی تاویل بمقابلہ حدیث ناقابل قبول ہے فقط
عبدالغفار سلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد بنس روڈ کراچی ۱؎
الرمحرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۶ر جون ۱۹۶۲ء

سورتوں کا جواب دینا کیسا ہے - جمعہ نہ ملنے پر ظہر با جماعت ادا کرے یا علیحدہ - بلا عذر جمعہ چھوڑنے کی کیا سزا ہے؟

سوال (۴۷۴) (۱) سورۂ اعلیٰ و سورۂ غاشیہ کا جواب دینا کیسا ہے؟
(۲) جس کو جمعہ نہ ملے وہ ظہر با جماعت ادا کرے یا علیحدہ پڑھے؟
(۳) بلا عذر جمعہ چھوڑنے والے کے لئے کیا سزا ہے؟
احمد عبداللہ

جواب (۴۷۴) (۱) سورہ اعلیٰ اور سورہ غاشیہ وغیرہ کے جوابات دینا مشروع ہیں۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ و فتاویٰ نذیریہ و قرآن مجید مترجم مسنون قرأت والا۔
(۲) حدیث شریف میں صرف اتنا ہی آیا ہے کہ جس کو جمعہ نہیں ملا وہ ظہر ادا کرے با جماعت پڑھنے کی نفی کسی حدیث میں نہیں ہے۔
(۳) بغیر عذر شرعی جمعہ چھوڑنے والے پر شریعت نے جرمانہ لگایا ہے وہ ادا کرے۔ اور اگر عذر شرعی ہے تو گھر میں ظہر ادا کرلے۔
عبدالغفار سلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد برنس روڈ کراچی ۱؎

باپ کی بلا اجازت اگر ماں اپنی بالغہ لڑکی کا نکاح پوشیدہ طور سے کردے تو نکاح ہوگا یا نہیں؟

سوال (۴۷۵): لڑکی بالغہ کا نکاح اس کی والدہ نے بغیر لڑکی کے والد کی اجازت کے پوشیدہ طور سے زید سے کردیا۔ نکاح کے وقت زید کے عقیدہ کا بھی علم نہ تھا۔ اب معلوم ہوا ہے کہ زید بدعتی اور مشرک ہے۔ رسول اللہ کو بشر کہنے والے کو کافر کہتا ہے اور لڑکی موحدہ ہے۔ تین چار ماہ کے بعد لڑکی اپنے والدین کے ہاں آگئی۔ وہیں اسکے ہاں بچہ بھی پیدا ہوگیا ہے۔ کیا یہ نکاح درست ہے؟ اب لڑکی کیا کرے؟

۱؎ تفسیر ستاری پارہ تین میں مفصل بیان پڑھے ۱۲ ص

سائل عنایت اللہ سندھو سنگھ کروکے کھیتالی ڈاک خانہ ٹھٹھہ مانک
براستہ نوشہرہ درکاں ضلع گوجرانوالہ

جواب (۴۷۵) لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ کے تحت یہ نکاح نہیں ہوا۔ شرعاً عورت ولی نہیں ہوسکتی لہٰذا کسی موحد سے دوسرا نکاح کیا جائے ولی والد کی اجازت سے۔

عبدالغفار عفرلہ نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد کراچی ۱؎

ضعیف حدیث قابل عمل ہے یا نہیں؟ کیا والدین کے کہنے پر مذہب اہلحدیث چھوڑ دیا جائے؟

سوال (۴۷۶) (۱) کیا ضعیف حدیث پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب کے متعلق سنا ہے کہ وہ کمزور حدیث پر بھی عمل کرتے تھے۔

(۲) میں ابھی نیا اہلحدیث ہوا ہوں۔ والدین اہلحدیث مذہب چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں تو کیا میں رفع الیدین چھوڑ دوں پھر کرنا شروع کردوں گا۔

سائل عبدالقیوم۔ فریر روڈ۔ کراچی۔

جواب (۴۷۶) (۱) ضعیف حدیث بھی قابل عمل ہوتی ہے۔

(۲) نبی علیہ السلام کا فرمان ہے مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ یعنی سنت پر مضبوطی سے عمل کرتے رہنے کی حدیث میں تاکید ہے خصوصاً جب کہ لوگ اس پر عمل نہ کرنے دیں بلکہ فساد کریں ایسے وقت تو ضرور ہی عمل کرنا چاہیئے۔

بیوی کو طلاق اور اپنے پر حرام کر لینے کے بعد بھی رجوع ہوسکتا ہے؟

سوال (۴۷۷) زید نے ہندہ زینب کو وقت واحد میں تین طلاق دیدی ہے اور یہ بھی کہا تو مجھ پر حرام ہے اور آئندہ میرا کوئی تعلق نہیں۔ اگر زید و ہندہ زینب دونوں عقد کرنا چاہیں تو شرعی طور پر کیا صورت ہوسکتی ہے۔ دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

محمد سرور ولد صوبے خاں قوم راجپوت معرفت قاری تاج محمد صاحب صدر مدرس۔ اسٹیشن عبدالحکیم ضلع ملتان ۱۸ محرم ۱۳۸۲ھ

جواب (۴۷۷) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ بالا میں واضح یاد کہ

اگر ہندہ مسماۃ زینب کی عدت گذر گئی ہے تو زید تجدید نکاح سے مسماۃ کو اپنے گھر لا سکتا ہے اور اگر عدت نہیں گذری تو بغیر تجدید نکاح کے رجوع ہو سکتا ہے لقولہ تعالیٰ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا (پ۲ رکوع۱۲)

عبدالغفار سلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد بنس روڈ کراچی ۱

میت کو نکال کر دوسری جگہ دفن کرنے، اچانک موت آجانے عقیقہ میں سات حصے ہونے اور تراویح و تہجد کے بارے میں سوالات

سوال (۸۰۷) (۱) میت کو قبر سے نکال کر دوسری جگہ دفن کرنا کیسا ہے،

(۲) اچانک موت کے بارے میں حدیث میں کیا آیا ہے؟

(۳) کیا عقیقہ کی گائے میں سات حصے ہو سکتے ہیں؟

(۴) تراویح و تہجد ایک ہیں یا دو؟

(مولوی) محمد موسیٰ اوڈ مقام کانونی ۲ ہوٹل صابری ڈاک خانہ خاص ضلع جیکب آباد - گدو بیراج

جواب (۸۰۷) (۱) میت کو نکال کر قبر درست کر کے یا دوسری جگہ دفن کر سکتے ہیں۔

(۲) اچانک موت کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ مومن کے لئے رحمت ہے اور کافر و منافق کے لئے باعث عذاب ہے۔

(۳) عقیقہ کے لئے گائے میں سات حصے ہو سکتے ہیں ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔

(۴) تراویح و تہجد ایک ہی ہے۔ رمضان میں علیحدہ علیحدہ پڑھنی نبی علیہ السلام سے ثابت نہیں۔

عبدالغفار سلفی نائب مفتی مدرسہ دارالسلام محمدی مسجد بنس روڈ کراچی ۱

۱۸ محرم سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۲ جون سنہ ۱۹۶۲ء

یوم النحر میں کونسا عمل محبوب ہے - عاشق کے کیا معنے ہیں؟

سوال (۸۰۹) (۱) یوم النحر میں خدا کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟

(۲) عاشق کے کیا معنی ہیں؟

سائل رحمت اللہ ولد بیرا دوکاندار چک نمبر ۳۸۱/ د ب ڈاک خانہ خاص ضلع لائلپور براستہ پکا رنا

جواب (۴۷۹) (۱) یوم النحر میں خون بہانے سے بڑھ کر اللہ کو کوئی عمل محبوب نہیں۔ (مشکوٰۃ)

(۲) عاشق بمعنی محبوب ہے۔ آپ اللہ کے محبوب و پیارے تھے۔ اس معنی کی رو سے گلشن غفاری میں عاشق لکھا گیا ہے اور بدعتی جس معنی کی رو سے کہتے ہیں وہ غلط ہے۔

عبدالقہار معاون نائب مفتی مدرسہ دارالسلام کراچی ۱۸ محرم ۱۳۸۲ھ

نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۴۸۰) جب کہ کوئی شخص سورۂ فاتحہ نماز میں نہیں پڑھتا تو اس کی نماز نہ ہوئی تو کیا وہ کافر مشرک ہو؟

(حافظ) محمد موسیٰ بغلانی چوٹی بالا۔ ڈاک خانہ چوٹی زیریں ضلع ڈیرہ غازی خان

جواب (۴۸۰) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جتنی بات فرمائی ہے اتنی ہی کہنی چاہیئے۔ سورہ فاتحہ بغیر نماز نہیں ہوتی اور بس۔

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی مدرسہ دارالسلام کراچی

۲۴ جون ۱۹۶۲ء

فتویٰ بابت طلاق ثلاثہ

سوال (۴۸۱) ایک وقت میں تین طلاقوں کا کیا حکم ہے؟

عبداللہ تلک چاڑھی دھرم داس موہنچند اینڈ کمپنی۔ حیدرآباد سندھ

جواب (۴۸۱) صحیح حدیث میں مجلس واحدہ کی تین طلاقیں ایک طلاق کے حکم میں ہیں۔ شوہر عدت کے پورا ہونے سے پہلے رجوع کر سکتا ہے۔

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی مدرسہ دارالسلام کراچی۔ ۲۴ جون ۱۹۶۲ء

اولاد میں ایک کے ساتھ زیادہ سلوک کرنے، پراویڈنٹ فنڈ، زکوٰۃ کے بارے میں فتویٰ کیا ٹیکس کی ادائیگی سے زکوٰۃ ادا ہو جائیگی، مسنہ کی تحقیق

سوال (۴۸۲) (۱) باپ کی کئی اولاد حیات ہیں لیکن صرف ایک بیٹے کے ساتھ زیادہ سلوک کرتا ہے کیا یہ جائز ہے؟

(۲) جن لوگوں کو کمپنیاں پراویڈنٹ فنڈ مرنے کے بعد ادا کرتی ہیں یا چھانٹی کرنیکے

بعد دیتی ہیں اُن لوگوں پر زکوٰۃ ہے؟
(۳) مثلاً زید صاحب زکوٰۃ ہے۔ اب اُس پر کمپنی نے یا حکومت نے یا ڈسٹرکٹ بورڈ والوں نے ٹیکس ایک سو روپیہ لگا دیا ہے جب کہ زکوٰۃ بھی سو روپیہ تھی کیا یہ زکوٰۃ ادا ہو گئی ہے یا نہیں؟
(۴) قربانی کے جانوروں میں لفظ مُسِنَّہ پر تحقیق منظور و مطلوب ہے۔ مہربانی کرکے اس مضمون کو صحیفہ اہلحدیث میں جگہ دیں۔ قربانی کے جملہ مسئلہ کو خصوصاً مسنہ کو خوب واضح کر کے تحریر فرماویں۔
(۵) کتاب خلافت معاویہ و یزید مؤلفہ محمود احمد عباسی مکتبہ محمود ۲۶ بی ایریا (لالوکھیت) لیاقت آباد کراچی کیسی کچھ کتاب ہے آپ نے ثابت کیا تفسیر ابن جریر والا شیعہ تھا۔ واللہ اعلم۔
(۶) رکوع والی رکعت پر آپ مفصل مضمون لکھیں یا کوئی رسالہ لکھیں ضرور مہربانی کریں۔
از (مولانا) محمد عبداللہ شاہ صاحب بلکسر ضلع جہلم

جواب (۴۸۲) (۱) باپ کی مرضی پر منحصر ہے جب تک زندہ ہے باپ کو اختیار ہے جتنا چاہے بیٹے کو بطور سلوک کے دیدے۔ ہاں مرنے کے بعد ورثہ تقسیم کیا جا سکتا ہے۔
(۲) کمپنی میں گویا رقم بطور امانت ہے۔ چونکہ اس رقم کے وہ ملازمین لوگ مالک ہیں، لہٰذا مالِ ملکیت پر زکوٰۃ فرض ہے ادا کرنی ہوگی۔
(۳) حکومت کے ٹیکس سے زکوٰۃ کا کوئی تعلق نہیں۔ زکوٰۃ تو دینی ہی پڑے گی۔
(۴) مُسِنَّہ دو دانت والے جانور کو کہتے ہیں۔ قربانی کے جانور کیلئے سال وغیرہ کی قید نہیں ہے۔ گذشتہ سالوں کے صحیفہ اہلحدیث میں مضمون ہٰذا شائع ہو چکا ہے۔ مزید اپنے وقت پر شائع ہو جائے گا انشاء اللہ۔
(۵) یہ مغالطہ ہے۔ ابن جریر نامی ایک شخص شیعہ بھی ہوا ہے لیکن امام ابن جریرؒ جو کہ تفسیر ابن جریر کے مصنف ہیں شیعہ نہیں ہیں۔ یہ بعض لوگوں کو دھوکہ ہو گیا ہے جس کی تفصیل دیکھنی منظور ہو تو تفسیر ستاری کی سورہ فاتحہ کا ص ملاحظہ ہو۔
(۶) بہت اچھا آپ کے اس مفید مشورہ کے ہم مشکور ہیں۔ انشاء اللہ طبع کرانے کی کوشش کرینگے۔ فی الحال دہلی مدرسہ دار الکتاب و السنہ صدر بازار منڈی یان مولانا عبدالواحد صاحب سے رکوع کی رکعت کا رسالہ مصنفہ مولانا عبدالجلیل صاحب سامرودی منگا کر ملاحظہ فرما سکتے ہیں فقط والسلام

عبدالقہار غفرلہٗ معاون نائب مفتی مدرسہ دار السلام کراچی ۱
۱۷ محرم ۱۳۸۲ھ

مہر معاف کرنے کی شرط پر طلاق دینے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں حالتِ حمل میں زانیہ کو حد لگانا اور اس سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ نماز جمعہ کے لئے مستقل امام ایک ہو یا ایک سے زیادہ

سوال (۴۸۳) (۱) زید ہندوستانی کے ساتھ ہندہ پاکستانی کا نکاح ہو چکا تھا۔ بعدہ ایک سال کے وہ زید ہندوستان چلا گیا اور اس کا نان و نفقہ کے لئے کچھ دے گیا تھا۔ پھر چھ سال کے بعد زید نے اس ہندہ کے رشتہ داروں کے پاس ایک خط لکھا کہ اگر ہندہ مجھے کل مہر معاف کردے تو میں اس خط کے ذریعہ ایک طلاق، دو طلاق، تین طلاق دیتا ہوں۔ اگر ہندہ کل مہر معاف نہ کرے تو یہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ یہ خط ملتے ہی اس ہندہ کو پڑھ کر سنایا گیا، تو اسی وقت فوراً ہندہ نے کل مہر معاف کر دیا۔ اس کے بعد ایک سال اس ہندہ کا نکاح بکر کے ساتھ ہو گیا (لیکن یہ خبر اس زید کو جواباً نہیں دی گئی) اب سوال یہ ہے کہ زید کی طرف سے طلاق خط کے ذریعہ مندرجہ بالا کے مطابق واقع ہو گئی یا نہیں؟

(۲) ہندہ بیوہ سے زید نے زنا کیا اور اس سے حمل ٹھیر گیا۔ بعد ظاہر ہونے حمل کے وہاں کے مولویوں نے زنا کے متعلق دونوں کو دریافت کرنے پر اقرار کیا اور ہر ایک کو سو۔ سو درے لگا کر اسی وقت نکاح ان دونوں کے ساتھ آپس میں کرا دیا۔ اب سوال یہ ہے کہ حالت حمل میں سو درے یا سنگسار کرنا وغیرہ جائز ہے یا نہیں؟ اور حالت حمل میں نکاح حلال ہوا؟

(۳) ایک بڑے گاؤں میں تین جامع مسجد تھیں۔ علماء نے سب کے ساتھ مشورہ کرکے تینوں کو ایک جامع مسجد بنا کر نماز جمعہ ادا کرنے پر اقرار کرایا اور پہلے کا جو تین جمعہ کے تین امام تھے وہ ایسا ہی رہ گیا۔ ایک کو بھی مستقل نہیں بنایا گیا نہ کسی کو نائب بنایا لیکن جمعہ کا خطبہ و نمازیں باری کرکے چلاتے ہیں۔ اب ایک ساتھ ہونے کے بعد بھی جماعتی کام و کاج الگ الگ ہونے لگا اور صدقات وغیرہ تین حصے کرکے لینے لگا۔ اب سوال یہ ہے کہ شریعت محمدیہ کے موافق یہ تینوں امام مستقل جائز ہے یا نہیں؟

سائل۔ محمد امین الرحمن میاں۔ درزی پاڑہ۔ ڈاک خانہ ہراگاس ضلع رنگپور

جواب (۴۸۳) الجواب بعون الوہاب (۱) زید نے جو شرط لگائی تھی کہ اگر ہندہ مہر معاف کردے تو میری طرف سے طلاق ہے لہٰذا ہندہ نے مہر معاف کر دیا تو طلاق واقع ہو گئی۔

(۲) حالت حمل میں نہ حد لگانی جائز ہے نہ نکاح کرنا جائز ہے۔

(۳) امام ایک ہونا چاہئے باقی اس کے نائب ہوں۔ فقط
عبدالقہار غفرلہ ۲۰ محرم ۱۳۸۲ھ

غصہ و مدہوشی کی حالت کی طلاق کے بارے میں فتویٰ

سوال (۴۸۴) غصہ کی حالت میں تین طلاق زید نے اپنی بیوی کو دیں کیا رجوع ہوسکتا ہے؟ جمیل احمد عباسی بلاک ۱۱۷ کوارٹر ۳ سٹی اسٹیشن کراچی۔

جواب (۴۸۴) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ حالت غصہ کی تین طلاقیں شرعاً ایک کا حکم رکھتی ہیں۔ صحیح مسلم جلد اول میں آیا ہے کَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً لہٰذا زید قبل از انقضاء عدت رجوع کرسکتا ہے۔ بعد انقضاء عدت بہ تجدید نکاح اپنی زوجیت میں لا سکتا ہے۔

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دار السلام کراچی ۲۶ محرم ۱۳۸۲ھ

سوال (۴۸۵) شراب کی مدہوشی میں زید نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیدیں۔ بعدہ وہ حلفیہ کہتا ہے کہ میں نے کوئی طلاق نہیں دی۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟
شمس الدین لانڈھی

جواب (۴۸۵) صورت مسئولہ میں واضح باد کہ شرعاً حالت نشہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ حدیث مشکوٰۃ ص ۲۸۴ میں ہے كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهٖ شرعاً ہندہ زید کی بیوی ہے مطلقہ نہیں۔ زید برابر اپنی بیوی سے زوجیت کے تعلقات وابستہ رکھے۔ نیز شراب پینا گناہ کبیرہ ہے بقولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ۔ زید کو چاہئے شراب پینا چھوڑ دے ورنہ قیامت کے روز مارا جائے گا۔

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دار السلام کراچی۔ ۴ جولائی ۱۹۶۲ء

سوال (۴۸۶) سخت غصہ کی حالت میں زید مسمی محمد صدیق نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی ہے۔ اتنا غصہ تھا کہ اپنے آپ کی بھی خبر نہ تھی۔ اب شرعاً کیا کیا جائے؟
محمد صدیق جیکب لائن۔ کراچی۔

جواب (۴۸۶) صورت مسئولہ میں واضح باد کہ شرعاً ایسی سخت غصہ کی حالت میں جب کہ زید مسمی محمد صدیق کو اپنے آپ کی بھی خبر نہیں اور غصہ میں مدہوش تھے تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔ حدیث شریف میں ہے كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ وَالْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهٖ (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۲۸۴) لہٰذا زید اپنے گھر کو آباد رکھے اور آئندہ احتیاط رکھے فقط عبدالقہار غفرلہ یکم صفر ۱۳۸۲ھ

کیا صحابی بننے کیلئے بالغ ہونا شرط ہے؟

سوال (۴۸۷) کیا صحابی کے فرزند جنہوں نے عالم طفلی میں نبی علیہ السلام کی زیارت کی ہے وہ صحابی کہلائیں گے؟ یا صحابی بننے کے لئے بلوغت کی شرط ہے؟

عبدالرحمٰن لانڈھی کالونی ۵ر جولائی سنہ ۹۶۳ء

جواب (۴۸۷) صورت مسئولہ میں واضح باد کہ صرف زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابی نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ اسلام کی حالت میں زیارت نہ ہو خواہ بالغ ہو یا نابالغ۔ بلوغت کی کوئی شرط نہیں، دین اسلام کی شرط ہے فقط۔

عبدالقہار غفرلہ ۳ر صفر سنہ ۳۹۰ھ

کیا بریلویوں کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟

سوال (۴۸۸) ہمارے علاقہ میں مولوی محی الدین صاحب اہلحدیث ہیں جو فرماتے ہیں کہ بریلوی علماء کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے۔ کیا یہ فتویٰ صحیح ہے؟ تو بندہ بھی نماز بریلوی امام کے پیچھے پڑھ لیا کرے۔ عقیدہ امام مذکور یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور آپ حاضر ناظر ہیں اور کوئی نہیں دینی بڑے پیر صاحب کی ضروری ہے۔ تیسرا ساتواں قل بر طعام امداد از غیر اللہ۔ چالیسواں وغیرہ وغیرہ۔ بینوا توجروا

سائل محمد زکریا

جواب (۴۸۸) الجواب بعون الوهاب۔ (۱) شرعاً امام بہتر ہونا چاہیئے۔ حدیث میں ہے اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ۔ لہٰذا ... نماز کے لئے اہلحدیث امام مقرر کرنا چاہیئے۔ مشرک شخص کبھی بھی بہتر نہیں ہو سکتا۔ ... فقہ اکبر میں ہے کہ علماء نے تکفیر کی ہے اس شخص کی جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب جانتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ الآیۃ فقط

ابو محمد کفاہ الصمد ۳ر صفر سنہ ۳۸۲ھ

(۲) جواب صحیح ہے۔ بیشک نماز و دیگر عبادات کی ادائیگی میں موحد متبع سنت اہلحدیث شخص کی نمائندگی ہونی چاہیئے فقط

عبدالجلیل خاں دہلوی مدرس مدرسہ دار السلام محمدی مسجد کراچی

(۳) الجواب صحیح۔ ابو عمار عبد القہار غفرلہ معاون نائب مفتی محکمۃ القضاء الاسلامیہ جماعت غرباء اہلحدیث محمدی مسجد برنس روڈ۔ کراچی۔

(۴) ما اجاب المجیب الفاضل فهو حق والحق احق ان يتبع۔ محمد یونس غفرلہ

دہلوی مدرس مدرسہ دار السلام۔

(۵) الجواب صحیح عبد الحکم عفی عنہ مدرس مدرسہ دار السلام کراچی۔

(۶) الجواب صحیح عبد الرحمن سلفی مدرس مدرسہ دار السلام کراچی

(۷) الجواب صحیح محمد سلیمان جوناگڈھی بن مولانا محمد صاحب جوناگڈھی۔

(۸) مولوی محی الدین صاحب مذکور کا کہنا بالکل غلط اور بے دلیل ہے۔ بریلوی حضرات کے اکثر عقائد کتاب وسنت اور ائمہ دین اہل توحید کے خلاف ہیں اس لئے ان کی اقتدا میں اہل توحید کی نماز نہیں ہوگی۔ اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں، حاضر ناظر ہیں، پیر صاحب کے نام کی گیارہویں دینی ضروری ہے، تیجہ، ساتواں، دسواں، چالیسواں، فاتحہ خوانی برطعام، امداد از غیر اللہ وغیرہ سب درست وجائز ہیں" تو ایسا شخص قرآن مجید کا منکر ہے کیونکہ یہ تمام عقائد قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔ ایسے شخص کو امام بنانا یا اس کی اقتدا میں نماز پڑھنی جائز نہیں، اگر پڑھی ہو تو دوہرائے۔ حدیث شریف میں ہے اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ اپنے امام بہتر بناؤ ایک ایسا شخص جو حالت نماز میں رب العالمین کے سامنے نمائندہ ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ عقیدہ صحیحہ میں پختہ ہو۔ جب کہ نمائندہ کا ہی عقیدہ خراب ہوگا تو باقی نمازیوں کی نمازوں کا تو خدا ہی حافظ ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ (پ سورۃ الانعام) دوسری آیت قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ (پ۲۰ رکوع ۱) تیسری آیت وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (پ۱۲ آخری آیت سورہ ہود) چوتھی آیت قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ (پ سورۃ الانعام) پانچویں آیت قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ (پ۲۶ سورۃ احقاف رکوع ۱) چھٹی آیت وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ (پ۹ سورۃ الاعراف) حنفی مذہب کی مشہور کتاب فتاویٰ قاضی خاں میں ہے وَمَنِ ادَّعٰى عِلْمَ الْغَيْبِ فَهُوَ كَافِرٌ علم غیب کا دعویٰ کرنے والا کافر ہے۔

اسی طرح حاضر ناظر بھی خدا کے سوا کوئی نہیں۔ اسی طرح فاتحہ خوانی برطعام، مولود مروجہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں وغیرہ یہ سب امور احداث فی الدین ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے "فتویٰ حاضر ناظر" "وہابی کی پہچان" "حکم حقانی" "مناظرہ علم غیب" وغیرہ کتب منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

مولوی محی الدین صاحب مذکور کو اس عقیدہ سے توبہ کرنی چاہئے۔ اہلحدیث ہونے

کے باوجود یہ عقیدہ رکھنا کہ اہل بدعت کی اقتدا میں نماز ہو جاتی ہے مسلک اہلحدیث کے منافی ہے فقط واللہ اعلم بالصواب

عبد المذنب عبد الغفار سلفی امام محمدی مسجد و مدرس مدرسہ دار السلام و نائب مفتی مدرسہ دار السلام کراچی۔　　فون نمبر ۵۳۷۸۹

(۹) الجواب - بریلوی حنفی ہو یا دیوبندی حنفی ہو یہ سب مقلد ہوتے ہیں متبع سنت نہیں ہوتے ان کی امامت میں نماز پڑھنا سنت کے خلاف ہے - آیت کریمہ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ الخ لہٰذا ایک اہلحدیث کا امام صرف اہلحدیث یعنی غیر مقلد متبع سنت ہی ہوسکتا ہے -　　سیف الدین خاں اہلحدیث -

(۱۰) الجواب صحیح ابو محمد سلطان احمد عفی عنہ ناظم آباد کراچی مدرس مدرسہ دار السلام

(۱۱) الجواب صحیح حسین احمد مدرس مدرسہ دار السلام

(۱۲) الجواب صحیح احقر عبد الجبار شاہد مدرسہ دار السلام کراچی -

(۱۳) الجواب - محترم امام مولانا عبد الستار صاحب نے جو جواب دیا ہے بالکل صحیح ہے
ابو عبد الماجد عبد الواحد دہلوی حال کراچی -

(۱۴) اکثر مقلدین منکر حدیث ہوتے ہیں مثلاً قرأت فاتحہ خلف الامام کی صحیح حدیث کو نہیں مانتے اور اپنے امام کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو آیہ کریمہ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ الی آخرہ کے خلاف ہے لہٰذا ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا بالخصوص اہلحدیث کے لئے ناجائز ہے -　　محمد زبیر اہلحدیث

الجواب صحیح محمد سلفی - جوابات صحیح ہیں عبد الماجد دہلوی -

امام صاحب سے بیعت اور سنتوں کے بارے میں سوالات

سوال (۴۸۹) مکرمی مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں - جواب دیکر عند اللہ ماجور اور عندنا مشکور ہوں -

(۱) اگر آپ کی بیعت نہ کرے تو کیا جاہلیت کی موت مریگا ؟

(۲) آپ کی بیعت بیعتِ خلافت ہے یا بیعتِ تنظیم - اگر بیعت خلافت ہے تو کیا آپ بالفعل خلافت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں - اگر بیعت تنظیم ہے تو کیا اس جیسی بیعت اور بھی کوئی مخلص امیر لے سکتا ہے - اگر نہیں تو کیوں ؟ - اور اگر لے سکتا ہے تو پھر کیا اس کی بیعت کرنے والوں کو جاہلیت کی موت کا خطرہ تو نہیں ؟

(۳) سنا ہے کہ آپ اور آپ کے طلباء نماز کی سنتوں کو ضروری نہ سمجھ کر نہیں پڑھتے کیا یہ صحیح ہے - اور کیا حقیقتاً سنتیں نہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں فقط والسلام
آپ کا مخلص عبد اللہ عفی عنہ ۹ صفر ۱۳۸۲ھ

جواب (۴۸۹) اخی المحترم! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یاد آوری کا شکریہ کے بعد عرض ہے کہ:۔

(۱) میں نے کبھی کہا ہے نہ لکھا ہے یا لکھ بھی کیونکر سکتا تھا جب کہ حدیث میں میرا (عبدالستار کا) نام نہیں ہے۔ حدیث نبوی میں مَنْ مَاتَ وَلَیْسَ فِی عُنُقِہٖ بَیْعَۃٌ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً وارد ہوا ہے۔ امام زید ہو یا بکر البتہ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ امام کے لئے ضروری شرط ہے۔

(۲) جس طرح ہم نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور دیگر احکام اسلام کو اپنی بساط کے مطابق سنت نبی، طریقہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق ادا کرنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ اسی طرح مسئلہ امارت یا بیعت پر بھی "علی منہاج النبوت" آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی ومدنی زندگی کو سامنے رکھتے ہوئے حسب استطاعت عمل کرتے ہیں۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ کا تقاضا یہی ہے کہ دوسری امارت قائم کرنے کی بجائے پہلی امارت کے ساتھ نظام جماعت کو مستحکم کیا جائے۔

(۳) میں یا میرے طلباء سنتوں کو سنت سمجھ کر پڑھتے ہیں۔ فرض یا واجب نہیں جانتے۔ کوئی شخص کسی وجہ سے سنتیں نہ پڑھے تو ثواب سے محروم ہوگا، کافر یا گنہگار نہ ہوگا حضور علیہ السلام نے ایک اعرابی اور ایک نجدی شخص کو توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ فرض کی ادائیگی پر مفلح اور جنتی فرمایا تھا۔ نیز آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عالم کو جو فرض نماز پڑھ کر کتاب وسنت کے درس دینے میں مصروف ہو جاتا ہے عابد پر فضیلت و ترجیح دی ہے فقط

ابو محمد عبدالستار امام جماعت غرباء اہلحدیث کثر اللہ سوادہم
مورخہ ۳ صفر ۱۳۸۲ ہجری

زکوٰۃ آبیانہ ومالیہ کی ادائیگی سے پہلے دیجائے یا بعد

سوال (۴۹۰) ایک زمیندار جو کہ زمین میں کاشت کرتا ہو۔ اس کا آبیانہ ومالیہ دینے کے بعد زکوٰۃ نکالنی چاہئے یا پہلے نکالے۔

عبدالحمید ٹیلر ماسٹر راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں

جواب (۴۹۰) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ اللہ کا فرمان ہے وَاٰتُوْا حَقَّہٗ یَوْمَ حَصَادِہٖ۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ کل پیداوار کی زکوٰۃ نکال کر اس کے بعد دیگر حقوق نکالے جائیں فقط

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۱۸ صفر سنہ ۸۳ھ

کیا تارکِ صلوٰۃ وجماعت کے پیچھے نماز جائز ہے

سوال (۴۹۱) ایک شخص دعویٰ کرتا ہے عالم دین ہونے کا مگر اس کی حالت یہ ہے کہ تین چار وقت نماز میں حاضر نہیں ہوتا بلکہ جماعت کھڑی دیکھ کر بھی باہر چلا جاتا ہے اور نماز نہیں پڑھتا۔ شام کی نماز کے وقت جب کہ وہ نماز کے بعد درس قرآن دیتا ہے امامت کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ کیا تارک صلوٰۃ وجماعت کے پیچھے نماز جائز ہے؟

منشی عبدالقیوم صدر کراچی ۳

جواب (۴۹۱) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ اگر واقعی شخص مذکور تارکِ صلوٰۃ ہے تو شرعاً مسلمان نہیں، لہٰذا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز نہیں فقط

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی ۵　　۱۸ صفر ۱۳۸۲ھ

مصافحہ ایک ہاتھ سے افضل ہے یا دونوں ہاتھوں سے

سوال (۴۹۲) زید کہتا ہے کہ مصافحہ کرتے وقت جانبین سے دو۔ دو ہاتھ ہونے چاہئیں نہ کہ ایک ایک ہاتھ۔ لیکن بکر کہتا ہے کہ جانبین سے صرف ایک ایک ہاتھ ہونا چاہئے جیسا کہ لفظ مصافحہ سے ظاہر ہے۔ یہی مسنون اور اقرب الی السنہ ہے مگر زید اسکو خلاف اخلاق سمجھتا ہے۔ اب صورت مسئولہ میں اقرب الی الحق کون ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب باصواب سے مطلع فرمائیں اور صرف افضلیت وغیر افضلیت میں جواب عنایت کریں. عنایت ہوگی نیز مصافحہ کے کچھ دیگر احکام بھی بتلائیے فقط

آپ کا مخلص عبدالقادر حیدرآباد سندھ

جواب (۴۹۲) الجواب بعون الوہاب۔ مصافحہ کے معنی ہیں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنا۔ یہ صَفح سے لیا گیا ہے اور صفح کسی چیز کی چوڑائی کو کہتے ہیں جیسے صَفحُ وَجہٍ۔ صَفحُ سَیفٍ چہرے کی چوڑان اور تلوار کی چوڑائی۔

اہل اسلام کے نزدیک بوقت ملاقات مصافحہ کرنا چاہئے۔ مصافحہ ایک ہاتھ سے کرنا افضل اور سنت ہے۔ دونوں ہاتھ سے جائز ہے۔ صرف انگلیوں سے مصافحہ کرنے سے مصافحہ کا اصلی مقصد حاصل نہ ہوگا۔ بعض لوگ ہر نماز کے بعد خصوصیت سے مصافحہ کرتے ہیں۔ یہ لَا اَصلَ لَہٗ ہے۔ جوان عورت سے مصافحہ کرنا حرام ہے اور بڑھیا سے لَابَاسَ بِہٖ ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب دو مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے ملکر مصافحہ کرتے ہیں تو الگ ہونے سے پہلے ان دونوں کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

سبحان اللہ! کتنی بڑی فضیلت ہے مصافحہ کرنے اور السلام علیکم کہنے کی۔ مگر جو مسلمان

بوقت ملاقات "آداب عرض، نمستے، گوڈ مارننگ، گوڈ ایوننگ" کہتے ہیں یہ سب غیر اسلامی الفاظ ادا کر کے گناہگار رہتے ہیں اور ان اعلیٰ اور برتر فضائل سے محروم رہتے ہیں جو بہت بڑی بے توفیقی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

بندہ عبدالغفار سلفی نائب مفتی محمدی مسجد ی بنس روڈ کراچی ۱۰۱

الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ بکر کا یہ کہنا کہ جانبین سے صرف ایک ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا چاہئے۔ یہی مسنون اور اقرب الی السنہ ہے۔ صحیح اور ٹھیک ہے۔ بکر ہی اقرب الی الحق ہے۔ زید کا قول دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا اور ایک سے نہ کرنا اور یہ کہنا کہ ایک سے کرنا خلاف اخلاق ہے قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ احادیث سے ایک ہی ہاتھ سے مصافحہ کرنا ثابت اور سنت ہے۔ چنانچہ جامع ترمذی ص ۱۰۶ باب المصافحہ میں ہے قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِلٰی اَنْ قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدِہٖ وَیُصَافِحُہٗ قَالَ نَعَمْ۔ نیز مشکوٰۃ ص ۵۱ باب فی اخلاقہ وشمائلہ میں حضرت انس رضہ سے ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَا یَنْزِعُ یَدَہٗ مِنْ یَدِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ یَنْزِعُ یَدَہٗ۔ نیز کتاب الدعوات ص ۲۱۳ میں ہے کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِیَدِہٖ فَلَا یَدَعُھَا حَتّٰی یَکُوْنَ الرَّجُلُ ھُوَ یَدَعُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الخ

خلاصہ احادیث مذکورہ کا یہ ہوا کہ ایک ہی ہاتھ سے مصافحہ کرنا چاہئے اس لئے کہ یہ جو حدیثیں مصافحہ کے بارے میں وارد ہیں سب میں لفظ یَد ہے جس کا معنٰی ایک ہاتھ کے ہوتے ہیں۔ اگر دونوں ہاتھوں سے کرنا مقصود ہوتا تو یَدَیْہِ کا لفظ آتا جیسا کہ تیمم کے بارے میں ہے فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَفَّیْہِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِیْھِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ وَکَفَّیْہِ یعنی تیمم کی حدیث میں یَدَیْنِ اور کَفَّیْنِ کا لفظ ہے اور مصافحہ کی حدیثوں میں یَد کا لفظ ہے۔ یہ حدیثیں اس امر پر روشن دلیل ہیں کہ مصافحہ ایک ہی ہاتھ سے کرنا سنت ہے۔ ہاں اگر ایک طرف سے ایک ہاتھ ہو اور دوسری طرف سے دونوں ہاتھ ہوں تو بھی جائز ہے فقط۔

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام جماعت غرباء اہلحدیث کراچی

۱۸ صفر ۱۳۸۲ ہجری

حقہ اور حقہ نوش کے بارے میں استفسار

سوال (۲۹۲) (۱) حقہ پینے والے امام کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(۲) بعض مولوی کہتے ہیں کہ حقہ بابا آدم کے زمانہ میں تھا۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

(۳) اول شر تو بشر میں ہے پھر شراب میں ہے۔ ممکن نہیں ہے کہ شراب بیش شر ہو یعنی بندہ میں شرارت کب سے پیدا ہوئی، پیدائشی ہے یا کسی اور وجہ سے ملی؟

محمد رفیق کوثر چک ۲۸۱ ج.ب خلیل پور ضلع لائلپور

جواب (۴۹۲) الجواب بعون الوہاب - صورت مسئولہ میں واضح باد کہ :-

(۱) بہتر ہے جو شخص حقہ نہ پیتا ہو اس کو امام مقرر کیا جائے اور حقہ پینے والے کو نصیحت کیجائے کیونکہ حقہ پینا بُرا ہے - اگر کسی وقت ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے تو نماز ہو جائیگی -

(۲) ہمارے علم میں اس کا کوئی ثبوت نہیں -

(۳) خدا و رسول کی ہر نافرمانی میں شر ہے - ہر شخص کی پیدائش فطرت پر ہے - جو شخص نافرمانی کرے گا یقیناً شر پیدا ہو جائے گا فقط -

عبد القہار غفرلہ مدرس مدرسہ دار السلام جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۱ء

۱۸ صفر ۱۳۸۲ھ

حاملہ سے نکاح کرنے اور سنت کو بُرا سمجھنے والے کے متعلق سوال

سوال (۴۹۳) (۱) ایک عورت کا نکاح جان بوجھ کر کر لیتے ہیں حالانکہ اس کے پیٹ میں بچہ ہے اور وہ لوگ دوبارہ نکاح کریں یا کہ نہیں ؟

(۲) جو حنفی ہم کو مسلمان نہیں سمجھتے ہم ان کے گھروں کا کھانا کھائیں یا نہیں ؟

(۳) اور جو لوگ لمبی داڑھی کو برا سمجھتے ہیں وہ کون لوگ ہیں - فقط

محمدی واشنگ کمپنی - عبد الحمید میر پور خاص

جواب (۴۹۳) (۱) حالت حمل میں نکاح جائز نہیں - بعد وضع حمل نکاح کرنا چاہئے

(۲) تبلیغ کرتے رہو تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ کھانا خلاف شرع نہ ہو - اگر تبلیغ نہ کر سکو تو پھر کھانا ٹھیک نہیں -

(۳) وہ حدیث رسول کا مخالف ہے - ڈاڑھی سنت رسول ہے - اللہ و رسول کی مخالفت کرنے سے ڈرے ورنہ خدا کا عذاب آجائے گا فقط

عبد القہار غفرلہ مدرس مدرسہ دار السلام جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۱ء

۱۸ صفر ۱۳۸۲ ہجری

مسجد کی چھت پر نماز اور جماعت درست ہے یا نہیں

سوال (۴۹۴) ہمارے یہاں ملتان میں حنفیوں کے مولوی خیر محمد صاحب جالندھری نے فتوی دیا ہے کہ مسجد کی چھت پر نماز اور جماعت درست نہیں - حوالہ عالمگیری کا دیا ہے حالانکہ اس سے پہلے حنفی خود بھی کئی مسجدوں کی چھت پر نماز باجماعت پڑھتے تھے لیکن اب اس فتوے سے وہ رک گئے ہیں - جماعت اہلحدیث کے افراد میں بہت بے چینی ہے - آیا یہ

فتویٰ ان کا درست ہے یا نہیں؟ مہربانی فرما کر مفصل طور پر لکھ کر ممنون فرمائیں تاکہ مسئلہ کی وضاحت ہو جائے اور لوگ اس سے استفادہ حاصل کریں فقط۔

(مولوی) کریم بخش ملتان شہر

جواب (۴۹۴) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً مسجد کی چھت پر نماز ہو جاتی ہے۔ بخاری شریف میں ہے وَصَلّٰی اَبُوْھُرَیْرَۃَ عَلٰی ظَھْرِ الْمَسْجِدِ بِصَلٰوۃِ الْاِمَامِ یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مسجد کی چھت پر نماز پڑھی مع صلوٰۃ امام۔ مولوی خیر محمد صاحب کی بات بلا دلیل ہے اور کتب حدیث سے ناواقفی کا ثبوت ہے جب کہ مسجد کی چھت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز ہو جاتی تھی تو آج کے مسلمانوں کی کیوں نہ ہوگی فقط

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام جماعت غرباء اہلحدیث کراچی نمبر ۱

۲۰ صفر ۱۳۸۲ھ ہجری

زانیہ کے سرپرست کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں

سوال (۴۹۵) حافظ ظہور عالم نظامی روڈ مسجد باب السلام حنفیہ میں پیش امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ حافظ صاحب کی دختر وحید النساء جو کہ ایک زانیہ عورت ہے، اس نے اپنے زانیہ ہونے کا اقرار بنیادی جمہوریت یونین کمیٹی جیکب لائن میں کیا ہے۔ حافظ صاحب کا اپنی دختر کے ہمراہ کھانا پینا برابر جاری ہے اور باقاعدگی کے ساتھ سرپرستی فرماتے ہیں ایسی حالت میں ان کے پیچھے نماز جائز ہے کہ نہیں۔

محمد احمد کراچی نمبر ۵

جواب (۴۹۵) الجواب بعون الوہاب۔ اگر حافظ صاحب مذکور اپنی لڑکی کے اس فعل بدکاری سے خوش اور اس کی ناجائز حرام کمائی کھاتے ہیں اور روک ٹوک بھی نہیں کرتے تو ایسا شخص امامت کے قابل نہیں ہیں لقولہ علیہ السلام اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ فقط

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث

۲۰ صفر ۸۲ھ

سیاہ خضاب لگانا جائز ہے؟

سوال (۴۹۶) کسی شخص مجرد سفید ریش کو سیاہ خضاب لگانا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو حدیث کتب صحاح مطلوب ہے۔ اگر جائز نہیں تو سیاہ خضاب لگانے والے مولوی کو مسجد میں نماز کے لئے امام مقرر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

عبدالرشید چک ۱/۵ ایل - ڈاک خانہ خاص ضلع منٹگمری

جواب (۴۹۶) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ شرعاً خضاب لگانا ناجائز ہے۔ حدیث کی کتابوں میں ممانعت واضح ہے چنانچہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے یَکُوْنُ قَوْمٌ یَّخْضِبُوْنَ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ لَا یَرِیْحُوْنَ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ۔ اور حضرت ابوالدرداء سے ہے مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ سَوَّدَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (ابوداؤد طبرانی) یعنی آخر زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی جو سیاہ خضاب لگائیگی جیسے کبوتر کے سینے سیاہ ہوتے ہیں۔ سو وہ قوم جنت کی بو نہ پائے گی۔ نیز جو شخص سیاہ خضاب لگائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا منہ سیاہ کرے گا۔

مذکورہ احادیث سے خضاب لگانے کی سخت ممانعت اور وعید ثابت ہوئی۔ لہٰذا یہ ناجائز اور ممنوع ہے۔ ہاں وہ شخص جس کی نئی شادی ہوئی ہو یا مجاہد ہو۔ یہ اس وعید سے مستثنیٰ ہیں۔ ان کے لئے احادیث میں رخصت آچکی ہے۔

عَنْ صُہَیْبِ الْخَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا اَخْضَبْتُمْ بِہٖ لَھٰذَا السَّوَادُ اَرْغَبُ لِنِسَائِکُمْ فِیْکُمْ وَاَھْیَبُ لَکُمْ فِیْ صُدُوْرِ عَدُوِّکُمْ یعنی تمام خضابوں میں سیاہ خضاب زیادہ اچھا ہے اس سے تمہاری عورتوں کو تمہاری طرف رغبت زیادہ ہوتی ہے اور دشمنوں کے دلوں میں تمہاری ہیبت زیادہ ہوتی ہے۔ مہندی اور وسمہ ملا کر لگائے بال سیاہ ہوجائیں گے۔ عون المعبود میں ہے ذَھَبَ اَکْثَرُ الْعُلَمَآءِ اِلٰی کَرَاھَۃِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ وَجَنَحَ النَّوَوِیُّ اِلٰی اَنَّھَا کَرَاھَۃُ تَحْرِیْمٍ وَاِنَّ مِنَ الْعُلَمَآءِ مَنْ رَخَّصَ فِیْہِ فِی الْجِھَادِ اِلٰی اَنْ قَالَ وَرَخَّصَ فِیْہِ طَائِفَۃٌ مِّنَ السَّلَفِ مِنْھُمْ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعُقْبَۃُ ابْنُ عَامِرٍ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَجَرِیْرٌ وَغَیْرُ وَاحِدٍ وَاخْتَارَہٗ ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ فِیْ کِتَابِ الْخِضَابِ کَذَا فِیْ فَتْحِ الْبَارِیْ پ ۲۲

حررہ العاجز ابومحمد کفاء الصمد ۱۸ صفر ۱۳۸۲ھ

مَا اَجَابَ الْمُجِیْبُ الْفَاضِلُ فَھُوَ حَقٌّ وَالْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ فَقَدْ

ابو عمار عبدالقہار عفی لہ معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث و مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی ۲۱ صفر ۸۲ھ

کیا بنیادی غلطی و بدنظمی پاکر جماعت سے الگ ہونیوالا کافر ہے

سوال (۴۹۷) جو شخص جماعت غرباء اہلحدیث قائم کردہ مولانا عبدالوہاب صاحب محدث دہلوی میں داخل ہوا اور پھر وہ اس میں اپنی تحقیق علمی کی رو سے بنیادی غلطی و بدنظمی پاکر اس جماعت سے الگ ہوگیا ہو تو کیا اس کو کافر اور مرتد خارج از اسلام ازروئے شریعت

قرار دے سکتے ہیں یا نہیں ؟ نفس مسئلہ امامت اور امارت کو جو شخص مانتا ہو اور کسی خاص شخص کو خلیفۃ المسلمین اس لئے تسلیم نہ کرتا ہو کہ اس میں شرائط پائے نہیں جاتے تو کیا اس کو کافر خارج از اسلام کہا جا سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا!

سائل عبد الرشید ضلع منٹگمری

جواب (۴۹۷) الجواب بعون الوہاب۔ حدیث میں ہے لَا تُکَفِّرُوْہُ بِذَنْبٍ اسلئے ہم کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتے جب تک اس میں کفر نہ پایا جائے۔ اگر شخص مذکور کو جماعت کی کوئی بدنظمی نظر آئی تھی تو اس کا جماعت سے علیحدہ ہو جانا غلطی اور شریعت کے خلاف ہے اس کو چاہئے تھا کہ اخلاص کے ساتھ اصلاح کرتا اور جماعت میں داخل رہتا، کیونکہ جماعت سے خروج کی احادیث میں سخت وعید آئی ہے مَنْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِہٖ فَقَدْ خَرَجَ عَنْ مِلَّۃِ الْاِسْلَامِ اَوْ کَمَا قَالَ فقط

حررہ العاجز ابو محمد کفاہ الصمد　　　۲۲ صفر ۱۳۸۲ھ

الجواب صحیح عبد القہار عفی عنہ

کیا بڑی عمر میں عقیقہ کیا جا سکتا ہے ؟

سوال (۴۹۸) بڑی عمر میں جب کہ علم نہ ہو سکے کہ عقیقہ ہوا یا نہیں کیا جا سکتا ہے یا نہیں ؟ قربانی کے جانور میں شرکت ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

احمد جان عثمان آباد کراچی

جواب (۴۹۸) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد عقیقہ کیا جا سکتا ہے کوئی حرج نہیں۔ عقیقہ اگر پہلے ہو گیا ہے تو صدقہ ہی ہو جائے گا ورنہ عقیقہ۔ قربانی علیحدہ ہو یا شرکت میں ہو کر سکتا ہے۔ فقط

عبد القہار غفر لہ　۲۲ صفر ۱۳۸۲ ہجری

شوہر مفقود الخبر کی بیوی عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں ؟

سوال (۴۹۹) فاطمہ کا نکاح زید کے ہمراہ ہوا تھا۔ جس وقت فاطمہ کا نکاح ہوا تھا اس وقت اس کی عمر بارہ سال تھی۔ شوہر کے ہمراہ آٹھ ماہ رہی۔ اس کے بعد شوہر لاپتہ اور گم ہے۔ درمیان میں اس کے دو ایک خط بھی آئے۔ تقریباً تین سال سے کوئی خط وغیرہ نہیں آیا۔ اس دوران میں فاطمہ کا ناجائز تعلق کسی شخص سے ہو گیا جس سے اس کو ایک بچہ تولد ہوا۔ ایسی حالت میں فاطمہ کا نکاح زید کے ساتھ باقی رہا یا نکاح ٹوٹ گیا۔ اب فاطمہ عقد ثانی کرنا چاہتی ہے۔ اس کے متعلق خدا و رسول قرآن و حدیث کا حوالہ دے کر

جواب مرحمت فرمائیں۔

سی۔ ۴ ۸۳/۷ لانڈھی کالونی

جواب (۴۹۹) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شریعت میں لاپتہ شخص کی عورت چار سال انتظار کرے پھر چار ماہ دس دن عدت کے گذار کر عقد ثانی کر سکتی ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ ۲۲ صفر ۱۳۸۲ھ ہجری

وتر کے بعد دو رکعت نفل ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۵۰۰) مولوی محمد ابراہیم صاحب آروی کی تصنیف "طریق النجاہ فی ترجمۃ الصحاح من المشکوٰۃ" کے جلد اول صفحہ ۱۰۴ پر مسلم کا ترجمہ ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم اپنی رات کی نمازیں وتر کو آخر نماز کرو" (م) اکثر لوگوں کا جو وتر اول ہی شب میں ادا کرتے ہیں یہ عمل ہے کہ وتر کے بعد دو رکعتیں نفل کی اور ادا کرتے ہیں۔ روایت بالا کی روشنی میں ایسا عمل درست ہے؟ وتر کو آخر کرو کا صحیح مفہوم تو یہ ہوگا کہ وتر ادا کرنے کے بعد شب میں اور کوئی نماز نہ ادا کی جائے۔ طریق النجاۃ میں عربی متن اور ضروری اسناد درج نہیں ہیں اس مسئلہ پر پوری روشنی ڈالیں والسلام۔

محمد طیب عثمانی حیدرآباد سندھ

جواب (۵۰۰) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ نبی علیہ السلام کا حکم ہے اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا یعنی تم رات کی نمازیں آخر میں وتر پڑھا کرو۔ لہٰذا افضل یہی ہے کہ وتروں کے بعد نفل نہ پڑھے جائیں۔ ہاں اگر کوئی گاہ بگاہ پڑھ لے تو جائز ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دار السلام۔ ۲۳ صفر ۱۳۸۲ھ

لڑکی کنویں میں گر کر مر جائے تو اس کی صفائی کس طرح ہوگی
ضاد کو دواد پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

سوال (۵۰۱) "ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً دس بارہ سال تھی کنویں میں گر کر مر گئی اور مردہ حالت میں باہر نکالی گئی جس کا سر بالکل پھٹا ہوا تھا۔ کنویں کی گہرائی تقریباً ۳۵ گز سے ۴۰ گز ہے۔ اس میں تقریباً پانی آٹھ نو فٹ موجود رہتا ہے۔ اس کی صفائی کا حکم کس طرح ہے؟ تقریباً اس لڑکی کی لاش کنویں میں دو گھنٹہ رہی۔

(۲) سوال دوسرا یہ ہے کہ قرآن مجید میں لفظ "ض" یا "دواد" ہے۔ ہمارے گاؤں میں تمام جماعت اہلحدیث ہے لیکن ہمارا امام لفظ "ض" کو دواد" پڑھتا ہے۔ اس سے پہلے ہم نے بھی سُنا ہے کہ لفظ "ض" ہے "دواد" کوئی نہیں۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ دواد پڑھنے والے کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ قرآن اور حدیث سے مکمل طور پر لکھنا تاکید ہے

صوفی غلام علی۔ آزاد کشمیر

جواب (۵۰۱) (۱) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ پانی کا مزہ یا بو یا رنگ بدل گیا ہے تو تمام پانی نکالا جائے ورنہ کوئی ضرورت نہیں لقولہ علیہ السلام اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰى رِيْحِهٖ اَوْ طَعْمِهٖ اَوْ لَوْنِهٖ بِنَجَاسَةٍ تَحْدُثُ فِيْهِ نیز نبی علیہ السلام کا فرمان ہے اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخُبُثَ یعنی جب کہ دو قلے پانی ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ اب خواہ اس کو کوئی استعمال کرے یا نہیں کرے لیکن شرعاً وہ ناپاک نہیں۔ (۲) اصل ض ہے نہ دواد۔ ض ہی پڑھنا چاہئے۔

نیز تفسیر ستاری بنام تفسیر سورہ فاتحہ منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ "ض" "دواد" کی مفصل اور مدلل بحث تسلی بخش اس میں موجود ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام و معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث کراچی

۲۴ صفر ۱۳۹۳ھ

منکر کام کے دوران سلام کرنے غیر مسلم نابالغ کو قرآنی تعویذ دینے گراموفون ریڈیو وغیرہ استعمال کرنے، مجرم کا ہاتھ میں قرآن لیکر قرآن کی یا غیر اللہ کی قسم کھانے، غیر مسلم کو انکے طریقہ پر سلام کرنے مٹی یا پانی یا دونوں سے استنجاء کرنے کے بارے میں سوالات

سوال (۵۰۲) (۱) کھانے کے درمیان یا ڈاڑھی و انگلش بال کٹوانے۔ حقہ بیڑی پینے، تاش، شطرنج کھیلنے باجا بجوانے وغیرہ کی حالت میں سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟ غیر مسلم عیسائی وغیرہ کو جھک کر یا ہاتھ کے اشارہ سے آداب عرض، نمستے کہنا کیسا ہے؟ نیز شیعہ، قادیانی، منکر حدیث، اہل قرآن، بدعتی کے لئے سلام یا جواب سلام کس طرح ہونا چاہئے۔ ان کو مسلمان سمجھنا یا ان کے یہاں بیاہ شادی میں کھانا پینا درست ہے یا نہیں؟ علاوہ ازیں تحریری یا کسی کے ذریعہ کہلائے ہوئے سلام کا جواب دینا چاہئے یا نہیں؟

(۲) غیر مسلم یا نابالغ کو قرآنی تعویذات دینا چاہیئے یا نہیں؟

(۳) گراموفون، ریڈیو وغیرہ کا استعمال یا تجارت یا جس شادی وغیرہ میں یہ ہو تو اس میں شرکت کیسی ہے؟

(۴) کوئی مجرم قرآن ہاتھ میں لیکر یا قرآن کی قسم کھا کر جھوٹ بولے اپنے جرم کا انکار کرے تو کیا اس پر کفارہ ہے اور وہ کیا ہے؟ یا سر کی یا اپنی جان وغیرہ کی قسم کھائی جا سکتی ہے یا نہیں؟

(۵) پاخانہ پیشاب سے فراغت کے بعد پانی یا مٹی دونوں سے استنجاء کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

ابوالمجتبیٰ محمد مصطفیٰ خاں معرفت مستری غنی خاں صاحب بلرام پور ضلع گونڈہ یوپی۔ (انڈیا)

جواب (۵۰۲) الجواب بعون الوہاب (۱) صورت مسئولہ بالا میں واضح ہو کہ کھانے وغیرہ کے وقت سلام کہنا یا جواب کی ممانعت نہیں آئی۔ اور غیر مسلم کو سلام کرنا منع ہے۔ البتہ اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی کہنا جائز ہے باقی بدعتی وغیرہ لوگوں سے نہ سلام کرنا چاہیئے نہ شادی بیاہ میں شرکت کرنی چاہیئے۔ ہاں تبلیغ کر سکیں تو شرکت میں کوئی حرج نہیں۔

(۲) کلماتِ الٰہی کے ساتھ دم کرنا یا تعویذ دینا کوئی حرج نہیں۔ چھوٹے یا بڑے لوگ جو بھی دعائیں نہ پڑھنی جانتے ہوں اُن کو تعویذ دیا جا سکتا ہے۔

(۳) ریڈیو وغیرہ سے خبریں یا تلاوت و تفسیر کلام پاک سننا جو کہ سلف صالحین کے صحیح مسلک کے مطابق ہوں جائز ہے اور گانے سننا منع ہے۔

(۴) شرعاً اس طرح کلام اللہ کے اٹھانے کا کوئی ثبوت نہیں اور نہ اس کے کفارہ کا کوئی ذکر ہے۔ غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے۔

(۵) دونوں سے استنجا افضل ہے۔ اور ایک سے جائز ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث کراچی

۲۴ صفر ۱۳۹۳ھ ہجری

بلا مرضی زبردستی کا نکاح اگر لڑکی تسلیم نہ کرے تو کیا وہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے؟

سوال (۵۰۳) مسمات زہرہ کے والدین کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس کا نکاح گاؤں والوں اور اس کے رشتہ دار وغیرہ نے زبردستی رشوت لیکر زید سے کر دیا ہے لیکن لڑکی نہ اس ولی کو تسلیم کرتی ہے اور نہ اس نکاح سے خوش ہے۔ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے۔

محمد ولد رحمت درزی۔ قندر کوٹ ضلع شیخوپورہ

جواب (۵۰۳) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو کہ شرعاً

زبردستی نکاح جائز نہیں۔ یا تو مسمات زہرا راضی ہو جائے ورنہ اپنے ولی راشد کے ذریعہ دوسری جگہ نکاح کرے حدیث میں ہے اَلْیَتِیْمَۃُ تُسْتَامَرُ فِیْ نَفْسِہَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَھُوَ اِذْنُہَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَیْہَا (ترمذی) مشکوٰۃ ص۲۶۳ ۔ جس کا خلاصہ یہی ہے کہ عورت کی بغیر مرضی جبراً نکاح نہیں ہوتا۔ ولی کو چاہئے لڑکی کی اجازت لے کر نکاح کرے فقط واللہ اعلم

۲۶ صفر ۸۲ھ عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی

کیا عورت عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے

سوال (۵۰۴) زید کہتا ہے کہ عورت عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے لیکن بکر انکار کرتا ہے۔ زید دلائل دیتا ہے کہ ام ورقہ بنت نوفل نے جماعت کروائی (ابوداؤد) حضرت عائشہ رض والی روایت کہ حضرت عائشہ رض بھی جماعت کراتی تھیں (بیہقی دار قطنی میں ہے) باوجود اس کے بکر نہیں مانتا اور وہ یہ کہتا ہے کہ اگر علماء نے لکھا تو پھر مجھے یقین آجائے گا لہٰذا آپ لکھ کر شکریہ کا موقع دیں۔

ماسٹر عبدالرحمن ضلع بھاولنگر

جواب (۵۰۴) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ عورت عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے جب کہ احادیث سے ثابت ہے۔ ام ورقہ بنت نوفل کا واقعہ اور حضرت عائشہ رض والی روایت دال ہے، تو حدیث کے بعد بکر کیوں نہیں مانتا اس کی غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ حدیث کے ماننے کی توفیق دے آمین فقط

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام و معاون نائب مفتی کراچی ۲۶ صفر ۸۲ھ

کیا قبر میں مردہ کو بوقت سوال آنحضرت صلعم کا فوٹو وغیرہ دکھایا جاتا ہے؟

سوال (۵۰۵) (۱) قبر میں جب مردہ سے سوال ہوگا کہ تیرا رسول کون ہے تو اس وقت آنحضرت صلعم کا فوٹو اور جمال وغیرہ دکھایا جاتا ہے یا نہیں۔ ابن ماجہ ترجمہ اردو میں ہے کہ اس وقت آپ کا جمال دکھایا جاتا ہے۔ جواب وضاحت سے دیں۔

(۲) کوئی کتاب یا رسالہ جو دیہات میں جمعہ ہونے کے متعلق ہو ارسال فرمادیں۔

(۳) کتاب در رسالہ "ض" جس میں ذال کے صحیح تلفظ کی ادائیگی کا بیان ہے ارسال فرمائیں۔

عبدالکریم لمبوچک ۲۹۴ ج ب ضلع لائلپور

جواب (۵۰۵) الجواب بعون الوہاب (۱) قبر میں میت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فوٹو وغیرہ دکھایا جانا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ جس لفظ سے لوگوں کو شبہ ہوا اس کا مدلل جواب اور اس کا صحیح مقصد نصرۃ الباری ترجمہ صحیح بخاری پ۳ محشی حضرت الامام

مولانا عبدالستار صاحب منگاکر ملاحظہ کریں

(۲) جمعہ دیہات وغیرہ جہاں بھی مسلمان ہوں ہو جاتا ہے جس کے مفصل دلائل نصرۃ الباری ترجمہ صحیح بخاری کے پ۴ میں ملاحظہ ہوں۔

(۳) "ض" دواد کی بحث بالتفصیل پڑھنی منظور ہو تو تفسیر ستاری کی سورہ فاتحہ میں ملاحظہ کریں قیمتی چار روپے اور بخاری کے پارے تین تین روپے کے ہمارے ہاں سے مل سکتے ہیں۔ ان کتب کے حوالے اس لئے دیئے گئے ہیں کہ یہاں دلائل نقل کرنے کی گنجائش نہیں فقط

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی　۲۶ صفر ۱۳۸۲ھ

لڑکی کو جبراً طلاق دلوا کر دوسرے دن کسی اور سے نکاح کر دینا کیسا ہے

سوال (۵۰۶) زید نکاح کے وقت سسرال کے ہاں رہنے کے متعلق شرائط طے کر کے رکھا گیا۔ چھ سال بعد زید کو سسرال کی طرف سے سخت تنگ کر کے جبراً لڑکی کو طلاق دلوا لیگئی اور طلاق کے دوسرے دن بکر سے لڑکی کا نکاح کر دیا گیا۔ عدت بھی نہیں گذاری کیا یہ صحیح ہے؟

(مولوی) عبدالرشید ضلع لاہور

جواب (۵۰۶) الجواب بعون الوہاب (۱) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ زید کو مجبور کر کے طلاق لینا قطعاً جائز نہیں۔ ایسی طلاق طلاق مکرہ کہلاتی ہے جو شرعاً کالعدم ہے

(۲) بغیر عدت گذارے نکاح ثانی بکر سے کرنا بھی جائز نہیں فقط۔

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی　۲۷ صفر ۱۳۸۲ھ

اگر تشہد اول بھول جائے تو کیا کرے۔ بوجہ بیماری پیشاب کا قطرہ آتا رہتا ہے اور کپڑا پلید ہونیکا شبہ رہتا ہے کیا ایسی صورت میں نماز پڑھی جائے

سوال (۵۰۷) (۱) ایک مسئلہ قابل دریافت ہے کہ نمازی اکیلا نماز پڑھ رہا ہو دوسری رکعت میں التحیات میں بیٹھنا بھول گیا اور کھڑا ہو گیا تو پھر یاد آگیا۔ کیا اب بیٹھ سکتا ہے یا نہیں۔

(۲) اگر نہیں بیٹھ سکتا تو کیا تیسری رکعت پوری کرنے کے بعد پھر التحیات میں بیٹھے یا چار رکعت پوری کرنے کے بعد بیٹھے اور سجدہ سہو کرے۔

(۳) بار بار پیشاب آتا رہتا ہے۔ مثانہ کمزور ہے اور وضو کے بعد استنجا کی کوشش سے کرنیکے بعد بھی کبھی کبھی قطرہ گر جاتا ہے اور بعض دفعہ شبہ رہتا ہے کپڑا پلید ہونے کا تو اس صورت

ہیں نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں؟

عبدالکریم کمبوچک ۲۶۴ ج ب ضلع لائلپور

جواب (۵۰۷) الجواب بعون الوہاب (۱) دوسری رکعت کا بغیر التحیات پڑھے کھڑا ہو جانے سے دوبارہ بیٹھنا جائز نہیں۔ آخر میں دو سجدے سہواً کر لینے کافی ہیں۔

(۲) تیسری رکعت میں التحیات کرنا جائز نہیں۔

(۳) بیماری کی وجہ سے یہ مجبوری ہے۔ جب وضو کر چکیں تو چلو میں پانی لیکر میانی پر چھڑک لیں۔ اس طرح پیشاب کے قطروں سے کوئی ضرر نہ ہوگا۔ نیز علاج بھی جاری رکھیں اور نماز ہرگز نہ چھوڑیں فقط۔

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی ۲۷ صفر ۱۳۸۲ھ

محراب مسجد کے متعلق سوال

سوال (۵۰۸) (۱) مسجد میں امام کے لئے محراب بنانا چھوٹا ہو یا بڑا از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں؟

(۲) تین امام کی امامت علی الانفراد ایک ہی مسجد میں ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۳) اپنے محلہ میں پنجگانہ نماز کے لئے مسجد بنانا جائز ہے یا نہیں جب کہ اور مسجد بھی موجود ہے۔

سکریٹری متوبھاشہ عالیہ مدرسہ ضلع رنگپور۔

جواب (۵۰۸) الجواب بعون الوہاب (۱) محاریب نصاریٰ کی طرح محراب بنانا منع ہے۔

(۲) تین مستقل امام نہیں ہونے چاہئیں۔ ہاں ایک مستقل امام ہو۔ باقی نائب امام ہو سکتے ہیں

(۳) اگر ضرورت ہو بوجہ کثرت نمازیوں کے تو کوئی حرج نہیں۔ جو لوگ انتشار پیدا کرتے ہیں ان کی غلطی ہے۔

عبدالقہار مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی ۲۸ صفر ۱۳۸۲ھ

دوران تقریر میں حضور کو کالی کملی والا کہنا کیسا؟

سوال (۵۰۹) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوران تقریر میں کالی کملی والا کہتے ہیں اور آپ کی کملی کا رنگ کیا تھا؟

محمد اسحاق حصاری ضلع منٹگمری

جواب (۵۰۹) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ قرآن و حدیث سے نبی علیہ السلام کو کالی کملی والے کہنا ثابت نہیں۔ البتہ قرآن مجید میں مزمل اور مدثر کا لفظ وارد ہوا ہے جس کے معنی کپڑا اوڑھنے کے ہوتے ہیں۔ ہاں اگر آپ کا کالا کمبل اوڑھنا ثابت بھی ہو جائے تب بھی یہ کہیں ثابت نہیں کہ کسی صحابی نے آپ کو کالی کملی والا کہا ہو فقط واللہ اعلم

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی ۲۹ صفر ۱۳۸۲ھ

کیا خلاف سنت کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟ سنت کے مطابق ادا کرنے کیلئے گھر میں نماز پڑھ سکتے ہیں کیا وضو سے کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟

سوال (۵۱۰) (۱) جو امام خلاف سنت جلدی جلدی نماز پڑھائے اس کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(۲) کوئی ایسی مسجد ہمارے قریب نہیں جس میں سنت کے مطابق نماز ہوتی ہو تو ایسی صورت میں ہم اپنی نماز سنت طریقہ کے مطابق گھر میں ادا کر سکتے ہیں؟

(۳) کیا حدیث کی کتاب مشکوٰۃ شریف میں کوئی ایسی حدیث ہے جس میں لکھا ہو وضو کرنے سے کبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟

(مولوی) محمد حسین (صاحب) امرتسری

جواب (۵۱۰) (۱) جو امام نماز سنت کے خلاف جلدی جلدی نماز پڑھاتا ہے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

(۲) ہاں مجبوراً گھر میں پڑھنا کوئی حرج نہیں جب کہ وہ لوگ سنت کے خلاف نماز پڑھاتے ہیں کہ ایک ایک تسبیح بھی مشکل سے کہنی ملتی ہو تو ایسی صورت میں علیحدہ ہی پڑھ لینی بہتر ہے۔

(۳) مشکوٰۃ میں کوئی حدیث ایسی نہیں جس سے نماز و وضو کے کرنے سے کبیرہ گناہ بھی معاف ہوتے ہوں۔ البتہ صغیرہ گناہوں کے معاف ہونے کا ذکر موجود ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی ۳۰ صفر ۱۳۸۲ھ

باوجود استطاعت کے حج نہ کرنا کیسا ہے؟

سوال (۵۱۱) توحید نماز، روزہ، زکوٰۃ کی ادائیگی کے باوجود استطاعت حج کی بھی لیکن اپنی غلطی سے حج کو نہیں جاتا اور اپنے آپ کو اس فعل پر گنہگار بھی سمجھتا ہوں لیکن بعض اہلحدیث

حضرات مسلمان نہیں سمجھتے اور میں دیوبندی خیال کا ہوں اس وجہ سے بھی مجھ کو لوگ مسلمان نہیں کہتے۔ آخرت اچھی کرنے کی غرض سے یہ سوال ہے۔

محمد غیاث الدین دکاندار

جواب (۵۱۱) الجواب بعون الوہاب (۱) صورت مسئولہ میں واضح باد کہ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ یعنی جو شخص میرے اور میرے صحابہ کے عمل عقیدہ کے مطابق عمل عقیدہ رکھے گا وہ فرقہ ناجی ہے باقی سب ناری ہیں۔ یہ دیوبندی، بریلوی، چشتی، قادری، نقشبندی، مرزائی، چکڑالوی سب بعد کی تقسیم ہے۔ یہ بات صحابہ کرام میں نہ تھی، صحابہ کرام کسی کے مقلد نہ تھے بلکہ براہ راست نبی علیہ السلام کے تابع تھے۔ ہمیں تمھیں بھی چاہیے کہ حنفیت شافعیت وغیرہ مذاہب کا طوق گلے سے نکال کر نبی علیہ السلام کی پیروی کریں تاکہ نجات ہو۔

(۲) مالدار ہو کر بغیر حج کئے مرجانا یہودیت و نصرانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو بچائے۔ آمین۔ فقط۔

عبدالقہار غفرلہ ۳۰ صفر سنہ ۱۳۸۲ ہجری

کیا ادھار میں سودا مہنگا خریدنا جائز ہے؟ کیا حضور نے سفر میں سنتیں پڑھی ہیں؟ فصل تیار ہونے سے پہلے نقد روپیہ کی ادائیگی پر بھاؤ مقرر کر کے مال لینا جائز ہے یا نہیں خواہ وقتی درکچھ بھی ہو؟

سوال (۵۱۲) (۱) بکر کو گندم کی ضرورت ہے نقد روپے موجود نہیں۔ شہر میں گندم کا عام بھاؤ سولہ روپے فی من ہے مگر روپے نقد نہ ہونے کی وجہ سے وہ زید سے گندم بیس روپے فی من کے حساب سے خرید لیتا ہے۔ کیا ایسا سودا جائز ہے؟

(۲) کیا سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز اور وتر کے علاوہ سنتیں پڑھی ہیں۔ سفر میں سنتیں پڑھنی چاہئیں یا نہیں؟ جواب حدیث کی روشنی میں ہونا ضروری ہے۔

(۳) ابھی فصل بوئی گئی ہے بازار میں اس وقت چنے کا بھاؤ سولہ روپے فی من ہے زید کو نقد روپیوں کی ضرورت ہے۔ وہ دکاندار سے روپے طلب کرتا ہے۔ دکاندار نقد روپے اسے اس شرط پر دیتا ہے کہ وہ فصل تیار ہونے پر روپیوں کے عوض اس زید سے چنے خریدے گا۔ چنے بھی نو روپے فی من خریدے گا اگرچہ اتنے وقت بھاؤ کم و زیادہ ہو جائے تو کوئی فرق نہ ہوگا۔ شرط بھی قائم رہے گی۔ کیا ایسے سودے جائز ہیں یا نہیں۔

فرزند علی خان۔ سکھر سندھ

جواب (۵۱۳) الجواب بعون الوہاب (۱) صورت مذکورہ میں واضح ہو کہ جب کہ بائع و

مشتری کے درمیان نقد یا اُدھار کے بارے میں ایک بات طے ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔ یہ بیع جائز ہے۔ ایسی بیع سود کے حکم میں نہیں۔ (جامع ترمذی)

(۲) سفر میں وتر اور صبح کی سنتیں ضروری ہیں۔ باقی سنتیں نہ پڑھے تو بھی جائز ہے حدیث میں پڑھنے اور نہ پڑھنے کے دونوں فعل ثابت ہیں۔

(۳) یہ صورت بیع سلم کی ہے جو شرعاً جائز ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی نمبر ۱ ۵ صفر ۱۳۸۲ھ

کیا تسلی بخش شخص سے اپنی بیوی کا پردہ اٹھوایا جا سکتا ہے؟

سوال (۵۱۳) نبی علیہ السلام کا کیا فرمان ہے اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک آدمی اپنی بیوی کا پردہ دوسرے آدمی سے نہیں کروانا چاہتا کیونکہ وہ اس کی طبیعت سے واقف ہے اور وہ مومن مسلمان ہے اور اس کو اس شخص پر ہر معاملہ میں کامل اطمینان اور بھروسہ ہے تو کیا وہ اپنی بیوی سے اُس شخص کا پردہ اٹھا سکتا ہے؟

چوہدری محمد عبداللہ راولپنڈی

جواب (۵۱۳) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ بہتر پردہ کرنا ہی ہے۔ پردہ نہ کرانے میں احتمال ہے کہ کہیں شیطان دھوکہ دیدے فقط واللہ اعلم۔

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

اہلحدیث لڑکی کا شیعہ سے نکاح کرنے اور اسکے معاونین کے بارہ میں سوال

سوال (۵۱۴) کیا اہلحدیث لڑکی کا نکاح شیعہ مذہب والے شخص سے ہوسکتا ہے جب کہ شخص مذکور تعزیہ بھی نکالتا ہے اور صحابہ کو گالیاں بھی دیتا ہے قرآن وحدیث سے جواب دیا جائے اور جو لوگ اس میں تعاون یعنی مدد کرتے ہیں ان سے کیا برتاؤ کرنا چاہئے

محمد سلیمان کراچی نمبر ۱۹

جواب (۵۱۴) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شیعہ اگر منکر ضروریات دین اور تارک فرائض اسلام ہے اور ایسے امور کا قائل وعامل ہے جن کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے تو ایسے شیعہ سے عورت موحدہ اہلحدیث کا نکاح ہرگز جائز نہیں۔ زاد المعاد میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ اَلَّذِیْ یَقْتَضِیْہِ حُکْمُہٗ اِعْتِبَارُ الدِّیْنِ فِی الْکَفَاءَۃِ اَصْلًا وَّکَمَالًا فَلَا تُزَوَّجُ مُسْلِمَۃٌ بِکَافِرٍ وَّلَا عَفِیْفَۃٌ بِفَاجِرٍ انتہی عالمگیریہ میں ہے لَا یَکُوْنُ الْفَاسِقُ کُفُوًا لِّلصَّالِحَۃِ سَوَاءٌ کَانَ مُعْلِنَ الْفِسْقِ اَوْ لَمْ یَکُنْ انتہی خلاصہ یہ کہ عورت اہلحدیث موحدہ کا نکاح شیعہ سے نہیں کرنا چاہئے۔ پھر یہ کہ تعزیہ بنانا اور

اس کی پوجا کرنا اس میں مصنوعی قبر بنا کر جلب منفعت و دفع مضرت کی غرض سے بچوں کو اس کے نیچے سے نکالنا صریح شرک ہے اور فاعل مشرک اور مشرک کا موحدہ سے نکاح جائز نہیں (قرآن مجید پارہ ۲ - رکوع ۱۱) نیز فتاوی نذیریہ میں بھی اس قسم کے نکاح کو ناجائز لکھا ہے۔

(۲) جو لوگ خلاف شرع کاموں میں معاونت کرتے ہیں ان کو بچنا چاہیئے۔ قرآن شریف میں ہے وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فقط

ابو عمار عبد القہار غفرلہ مدرس مدرسہ دار السلام محمدی مسجد دار الافتاء جماعت غرباء اہلحدیث
۸ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ کراچی

کیا دینی مدارس کے لئے زکوٰۃ خرچ کی جاسکتی ہے؟

سوال (۵۱۵) کیا دینی مدارس کے لئے زکوٰۃ خرچ کی جاسکتی ہے یعنی جو مدرسہ محض قرآن و حدیث کی سچی تعلیم اور قرآن و حدیث کی اشاعت و تبلیغ کے لئے جماعت اہلحدیث کے مبلغ بنانے کے لئے قائم کیا گیا ہو اس میں بیت المال کا کوئی حصہ دیا جاسکتا ہے یا نہیں، جائز ہے یا نہیں؟

احمد علی ضلع کھلنا - مشرقی پاکستان

جواب (۵۱۵) الجواب بعون الوہاب - صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ دینی مدارس بھی فی سبیل اللہ کی ایک مد میں شمار ہیں لہٰذا امیر جماعت بیت المال سے ایسے مدارس کی امداد کرے تو جائز درست ہے - ملاحظہ ہو تفسیر فتح البیان تحت آیت اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ الآیۃ فقط۔

ابو عمار عبد القہار غفرلہ مدرس مدرسہ دار السلام معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث برنس روڈ۔ کراچی ۱ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

حضرت سائرہ، نداء لغیر اللہ اور وسیلہ کی بابت سوالات

سوال (۵۱۶) کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین مسائل ذیل میں :-

(۱) بعض علماء کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ حضرت سائرہ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور جنت کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر عالم دنیا کے مرحوم شیر خوار معصوم بچوں کو دودھ پلانے کے انتظار میں مصروف رہتی ہیں (یعنی دودھ پلاتی ہیں)

(۲) مسلمانوں کو بتایا جاتا ہے کہ نداء لغیر اللہ درست اور جائز ہے جس کو خود خدا نے اپنے کلام پاک کے پ ۳ سورہ بقرہ رکوع ۳۵ آخر میں ارشاد فرما کر اجازت ......

دیدی۔ وہ آیت شریف درج ذیل ہے قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا وَّاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ یعنی جب ابراہیم علیہ السلام نے اللہ پاک سے کہا کہ اے پروردگار! تو مُردوں کو کس طرح زندہ کرے گا جب کہ وہ خاک ہو چکے ہوں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی تسلی کی غرض سے فرمایا کہ اے ابراہیم! تم چار پرند لیکر ان کے گوشت کا قیمہ کر ڈال۔ پھر اس تمام قیمہ کو خوب ملاکر اس کے چار حصے کرکے چار پہاڑوں پر ڈال دے پھر ان چاروں پرندوں کو آواز دے پھر دیکھ کہ وہ پرندے آتے ہیں یا نہیں۔ اس حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام ان پرندوں کو آواز دیتے ہیں اے مور آ۔ اے مرغ آ۔ اے کبوتر آ۔ اے کوے آ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس آواز پر اس گوشت کے ٹکڑے ہواؤں میں اُڑکر آپس میں جُڑ جاتے ہیں اور جدا گانہ وہ چاروں پرند اُڑتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آجاتے ہیں۔

"یہ آواز دینا اللہ تعالیٰ خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کو غیر اللہ کی ندا دلواکر اجازت دے رہا ہے اس لئے ندا غیر اللہ جائز اور درست ہے۔"

مثلاً جب ہمارا کام وسیلہ پر حیدرآباد سندھ کے کمشنر صاحب سے یہیں پورا ہو جائے تو پھر ہمیں پاکستان کے صدر ایوب خاں صاحب کی عدالت میں اتنی دور راولپنڈی یا کراچی جانے کی کیا ضرورت؟

نوٹ:۔ اس مثال پر ایک سوال اور پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ یہ کہ کیا اللہ تعالیٰ کی حکومت بھی صدر ایوب خاں صاحب کی طرح الیکشن پر قائم ہے؟ جب کہ صدر ایوب خاں صاحب ایک اعلیٰ اور افضل وزراء سے لیکر ایک ادنیٰ ملازم کے بھی محتاج ہو سکتے ہیں؟ اگر اللہ تعالیٰ کے نافرمان سرکش بندے اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانیوں پر بغاوت کرکے اپنی مرضی کا دوسرا خدا عرش بریں پر لا سکتے ہیں؟ (استغفر اللہ۔ نعوذ باللہ)

(۳) بزرگوں کے وسیلہ پر دنیا کا انتظام قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو دیتا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وسیلہ تصرف پر اللہ کی تمام مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں۔ اس تصرفِ محمدی کو اللہ تعالیٰ خود اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (پ ۲۸ سورہ حشر رکوع ۱) یعنی رسول جو تمہیں دے وہ لیلو۔ اور جو نہ دے اس کو نہ لو۔

نوٹ:۔ اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیائے فانی میں تشریف فرما نہ تھے تو اس وقت اس تصرفِ محمدی کا انتظام دنیائے عالم میں کس کے سپرد تھا؟

(۴) مرحوم بزرگوں کا وسیلہ - ایک شخص کسی سیٹھ کے یہاں کا غلام تھا - اس کے مالک کا نام عبد القادر تھا - اس غلام نے اپنے مالک کی محبت کی بناپر اُس نے اس کے نام ورد زبان کر رکھا تھا اور اپنے مالک کے روپے پیسے سے بڑے پیر صاحب کی گیارہویں بھی کیا کرتا تھا جب اس غلام کا انتقال ہوا تب قبر میں دفنانے کے بعد قانون قدرت کے مطابق اس غلام سے سوال وجواب کی غرض سے منکر نکیر حاضر ہوئے - اس وقت ان فرشتوں کو دیکھ کر اپنی عادت کے مطابق چیخ مار کر اپنے مالک عبد القادر کو پکارنے لگا - اس کی اس ڈراونی آواز پر بڑے پیر شیخ عبد القادر جیلانی حاضر ہوئے اور اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا کہ گھبرا مت - بتا کیا کہتا ہے؟ اس مرحوم غلام نے جواب دیا کہ میں نے آپ کو آواز نہیں دی - میں تو اپنے مالک عبد القادر کو آواز دے رہا ہوں - اس کے اس روکھے جواب پر بڑے پیر صاحب عبد القادر جیلانی نے فرمایا کہ میں بھی تو عبد القادر ہوں - بتا کیا کہتا ہے - اس کی اس گھبراہٹ اور پریشانی نے فوراً منکر نکیر کی طرف اشارہ کر دیا - اس کے اس اشارہ پر بڑے پیر شیخ عبد القادر جیلانی نے منکر نکیر کے کانوں میں چپکے سے کچھ کہدیا تب وہ منکر نکیر فرشتے بلا سوال وجواب کئے ہوئے اس غلام کو چھوڑ کر خاموش چلے گئے اور وہ غلام بڑے پیر صاحب کی گیارہویں کی برکت کی بدولت اپنے آرام کی نیند ہمیشہ کے واسطے سو گیا -

نوٹ :- ہر دو سوال نمبر کے جوابات جداگانہ واضح طور پر صحیح قرآن وحدیث سے عنایت فرما کر مشکور فرمایا جائے اور قصہ بڑے پیر صاحب کو اسلام کی معتبر کتاب سے جسکی اصل اور صحیح عبارت تحریر فرما کر مشکور فرمائیں تاکہ مسلمانوں کو ہدایت ہو -

محمد صدیق حیدرآباد سندھ

جواب (۵۱۶) الجواب بعون الوہاب (۱) صورت مسئولہ میں واضح ولائح ہو کہ یہ بات بلا ثبوت ہے - جن بعض علماء نے بیان کیا ہے ان سے ثبوت طلب کیا جائے -

(۲) ابراہیم علیہ السلام کا یہ ایک معجزہ تھا - اس واقعہ سے ندا ءِ لغیر اللہ کے جواز پر استدلال کرنا بالکل حماقت وجہالت ہے کیونکہ نہ نبی علیہ السلام اور نہ صحابہ کرام نے یہ مطلب اس آیت کا بتلایا بلکہ اس کے خلاف قرآن شریف میں موجود ہے فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا نیز فرمایا اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ الآیۃ

(۳) آیت ہذا سے مراد احکام الٰہی اوامر ونواہی شرعیہ ہیں ، نہ کہ دنیا کا مال ومتاع -

(۴) شیخ عبد القادر جیلانی نہ کسی کی قبر میں آئے اور نہ یہ واقعہ ظہور میں آیا - یہ سب غلط باتیں بنائی ہوئی ہیں جن کا قرآن وحدیث سے ثبوت نہیں - بلکہ قرآن مجید میں ہے وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ○ یعنی جو لوگ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں وہ دنیا والوں کی پکار سے غافل ہیں اللہ تعالیٰ تو فرمائے وہ غافل ہیں اور یہ بدعتی کہتے ہیں اس نے قبر میں آواز دی تو شیخ

عبدالقادر قبر میں آ گئے۔ قرآن سچا اور یہ جھوٹے۔ اب قرآن کو مانیں یا ان کی بکواس کو سچا جانیں۔ وسیلہ کے متعلق حضرت الامام مولانا حافظ عبدالستار صاحب محدث دہلوی مدظلہ کا تصدیق فرمودہ "کتاب[1] الوسیلہ" منگا کر ملاحظہ فرمائیں فقط عبدالقہار غفرلہ

مذہبی اختلاف باعث فسخ نکاح ہے یا نہیں

سوال (۵۱۷) میری دختر فاطمہ کی شادی مسمی یوسف بدمعاش سے ہوئی جو کہ بدعتی اور بدکردار تھا اپنے آپ کو اہلحدیث بتا کر دھوکہ سے رشتہ حاصل کر کے بعد از شادی لڑکی کو بدعت و شرک کی ترغیب دینے لگا۔ لڑکی نے کافی سے زیادہ اصرار کیا کہ موجودہ حرکات سے باز آ جا ورنہ تیرا میرا نکاح فسخ ہونے کا خطرہ ہے مگر اس نے اہلحدیثوں کو برا کہنا شروع کر دیا جس وجہ سے خاوند بیوی میں مذہبی اختلاف کی بنا پر جھگڑا رہا شادی کو تقریباً ۴ سال گزر گئے ہیں مگر یوسف جرائم پیشہ اور عادی مجرم ہونے کی بنا پر جیل میں ایک سال سے قید میں ہے۔ خرچ وغیرہ بھی نہیں دیتا۔ میں والدہ لڑکی خود غریب ہوں۔ میرے خاوند کا دماغ فیل ہو چکا ہے۔ کیا شریعت محمدیہ لڑکی کو آزاد کرتی ہے تاکہ دوسری جگہ شادی کی جائے۔ جواب جلد عنایت فرمائیں

مریم زوجہ صوفی ایوب ضلع ملتان

جواب (۵۱۷) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں بصدق سوال واضح باد کہ شرعاً یہ نکاح قائم نہیں کیونکہ دھوکہ دیکر نکاح کیا اور دھوکہ سے نکاح نہیں ہوتا لڑکی کو چاہیئے درخواست دیکر اپنا عقد ثانی کرالے۔ حدیث میں ہے اَلَّذِیْ لَا یَجِدُ مَا یُنْفِقُ عَلٰی امْرَاَتِہٖ قَالَ یُفَرَّقُ بَیْنَہُمَا یعنی جو خاوند اپنی عورت کو نان نفقہ نہ دے ان میں تفریق کرا دی جائے فقط۔

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی ۳

سوال بابت ورثہ

سوال (۵۱۸) زید کا انتقال ہو گیا ہے۔ ورثاء حسب ذیل ہیں۔ ورثہ کیونکر تقسیم ہوگا۔ کل ترکہ ۱۵-۱۰ روپے ہیں انکو تقسیم کر دیجئے۔ ورثاء یہ ہیں۔ والد۔ لڑکا ایک لڑکیاں چار شادی شدہ فقط

جواب (۵۱۸) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ زید کا تمام ترکہ بعد تقدیم حقوق متقدمہ علی الارث ۳۶ سہام پر تقسیم ہو کر چھ سہام والد کو اور دس سہام لڑکے کو اور پانچ پانچ سہام ہر لڑکی کو از روئے فرائض پہنچیں گے ۱۰-۱۵/- روپے

[1] یہ کتاب ایک روپیہ میں مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی سے مل سکتی ہے۔

میں ہر وارث کا حصہ درج ذیل ہے

والد — ۱۶۹/۴/۸ لڑکی — ۲/۳ ۶/۱۵/۱۴۰ لڑکی ۲/۳ ۶/۱۵/۱۴۰ }
لڑکا — ۱/۳ ۱/۱۵/۲۸۱ لڑکی — ۲/۳ ۶/۱۵/۱۴۰ لڑکی ۲/۳ ۶/۱۵/۱۴۰ } میزان ۱۰۱۵ روپے

فقط - احقر العباد عبد القہار غفر لہ معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث رجسٹرڈ محمدی مسجد برنس روڈ کراچی ۱ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

پیٹ کی چوٹ سے ہلاک ہونیوالا شہید ہے

سوال (۵۱۹) زید ایک آٹا چکی کا مالک ہے اور نوجوان ہے۔ قدرت الٰہی سے گذشتہ ماہ جولائی کی ۹ تاریخ کو صبح اچانک ایک شدید چوٹ کام کرتے ہوئے پیٹ میں آئی جسکا آپریشن ۱۰ تاریخ کی رات کو کیا گیا۔ زید ۱۱ تاریخ کو رات کے گیارہ بجے راہی عدم ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کیا شرع محمدی کے تحت مرحوم کو درجہ شہادت ملا یا نہیں جب کہ مرحوم اپنے انتقال کے آخری منٹ تک بہوش وحواس گفتگو کرتا رہا اور جسم میں بھی کسی قسم کا ضعف نہ تھا۔

(۲) مرحوم کے لئے ثواب جاریہ کا شریعت میں کیا حکم ہے اور کونسا ایسا طریقہ ہے جس سے مرحوم کا عذاب قبر کم ہو اور روز محشر میں وہ سرخرو ہو۔

ازراہ کرم قرآن وحدیث سے مطلع فرمائیں۔ زید مرحوم ایک پابند دین اور پکا اہلحدیث تھا۔ عبد المنان محمدی پاک فلور مل ضلع نواب شاہ سندھ

جواب (۵۱۹) الجواب بعون الوہاب (۱) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے پیٹ کی بیماری میں مرنے والا شہید ہے۔ کیا بعید ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی شہادت کا درجہ عنایت فرمادے۔

(۲) مرحوم کی طرف سے صدقہ کرنا چاہئے۔ بہترین صدقہ صدقہ جاریہ ہے مثلاً کنواں کھدوانا، مسجد بنوانا یا دینی کتب خرید کر طلباء وغیرہ کو دینا فقط۔

عبد القہار غفر لہ ۱۴ ربیع الاول ۸۳ سنہ

ریڈیو کی اطلاع پر رؤیت ہلال کی بابت سوال

سوال (۵۲۰) زید نے ایر ہونے کے سبب ریڈیو کی اطلاع پر جب کہ ریڈیو حکومت کا مصدقہ مانا ہوا ادارہ ہے۔ جمعۃ المبارک کے دن روزہ رکھا۔ بکر نے مخالف اس کے حدیث پیش کی کہ ریڈیو کی خبر پر روزہ رکھنا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی ہے۔ نیز اسی پر بکر نے اکتفا نہیں کی بلکہ جن اشخاص نے اطلاع ملنے پر روزہ رکھا ان کے گھر اور انکی زمینوں

پر جاکر ٹھیک بارہ بجے دن روزہ چھڑواتا پھرتا رہا۔ تقریباً چالیس پچاس اشخاص کے روزے افطار کرادیئے۔ آیا بکر پر اس روزہ تڑوانے کا کفارہ پڑتا ہے یا نہیں۔ نیز مذکور شخص باوجود اہل دولت ہونے کے زکوٰۃ و حج کا بھی تارک ہے۔ جواب عنایت کریں

ابوالنصر ثناء اللہ خاکی لکھوی ضلع منٹگمری

جواب (۵۲۰) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ حدیث شریف میں فرمان نبوی ہے صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ۔ یعنی چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کرو اور چاند دیکھ کر عید مناؤ اگر ابر ہو تو شعبان کی گنتی پوری تیس دن کرلو۔

دور دراز کی خبروں یا ریڈیو وغیرہ کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں۔ نیز تارک زکوٰۃ و تارک حج شرعاً کافر ہے۔ حدیث میں ہے مَنْ لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوةَ مَالِهٖ فَهُوَ لَيْسَ بِمُسْلِمٍ اَوْ كَمَا قَالَ فقط

عبدالقہار غفرلہ

سوال بابت ختم قرآن شریف بشکل مجمع

سوال (۵۲۱) کیا قرآن حکیم کا ختم بشکل مجمع (دائرہ) ایک دن میں ہونا شریعت کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟

(۲) اگر جائز ہے تو کس شکل میں اور ناجائز ہے تو کس طرح؟

بدست عبدالرحمن عرف مائی گذری دہلی کالونی کراچی۔

جواب (۵۲۱) الجواب بعون الوہاب صورت مسئولہ میں واضح باد کہ مجمع و دائرہ کی کوئی شرط نہیں۔ یوں قرآن مجید کی تلاوت باعث اجر و ثواب ہے فقط۔

عبدالقہار غفرلہ ۱۸ ربیع الاول ۸۳ھ

طلاق ثلاثہ کی بابت استفسار

سوال (۵۲۲) ایک شخص نے اپنی منکوحہ بیوی کو چند لوگوں کے سامنے اکٹھی بیک وقت تین طلاقیں دیدی ہیں اور دوسرے ہی دن وہ اپنے کئے پر نادم ہے اور متفکر اور میاں بیوی پھر سابق دستور کیا شامل رہنا چاہتے ہیں لہٰذا ایسی صورت میں حضور کا کیا فتویٰ ہے؟

عبدالوارث رحمانی۔ بوگرہ ضلع۔ مشرقی پاکستان

جواب (۵۲۲) الجواب بعون الوہاب۔ بصدق سوال صورت مسئولہ میں واضح باد کہ مجلس واحدہ کی تین طلاقیں ایک کے حکم میں ہیں۔ حدیث کے الفاظ میں طلاق

اَلثَّلٰثُ وَاحِدَۃً (صحیح مسلم شریف) لہٰذا رجوع کا حق حاصل ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام و معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث

برنس روڈ ۔ کراچی ۱؎ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

طاقت سے زیادہ مہر مقرر کرنا اور بے نماز کا حق والیکو برا کہنا کیسا ہے

سوال (۵۲۳) (۱) دولھا جس پر اس کی مرضی کے خلاف اور ضد سے مہر کی رقم طاقت سے زیادہ پر مجبور کر دیا جائے کیا یہ جائز ہے؟

(۲) جو لوگ نماز تو پڑھتے نہیں، مسئلہ جو سنائیں اس کا مقابلہ کرتے ہیں اور سنانے والے سے نالاں ہیں۔ کیا اسلام پھر بھی ہے؟

نعمت اللہ ۔ عبد اللہ پور لاہور

جواب (۵۲۳) الجواب بعون الوہاب (۱) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ مہر حسب استطاعت رکھا جائے۔ شریعت نے زیادہ پر مجبور نہیں کیا۔ زید پر جو جبر کیا گیا ہے یہ خلاف شرع ہے۔

(۲) شرعاً بے نماز کافر ہے۔ حق والوں کو برا کہنا ناجائز ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ ۔ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

بیوی کو معلق رکھنے کے بارہ میں سوال

سوال (۵۲۴) کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ مسمی شیر محمد کی ہمشیرہ جس کا نام حرفاں ہے جس کا نکاح گل شیر کے ساتھ ہوا اور وہ اپنے شوہر کے گھر چھ ماہ بستی رہی۔ چھ ماہ بعد بوجہ نشوز کے گل محمد نے اپنی بیوی مسماۃ حرفاں کو اس کے بھائی کے گھر چھوڑ دیا۔ شیر محمد نے عرصہ دراز پانچ سال انتظار کر کے مع چند ہمراہیوں کے چوہدری لال خاں و اسمٰعیل وغیرہ مسمی گل شیر کے گھر جا کر کہا تو اپنی بیوی کو لے جا۔ مگر اس نے جواب دیدیا۔ اسی طرح دو تین دفعہ اس کے گھر گئے مگر تیسری دفعہ اس نے جواب دیا کہ میں نہ اس کو بساؤں گا اور نہ ہی طلاق دوں گا۔ اب اس معاملہ کو عرصہ نو سال گذر چکے ہیں اور وہ اس کو اپنے گھر نہیں بساتا اور مسمی گل شیر نے اپنی دوسری شادی بھی کر لی ہے۔ شریعت کا کیا حکم ہے؟ اب حرفاں کو دوسری جگہ نکاح کرنے کی اجازت ہے؟ فقط

شیر محمد بذریعہ مولوی عطاء اللہ معرفت علی محمد نمبردار ضلع بہاولنگر

جواب (۵۲۴) الجواب بعون الوہاب ۔ بصورت صدق سوال سائل ایسا کرنا صریح ظلم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا وَمَن يَفْعَلْ ذٰلِكَ

نَفَقُ ظَلَمَ نَفْسَہٗ الخ گل شیر کو چاہیئے یا تو مسماۃ حرفاں کو بسلالے یا طلاق دیکر اپنے نکاح سے جدا کردے۔ اگر ہر دو صورت میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہ کرے تو مسماۃ مذکورہ کو اختیار ہے اپنا نکاح بذریعہ عدالت شرعیہ فسخ کرا کر عقد ثانی کرلے فقط۔

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام و معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث۔ محمدی مسجد۔ برنس روڈ۔ کراچی ۱؎ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

عدت گذر جانے پر رجوع ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال (۵۲۵) زید اور اس کی بیوی میں ناچاقی ہوگئی۔ زید کی ساس و خسر نے لڑکی کو روک لیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد زید سے طلاق طلب کی لیکن زید اور اس کی بیوی ایسا نہیں چاہتے۔ ساس نے کہا ہم مہر معاف کردیں گے لیکن طلاق دیدو۔ لڑکی کو والدہ نے جبراً طلاق لینے اور مہر معاف کردینے پر رضامند کرلیا۔ آخر لڑکی نے مہر معاف کیا اور زید نے ایک ہی وقت میں کہا میں نے تم کو تین طلاق دیں اور عدت بھی ختم ہوچکی ہے۔ اب زید کو کیا کرنا چاہیئے اپنی بیوی کو لا سکتا ہے یا نہیں۔

بابو عبدالرحمٰن خاں۔ حیدرآباد سندھ

جواب (۵۲۵) الجواب بعون الوہاب۔ ایسی صورت میں اگر لڑکی راضی ہو اور کوئی صورت مصالحت کی ہو تو تجدید نکاح کے ساتھ اپنی بیوی کو زید اپنے گھر لا سکتا ہے۔

عبدالقہار غفرلہ مدرس مدرسہ دارالسلام کراچی ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

جوتا پہن کر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں

سوال (۵۲۶) کیا نبی علیہ السلام نے مع جوتا نماز پڑھنے کا یا کہ جنازہ پڑھنے کا حکم فرمایا ہے یا کہ نبی علیہ السلام نے خاص وقت یا ضرورت کے لئے فرمایا ہے تاکید کرکے کتب صحیحہ سے تلاش کرکے عنایت فرمادیں۔ اس مسئلہ سے ہمارے ملک میں فساد اور خونریزی کا خطرہ ہے۔ (ضلع ہزارہ) بدست عبدالعزیز محمد حسین ایکسپورٹ ٹیلر ڈرگ روڈ لیاقت بازار

جواب (۵۲۶) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ جوتا صاف اور پاک ہو تو نماز مع جوتا پڑھنا کوئی حرج نہیں ہے جائز ہے۔ مشکوٰۃ شریف میں حدیث موجود ہے فقط۔ عبدالقہار غفرلہ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

غلط بیانی سے خلع حاصل کرنیکے بارہ میں استفسار

سوال (۵۲۷) مسماۃ حسینہ نے اپنے شوہر پر غلط الزامات لگا کر عدالت سے

خلع کی اجازت ڈگری حاصل کرلی ہے باوجود اس کے کہ شوہران الزامات سے قطعاً انکاری ہے اور الزامات کو جھوٹ اور افتراء قرار دیتا ہے نہ معلوم کس بنیاد پر عدالت نے محض مسماۃ اور اس کے والد کے بیان کو بغیر کسی تحقیق اور شہادت کے قابل اعتماد سمجھ کر فیصلہ وار دو اور مقدمہ کیا۔ از روئے شرع یہ خلع درست ہے یا نہیں۔

شمس الدین ولد بنے۔ کراچی

جواب (۵۲۷) الجواب بعون الوہاب۔ بصدق سوال صورت مسئولہ میں واضح باد کہ اگر مسماۃ نے بلاوجہ خلع کرایا ہے تو قیامت کے دن وہ جواب دہ ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے اَلْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔ بہرحال اگر وہ کسی وجہ سے خاوند کی زوجیت میں نہیں رہنا چاہتی تو اس کو خلع کرانے کی شرعاً حق حاصل ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

مُطلقہ بائنہ کی عدت کے بارہ میں سوال

سوال: (۵۲۸) زید کی بیوی عرصہ تین سال سے اپنے والدین کے ہاں بوجہ ناراضگی خاوند رہ رہی ہے۔ اب زید نے طلاق بائن دیدی ہے۔ کیا عورت عدت گذارے

عبدالعزیز (صاحب) دہلی کالونی نذری نمبر ۱۱/۱۲

جواب (۵۲۸) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ عورت مذکورہ ایک ماہ کی عدت گذار کر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے۔ اگر اس عرصہ میں خاوند سے میل نہیں ہوا تو کچھ بھی عدت نہیں۔ عبدالقہار غفرلہ ۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

سیاہ خضاب کے بارہ میں استفسار

سوال (۵۲۹) سوال یہ ہے کہ زید کہتا ہے سیاہ خضاب کرنا حرام ہے کیونکہ کئی حدیثوں میں سخت وعید اور ممانعت آئی ہے حتیٰ کہ وہ شخص جنت کی بو تک بھی نہ پائے گا (ابوداؤد) ایک روایت میں ہے سیاہ خضاب سے بچو (مسلم) اور سیاہ خضاب اہل نار اور کفار کا خضاب ہے (طبرانی۔ حاکم) اور بھی اول اول سیاہ خضاب فرعون نے کیا تھا۔ اور بھی سیاہ خضاب کرنے والوں کے چہرے قیامت کے دن سیاہ ہونگے (ابن ابی حاتم) وغیرہ وغیرہ۔

بکر کہتا ہے کہ سیاہ خضاب جائز ہے کہ اور حدیث میں سیاہ خضاب کی تعریف آئی ہے (ابن ماجہ وغیرہ) اور خلفائے راشدین اور اجل صحابہؓ نے خضاب کیا ہے (زاد معاد) اور بھی وسمہ و مہندی ملا کر خضاب کرنا جائز ہے (تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی) ایک جماعت

صحابہ نے سیاہ خضاب کیا جن میں ابوبکر صدیق رضؓ اور امام حسنؓ و امام حسینؓ اور بڑے بڑے صحابہ ہیں (شرح مسلم امام نووی) اور بھی حضرت ابابکر صدیق مہندی اور کتم ملا کر خضاب کیا کرتے تھے (مسلم) نیز مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے لکھا ہے کہ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ اگر مہندی اور وسمہ ملا کر خضاب کیا جائے تو سیاہ رنگ ہوتا ہے (اصلاح الرسوم مطبع مجیدی کانپور) جائز ہے یا حرام؟ جواب باصواب فرماویں عین نوازش ہوگی۔

سائل صوفی نذیر حسین ضلع منٹگمری

جواب (۵۲۹) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ مروجہ سیاہ خضاب کی احادیث میں سخت ممانعت آئی ہے۔ مجاہد کے لئے لگانا جائز ہے۔ نیز مہندی اور وسمہ ملا کر لگانا بھی جائز ہے فقط

عبد القہار عفی عنہ معاون نائب مفتی دار الافتاء جماعت غرباء اہلحدیث
برنس روڈ۔ کراچی ۱　　۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

امام مالکؒ کے رفع الیدین اور جبری طلاق کی بابت سوالات

سوال (۵۳۰) (۱) امام مالکؒ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے جبری طلاق کے فتوے کی تصدیق نہیں کی۔ اس کے بعد آپ پر سختی کی گئی کہ ان کے دونوں ہاتھ بیکار ہو گئے جس کے نتیجہ میں وہ رفع الیدین نہیں کر سکتے تھے کیا امام مالکؒ اس حادثہ سے قبل رفع الیدین کیا کرتے تھے؟

(۲) حادثہ کے بعد امام مالک رحؒ نیت کس طرح باندھتے تھے جب کہ ان کے ہاتھ کندھے تک نہیں اٹھ سکتے تھے؟

(۳) جبری طلاق کا فتویٰ کس نے دیا اور اس فتوے کے پس پردہ اصل وجوہ کیا تھیں؟

خلیل الرحمٰن کراچی

جواب (۵۳۰) الجواب بعون الوہاب (۱) صورت مسئولہ میں واضح باد کہ امام مالکؒ اپنی کتاب مؤطا کے صفحہ ۲۵ میں رفع الیدین کی حدیث لائے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفع الیدین کیا کرتے تھے تو امام صاحب کے رفع الیدین نہ کرنے کی کیا وجہ؟ اور نہ کوئی دلیل ایسی کہ ہاتھ شل ہونے سے قبل ہاتھ نہ اٹھاتے تھے۔ بلکہ حدیث اپنی کتاب میں لانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ رفع الیدین کرتے تھے۔

(۲) یہ تو صاف بات ہے جب کہ ہاتھ اٹھتے نہیں تو صرف زبان سے ہی اللہ اکبر کہہ کر نیت اشارہ سے باندھتے ہونگے کیونکہ وہ لوگ حدیث رسولؐ کے عامل تھے جب کہ حدیث میں ہے فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَأَوْمِ إِيمَاءً جب طاقت نہ ہو تو آنکھ کے اشارے سے نماز ادا کیجا سکتی ہے

(۳) پندرہ روزہ صحیفہ اہلحدیث کراچی میں جو صحیح بخاری مترجم ومحشی اہلحدیث شائع ہو رہی ہے اس کے پارہ چھ میں امام مالک کے اکثر حالات تحریر کر دیئے گئے ہیں اس میں سے ملاحظہ فرمالیں فقط۔
عبدالقہار غفرلہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

نوجوان۔ بالغہ لڑکی کا موجودہ اسکولوں میں انگریزی تعلیم پانا کیسا ہے

سوال (۵۳۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین اندریں مسئلہ کہ ایک نوجوان لڑکی بالغہ کا آج کل کے ماحول میں موجودہ اسکولوں میں جا کر انگریزی اور مروجہ سرکاری تعلیم حاصل کرنا شریعت اسلامیہ کی رو سے جائز ہے یا نہیں؟ واضح رہے کہ لڑکیوں کے لئے الگ زنانہ اسکول موجود ہیں جہاں عورتیں ہی ان کو تعلیم دیتی ہیں۔ بدلائل شرعیہ وضاحت سے تحریر فرمائیں۔ بینوا توجروا۔
(مولانا) شرف الحق محمود۔ ملتان شہر

جواب (۵۳۱) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ دین اسلام پر قائم رہتے ہوئے انگریزی تعلیم حاصل کرنا اپنی ضروریات کے لئے جائز ہے بشرطیکہ پردہ وغیرہ کی پابندی ہو اور مخلوط تعلیم نہ ہو یعنی وہاں لڑکے تعلیم نہ پاتے ہوں۔ اگر ایسی تعلیم سے دین میں نقصان ہو تو جائز نہیں۔ عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۲۸ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

بغیر طلاق کے نکاح اور فاجر وفاسق کی شہادت کے بارہ میں استفسار

سوال (۵۳۲) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ صدر مدرسہ دارالاسلام اہلحدیث نے اپنی رشتہ دار لڑکی کا نکاح ثانی زید سے کرا دیا جب کہ اس لڑکی کا پہلا خاوند موجود ہے جس نے اپنی منکوحہ کو طلاق نہیں دی کیا یہ نکاح درست ہے؟ اور جماعت نے اکٹھا ہو کر زید سے ساٹھ روپے جرمانہ وصول کر کے اسے معاف کر دیا۔ کیا اس سے حدود اللہ کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ دیگر اس نکاح کے متعلقین کے لئے شریعت کے نزدیک کیا درجہ ہے؟

(۲) کہ اہلحدیث مسجد میں مؤذن ہوتے ہوئے ایک ڈاڑھی منڈھے کو خاص طور پر رمضان کیلئے مؤذن ہونا یا مقرر کرنا کہاں تک درست ہے؟

(۳) کہ اہلحدیث کے پیش امام صاحب نے یہ فرمایا کہ ڈاڑھی منڈھانے والا فاسق و فاجر ہے اس کی شہادت درست نہیں ہوتی۔ کیا کوئی ایسی مرفوع حدیث ہے فقط
گردھر محمد عمر۔ جودھپور

جواب (۵۳۲) الجواب بعون الوہاب (۱) صورت مسئولہ بالا میں واضح ہو کہ اگر پہلا خاوند دیندار ہے اور نان نفقہ وغیرہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے تو اس کی بلا طلاق دیئے نکاح ثانی درست نہیں۔ اور اگر بے دین بے نماز وغیرہ ہے یا نان ونفقہ نہیں دیتا۔ عورت پر

ظلم کرتا ہے تو مابین زوجین تفریق کرا کے نکاح ثانی کروا سکتے ہیں۔

(۲) مؤذن و امام مسجد باشرع آدمی ہونا چاہئے۔ متشرع آدمی کے ہوتے ہوئے فاسق فاجر کو مقرر کرنا ٹھیک اور درست نہیں۔

(۳) ڈاڑھی منڈوانے والے کی شہادت شرعاً رد کی جا سکتی ہے جیسا کہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ اور ابن ابی لیلیٰ قاضی مدینہ نے (فاسق فاجر) داڑھی کے بال نوچنے والے کی شہادت مردود و نا قابل قبول سمجھ کر رد کر دی وَرَدَّ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَابْنُ اَبِي لَيْلٰى قَاضِي الْمَدِيْنَةِ شَهَادَةَ مَنْ كَانَ يَنْتِفُ لِحْيَتَهُ (شمس الضحی فی اعفاء اللحی مصنفہ مولانا عبد الستار صاحب ص۱۳ طبع کراچی) فقط۔

عبد القہار عفرلہ معاون نائب مفتی دار الافتار جماعت غرباء اہلحدیث۔

حدیث ثویبہ کے متعلق سوالات

سوال (۵۳۳) التماس ہے کہ ایک بدعتی نے مجلس میلاد پر دلیس دیتے ہوئے بخاری کا حوالہ دیکر کہا کہ ابو لہب نے حضور کی محبت میں آکر پیدائش والے دن اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا مگر وہ نبوت میں آپ کا دشمن رہا تب بھی اسکو کلمے کی انگلی سے پانی پلایا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ ایک کافر اگر حضور کی امیلاد کی خوشی میں انگلی سے اشارہ کر کے جہنم میں پانی پی سکتا ہے تو مومن ان کی میلاد کی خوشی کر کے کیوں جنتی نہیں ہو سکتے۔ اور پھر یہ اس کتاب کی حدیث ہے جس کو اہلحدیث کود کود کر پیش کرتے ہیں

لوگ یہ بیان سنکر حیران رہ گئے۔ اس نے بخاری کا نام تو لیا مگر حوالہ نہ دیا تھا۔ مجھے دیکھنے میں بڑی دقت اٹھانی پڑی۔ آخر پ۲۱ کتاب النکاح باب الحرۃ تحت العبد میں یہ الفاظ ملے قال عروۃ وثویبۃ مولاۃ لابی لہب کان ابو لہب اعتقہا فارضعت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فلما مات ابو لہب اریہ بعض اہلہ بشر حیبۃ قال لہ ما ذا لقیت قال ابو لہب لو الق بعدکم غیر انی سقیت فی ہذہ بعتاقتی ثویبۃ۔ لغات الحدیث جلد اول باب الجار مع الیاء ص۱۷ پر لکھا ہے۔ کرمانی نے کہا، اس روایت سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کافر کو اعمال صالحہ سے اتنا فائدہ ہوگا کہ عذاب میں تخفیف ہو جائے گی۔

اب سوال یہ ہے کہ (۱) صاف اور صریح الفاظ میں بتائیں یہ حدیث کیسی ہے؟

(۲) یہ عروہ کون ہیں۔ کس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں؟

(۳) امام بخاری رحنے یہاں ان کا قول کیوں نقل کیا ہے؟

(۴) مناظرانہ طریق پر اس کا جواب کیا ہے؟ ابولہب کے پانی پلانے کی بجائے اگر قرآن کی آیات پ۱۳ رکوع ۱۱ وَنَادٰی اَصْحٰبُ النَّارِ الایۃ اور پ۲۹ رکوع ۵ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ

الْعَظِیْمِ تا مِنْ غِسْلِیْنٍ ۝ اور پ ۳۰ ۱۳ رکوع هَلْ اَتٰكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ ۝ تا اٰنِیَةٍ وغیرہ سے جہنم کا پانی پیپ وغیرہ سے بدل دیا جائے تو ٹھیک ہوگا یا کوئی خرابی لازم آئیگی

(۵) یہ روایت قرآن پاک کے ان الفاظ کے خلاف بھی ہے کہ وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ۝ الآیۃ پ ۱۹ رکوع ۱

(۶) ابولہب نے ثویبہ کو آپ کی پیدائش پر آزاد کیا تھا اس کے لئے صریح صحیح کونسی حدیث ہے؟۔

(۷) ثویبہ مسلمان ہوگئی تھی اس کا صحیح صریح الفاظ میں کیا ثبوت ہے؟

(۸) ابولہب مردود جنگ بدر کے بعد مرا مگر ثویبہ فتح خیبر کے بعد مری - یہ دونوں ہی حضور کی موجودگی میں مرے - ابولہب کے پانی ملنے کا ذکر اور ثویبہ کے مسلمان ہونے کا ذکر خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ فرمایا - اور اگر فرمایا ہے تو وہ کس جگہ ہے؟

(۹) تخفیف عذاب کا ذکر تو ابوطالب کے لئے بھی ہے جس کے ہم منکر نہیں ہیں مگر کافر کو جنت سے کھانا یا پانی ملنا محال - اگر پانی ملتا ہے تو اس کی تاویل ہے؟

(۱۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر ثویبہ کو بوجہ خوشی آزاد کرنا اگر کوئی ثابت کرے تو ہم کہیں گے کہ اس نے نبی کی پیدائش پر خوشی کرتے ہوئے نہیں بلکہ اپنے بھائی کی نسل چلنے اور بھتیجا ہونے پر خوشی کر کے دنیاوی ناموری کی وجہ سے ثویبہ کو آزاد کیا تھا ورنہ جملہ کفار عبدالمطلب وغیرہ بھی خوشی میں شامل تھے ان کو تخفیف کیوں نہ ہوئی؟۔

ان دس سوالات کے جوابات بالتفصیل اپنے قلم سے عنایت فرما کر تسلی فرماویں۔

آپ کا رفیق پسروری

جواب (۵۳۳) الجواب بعون الوہاب (۱) صورت مسئولہ میں واضح باد کہ یہ حدیث سنداً مرسل و منقطع ہے۔

(۲) عروہؒ تابعی ہیں۔

(۳) امام بخاریؒ ثویبہ کا ذکر واقعہ کے طور پر اور رضاعت کی وجہ سے لائے کہ آپؐ کو ثویبہ نے بھی دودھ پلایا ہے۔

(۴) مناظرانہ طریق پر اس کا یہی جواب ہو سکتا ہے کہ اگر اس واقعہ سے مولود مروجہ ثابت ہوتا تو اس پر سب سے پہلے صحابہ عمل کرتے لیکن نہیں کیا - معلوم ہوا اس سے مولود کو جواز ثابت کرنا ہی سرے سے غلط ہے۔

(۵) قرآن پاک کی آیت وقدمنا الخ عام سب کافروں کے لئے ہے جس کا جواب فتح الباری میں حافظ ابن حجرؒ نے دیا ہے کہ یہ صرف خواب کا واقعہ ہے فَلَا حُجَّةَ فِيْهِ جو قابل حجت و دلیل نہیں۔ اور خواب بھی کافر کا ہے نہ کہ مسلمان کا - اس واقعہ سے صحابی و تابعی یا چاروں اماموں

میں سے کسی بھی امام و محدث نے یہ استدلال نہیں کیا اور نہ انہوں نے آپ کا مولود کیا نہ حکم دیا۔
(۶) فتح الباری میں ہے کہ ابولہب نے ثویبہ کو آپ کی پیدائش پر آزاد کیا تھا۔
(۷) فتح الباری میں ہے کہ ثویبہ کے اسلام میں اختلاف ہے۔
(۸) نبی علیہ السلام سے کہیں ثابت نہیں کہ ثویبہ مسلمان ہوگئی ہو۔
(۹) حدیث میں یہ لفظ نہیں کہ جنت سے پانی پلایا گیا ہو۔
(۱۰) ہاں ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش پر ابولہب نے ثویبہ کو اس وجہ سے آزاد کیا ہو کہ میرے بھائی کی نسل چلے اور بھتیجا ہونے پر خوشی کا اظہار لونڈی آزاد کر کے کیا ہو۔ ورنہ دیگر چچا ابوطالب وغیرہ بھی موجود تھے ان کو کیوں نہ پانی پلانے کی خوش خبری خواب وغیرہ کے ذریعہ سنائی گئی۔

نوٹ:۔ یہ ثویبہ کا واقعہ پ۲۱ کتاب النکاح باب امہاتکم اللاتی ارضعنکم میں ہے نہ کہ باب الحرۃ تحت العبد میں فقط

عبدالقہار غفر لہ معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۱
یکم ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

زانیہ کی لڑکی سے زانی کے نکاح کے متعلق سوال؟

سوال (۵۳۴) زید کے عرصہ چھ سات سال سے ہندہ کے ساتھ ناجائز مراسم ہیں زید متعدد احباب کے سامنے کئی بار مقر بھی ہوا ہے اور ویسے بھی یہ خبر ہر خاص و عام میں درجہ شہرت تک پہنچ چکی ہے۔ اب ہندہ کی ایک بالغ لڑکی کا جو ان تعلقات سے پہلے تولد ہو چکی تھی زید کے ساتھ نکاح کر دیا جاتا ہے۔ آیا یہ نکاح شرعی نقطہ نگاہ سے درست ہے؟ اگر نہیں تو کیا نکاح خواں یا شاہدین کے نکاح پر کوئی اثر پڑتا ہے جب کہ اس واقعہ کے پورے واقف بھی ہوں۔ اگر نہیں تو جو شرعی تعزیر ہو بیان فرماویں اور کیا اس نکاح خواں کی اقتداء میں نماز درست ہے؟

مکتبہ عزیزیہ ضلع منٹگمری

جواب (۵۳۴) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ زید نے جو ہندہ سے زنا کیا ہے۔ اگر وہ کنوارہ ہے تو اس کو شرعاً سو کوڑے لگائے جائیں اور آئندہ کے لئے صدق دل سے تائب ہو۔ نیز ہندہ کی لڑکی سے زید کا نکاح جائز ہے لقول النبی علیہ السلام لَا یُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ (ابن ماجہ شریف) یعنی کسی فعل حرام کے ارتکاب سے فعل حلال حرام نہیں ہو سکتا فقط۔

عبدالقہار غفر لہ معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث رسٹرڈ کراچی ۵ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

جنت و دوزخ کے کیا کیا نام ہیں؟

سوال (۵۳۵) "ساتوں جنتوں کے کیا نام ہیں؟
(۲) ساتوں جہنموں کے نام کیا ہیں؟۔
(۳) سارے قرآن میں کتنے اور کن کن انبیاء کرام کے نام آئے ہیں۔ براہ مہربانی جواب بہت جلد عنایت فرماویں۔

(شیخ) محمد یوسف متعلم مدرسہ دار السلام کراچی

جواب (۵۳۵) الجواب بعون الوہاب (۱) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ جنت کے گیارہ نام ہیں۔ (۱) جنت (۲) دار السلام (۳) دار الخلد (۴) دار المقامہ (۵) جنت الماوی (۶) عدن (۷) دار الحیوان (۸) فردوس (۹) جنت النعیم (۱۰) مقام امین (۱۱) مقعد صدق۔

(۲) اور دوزخ کے نام یہ ہیں (۱) جہنم (۲) جحیم (۳) سعیر (۴) سقر (۵) لظی (۶) ہاویہ (۷) حطمہ۔

(۳) قرآن مجید میں صرف ۲۵ پیغمبروں کا مشہور نام ہے (۱) آدمؑ (۲) نوحؑ (۳) شعیبؑ (۴) ابراہیمؑ (۵) اسحاقؑ (۶) یعقوبؑ (۷) اسمٰعیلؑ (۸) داؤدؑ (۹) سلیمانؑ (۱۰) ایوبؑ (۱۱) یوسفؑ (۱۲) موسیٰؑ (۱۳) ہارونؑ (۱۴) زکریاؑ (۱۵) یحییٰؑ (۱۶) عیسیٰؑ (۱۷) الیاسؑ (۱۸) الیسعؑ (۱۹) یونسؑ (۲۰) لوطؑ (۲۱) ہودؑ (۲۲) صالحؑ (۲۳) لقمانؑ (۲۴) ادریسؑ (۲۵) محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مادر زاد نامرد ثابت ہونے پر لڑکی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں

سوال (۵۳۶) کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح نابالغی کی عمر میں ایک لڑکے سے کر دیا تھا۔ بعد میں جب لڑکا اور لڑکی دونوں بالغ ہوئے تو میں نے شادی کر دی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ لڑکا تو ماں کے پیٹ سے ہی کھدڑا پیدا ہوا ہے اور ابتک کھدڑا ہی ہے۔ وہ عورت کے قابل نہیں ہے۔ چیرمین نے بھی فیصلہ میں کھدڑ لکھا ہے اور اس کے بعد عدالت میں کیس پہنچا وہاں بھی کھدڑا تصور کیا گیا۔ اب میں ازروئے شریعت لڑکی کا دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ براہ مہربانی اللہ اور اللہ کے رسول کی شریعت کے مطابق مجھے اجازت دیں کہ میں اب دوسری جگہ لڑکی کا نکاح کر سکتا ہوں یا نہیں کیونکہ یہ لڑکا کھدڑا ہے، عورت کے قابل نہیں ہے۔ واضح رہے کہ لڑکا نہ طلاق دیتا ہے اور نہ ہی خرچ۔ علاج عرصہ دو یا ڈھائی سال برابر رہا ہے لیکن پھر بھی لڑکا ناکارہ رہا ہے یعنی نامرد ہے۔

عبد الحکیم۔ سکھر سندھ

جواب (۵۳۶) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ جب کہ لڑکا باوجود علاج بسیار کے بھی نامرد ہے، عورت کے قابل نہیں جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے اور پھر یہ کہ لڑکا طلاق بھی نہیں دیتا تو ایسی صورت میں لڑکی مذکورہ کا پہلا نکاح فسخ کرا کر دوسری جگہ کیا جا سکتا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کرام کے فتوے سے ثابت ہوتا ہے۔ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ يُؤَجِّلُ الْعِنِّيْنَ سَنَةً فَإِنْ وَصَلَ إِلَيْهَا وَإِلَّا فَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَمِنْ طَرِيْقِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ عُمَرَ كَتَبَ إِلَى شُرَيْحٍ أَنْ يُؤَجِّلَ الْعِنِّيْنَ سَنَةً مِنْ يَوْمٍ يَرْفَعُ إِلَيْهِ فَإِنِ اسْتَطَاعَهَا وَإِلَّا خَيَّرَهَا۔ زاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۲۳۴ و فتاویٰ نذیریہ جلد دوم صفحہ ۱۶۲ فقط۔

عبد القہار غفرلہ معاون نائب مفتی دار الافتاء جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۱

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

عورتوں کی نماز، تائب سے نفرت کرنے اور والدہ کو گالیاں دینے والے کے متعلق سوالات

سوال (۵۳۷) معلوم یہ کرنا ہے کہ عورتیں کس طریقہ سے نماز ادا کریں جو کہ درست ہو

(۱) عورتیں اپنے جسم کا کونسا حصہ کھلا رکھ سکتی ہیں اور کہاں تک ڈھانکنا ضروری ہے

(۲) نیت میں ہاتھ کہاں باندھے جائیں؟

(۳) عورتوں کے رکوع کے طریقے مردوں کی طرح ہیں یا اور کوئی؟

(۴) عورتوں کا سجدہ مردوں کی طرح ہے یا اور کسی طرح؟

(۵) اور ان کے بیٹھنے کی صورت مردوں کی طرح ہے یا الگ طریقہ ہے؟

(۶) زید نے کسی کے ساتھ زنا کیا اور ساتھ وہ اپنے اس فعل کو برا بھی جانتا ہے اور خدا سے توبہ بھی کرتا ہے اور لوگوں کے اطمینان کے لئے ان کے سامنے بھی توبہ کرتا ہے لیکن پھر بھی اس کے گھر کے لوگ بھائی وغیرہ اس سے نفرت کرتے ہیں۔ کیا اس طرح زید کی توبہ عند اللہ قبول ہے۔

(۷) بکر نامی اپنی ماں جو کہ اللہ و رسول کو مانتی ہے۔ اُن پر اس کا ایمان ہے لیکن بکر اپنی ماں کو بُری گالیاں ماں بہن کی دیتا ہے تو کیا بکر مجرم ہے؟

عبد الرحمن عرف منا

جواب (۵۳۷) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ کے جوابات مفصل و مدلل کتاب "ہدایۃ النبی" میں ملاحظہ فرماویں۔

(۶) زید اگر کنوارہ ہے تو سو درے اس کو لگائے جائیں اور وہ اس سزا کو بخوشی منظور کرے تو آئندہ زید کو برا بھلا نہ کہا جائے اور اس کی یہ توبہ بھی صحیح ہے۔

(۷) والدین کو گالیاں دینے والا سخت مجرم ہے۔ قرآن مجید میں والدین کو اُف کرنے یعنی سختی سے کلام کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ بکر کو چاہیئے آئندہ گالی گلوچ سے توبہ کرے فقط۔ عبدالقہار غفرلہٗ معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۱۲

۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

کیا مغویہ سے زبردستی نکاح کرنا درست ہے

سوال (۵۳۸) ایک مغویہ کا نکاح زبردستی کر لیا گیا ہو اور مغویہ والدین کو دستیاب ہو جائے اور وہ اپنے نکاح کو ناجائز بھی کہے تو شرعاً اس نکاح کی کیا پوزیشن ہے۔ جواب باصواب تحریر کر کے اخبار وی پی ارسال کر دیں۔

عزیز مارکیٹ۔ منٹگمری

جواب (۵۳۸) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ جو نکاح بغیر ولی راشد کیا جائے وہ باطل ہے۔ ایسا نکاح شرعاً نہیں ہوا۔ حدیث میں ہے لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْهِ یعنی ولی وشاہدین کے بغیر نکاح نہیں ہوتا فقط

عبدالقہار غفرلہٗ معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۱۲

۵ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

کیا کمسنی کی شادی کے بعد لڑکے سے پہلے لڑکی کے بالغ ہونے پر طلاق لی جا سکتی ہے

سوال (۵۳۹) زید اپنی لڑکی نابالغہ کا نکاح ایک نابالغ لڑکے سے کر دیتا ہے اور لڑکی اب بالغہ ہے اور لڑکا ابھی تک نابالغ ہے۔ لڑکی اور لڑکی کے والدین اب طلاق لینا چاہتے ہیں لہٰذا اس مسئلہ کو قرآن وحدیث کی روشنی میں حل کریں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

سائل گل محمد جنجوعہ۔ وریام ضلع جھنگ۔

جواب (۵۳۹) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ جس لڑکی کا نکاح حالت نابالغی میں کیا جائے اس کو شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ اس نکاح کو قائم رکھے یا فسخ کر دے کما یدل علیہ حدیث ابن عباس أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ابوداؤد)

ابو محمد عبدالقہار غفرلہٗ معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت اہلحدیث کراچی ۱

۱۵ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ

فجر کی سنت، مقلد کے پیچھے نماز، سنت اور عادی سنت میں فرق اور ڈاڑھی کے بارے میں سوالات

سوال (۵۴۰) (۱) فجر کی سنت فرض کے بعد پڑھنی چاہیئے یا نہیں اور کیوں؟

(۲) جامد تقلید کرنے والے کے پیچھے نماز پڑھنی کیسی ہے جب کہ قرآن وحدیث میں فاسد تاویل کرتے ہیں۔

(۳) نماز جمعہ یا نماز عیدین جامد مقلد کے پیچھے درست ہے یا اکیلا اچھا ہے؟

(۴) سنت اور عادتی سنت میں کیا فرق ہے اور کس طرح پہچانا جا سکتا ہے کہ یہ عادتی سنت ہے۔

(۵) جو نماز نبی علیہ السلام کی طرز پر نہ پڑھے وہ نماز درست ہے یا نہیں مثلاً فاتحہ خلف الامام کی مخالفت کرنا یا رفع الیدین نہ کرنا۔

(۶) ڈاڑھی منڈوانا کیسا ہے؟

(۷) اہلحدیث مسلک کی اردو میں کتابیں کہاں سے ملیں گی۔ اصول حدیث پر اردو میں اگر کوئی کتاب آپ کی نظر سے گذری ہو تو کتاب کا نام اور مصنف کا نام بھی لکھیں

بدر الدین معرفت حاجی ولی محمد چیلی میکر چارسدہ ضلع پشاور

جواب (۵۴۰) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱) فرضوں سے پہلے فجر کی سنتیں پڑھنی چاہئیں۔ اگر پہلے وقت نہ ملے تو بعد میں ادا کر سکتے ہیں (مشکوٰۃ)

(۲) ایسا مقلد جو جامد ہو، متعصب ہو اور قرآن وحدیث کی تاویل غلط کرتا ہو۔ حدیث رسول پر اپنے مذہب یا اقوال ائمہ کو ترجیح دے تو اس کے پیچھے نماز نہ ہوگی۔

(۳) اکیلا پڑھ لینا چاہئے۔

(۴) ہر سنت قابل اتباع ہے۔

(۵) نبی علیہ السلام کے طریقہ کے خلاف نماز پڑھنی درست نہیں۔

(۶) خلاف شریعت ہے۔ نبیؐ کی نافرمانی ہے۔ ڈاڑھی منڈھا فاسق فاجر ہے۔

(۷) مسلک اہلحدیث کی اکثر کتب آپ کو مکتبہ سعودیہ۔ حدیث منزل کراچی نمبر ۱ سے مل سکتی ہیں، وہاں سے فہرست کتب منگا کر انتخاب فرمالیں فقط۔

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث کراچی نمبر ۱

۲۳ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

طلاق ثلاثہ کے متعلق سوال

سوال (۵۴۱) منکہ اعظم ولد عنایت نے ان الفاظ میں طلاق دیدی ہے کہ چونکہ مسماۃ مریم دختر سلطان آباد نہیں ہوتی ہے اور ہر وقت خانگی تنازعات بڑھتے جا رہے ہیں باوجود نصیحت کے باز نہیں آتی ہے اس لئے میں آج ۱/۱۲ ۶۱ کو بہوش وحواس خمسہ بلاجبر واکراہ دیگرے اپنی رضامندی سے مسماۃ مریم زوجہ ام کو طلاق بائن دیتا ہوں یعنی تین طلاق دیتا ہوں۔ آج کی تاریخ سے مسماۃ مذکورہ مجھ پر بطور زوجہ منکوحہ از روئے شرع شریف حرام ہوگئی ہے اور اس سے میرا اب کسی قسم کا تعلق وابستہ نہیں رہا ہے۔ زر مہر مبلغ پچیس ۲۵/ روپے نصف جس کے بارہ روپے پچاس پیسے ۱۲/۵۰ ہوتے ہیں سکہ رائج الوقت مسماۃ مذکورہ کو ادا کر دیا ہے۔ اب مسماۃ مذکورہ کو پورا پورا اختیار ہے کہ بعد انقضائے عدت جس شخص سے چاہے نکاح کرلے مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔ لہٰذا یہ طلاق نامہ بحق مسماۃ مریم کو لکھدیا ہے اور سپرد مسماۃ کردیا ہے تا سند رہے اور وقت ضرورت کام آئے۔ گواہ شد مستری سراج الدین ولد محمد الدین تلمبہ ضلع ملتان۔ گواہ شد احمد بخش ولد میاں رانا جنگل ڈیرہ والا شمالی ضلع ملتان العبد اعظم ولد عنایت۔

جب کہ تحریر سے بوقت واحد تین طلاق لکھدی گئیں ہیں تو آیا شریعت کی رو سے دوبارہ اس مطلقہ عورت سے اس کا شوہر نکاح کرنا چاہتا ہے تو جواز کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟ بمع دلائل تحریر فرمائیں عین نوازش ہوگی فقط۔

قاری تاج محمد مدرسہ امجدیہ عبدالحکیم ضلع ملتان ۲۳ ۹/۶۲

جواب (۵۴۱) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ شرعاً مجلس واحدہ کی تین طلاقیں ایک طلاق کے حکم میں ہیں۔ حدیث مسلم میں ہے کَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً۔ لہٰذا زید مسمی اعظم قبل از انقضاء عدت ہندہ مسماۃ مریم سے رجوع کرسکتا ہے لقولہ تعالیٰ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْا اِصْلَاحًا۔ اور اگر عدت گزر چکی ہے تو ہندہ مذکورہ کو بتجدید نکاح اپنے گھر لاسکتا ہے فقط

ابو عمار عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی دار الافتاء جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۱۰

۲۶ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

حقہ نوش مقلد کے پیچھے نماز، کسی معاملہ میں جھوٹ بولنے اور تبدیلی نام کی بابت سوالات

سوال (۵۴۲) (۱) کیا حقہ پینے والا امام بن سکتا ہے یعنی امامت کراسکتا ہے؟

(۲) دیوبندی کے پیچھے ہماری نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟
(۳) اگر دین کے معاملہ میں جھوٹ بولنا پڑ جائے تو بول سکتا ہے؟
(۴) میرا نام ابن علی ہے۔ اس کے سوائے کوئی نام چن کر رکھدیں۔
ابن علی شاہ معرفت عبد الرحمن ٹیلر ماسٹر راجن پور صدر بازار ڈیرہ غازیخان

جواب (۵۴۲) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ:۔
(۱) حدیث شریف میں ہے اِجْعَلُوا اَئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ تمہارے امام بہترین ہونے چاہئیں حقہ پینے والے مستقل امام نہیں بن سکتے۔
(۲) اہل تقلید چونکہ رکوع سجود شریعت کے مطابق نہیں کرتے۔ نماز بھی غیر وقت میں پڑھتے ہیں اور فاتحہ خلف الامام کے بھی قائل نہیں لہٰذا تم وقت ہو جانے پر ارکان نماز کی ادائیگی کے ساتھ خود جماعت کر کے پڑھ لیا کرو۔
(۳) اس سوال کا جواب تفسیر ستاری پارہ اول میں ملاحظہ کریں۔
(۴) آپ اپنا نام حسن یا عبد اللہ رکھ لیں۔ یہ بہتر ہے فقط
عبد القہار غفرلہ معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث

عدت گزر جانے پر رجوع ہو سکتا ہے یا نہیں؟

سوال (۵۴۳) زید اور ہندہ کی شادی ہوئی تھی۔ ایک عرصہ تک آپس میں خوش و خرم رہے۔ بعدہ کچھ ناسمجھی کی بنا پر آپس میں تفرقہ پڑ گیا اور زید نے ہندہ کو طلاق دیدی۔ طلاق دیئے ہوئے بھی تقریباً سات آٹھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے اور دونوں اپنے اپنے گھر رہے اب زید و ہندہ پھر چاہتے ہیں کہ آپس میں مل کر پھر گھر بسالیں۔ لہٰذا شرع شریف کا کیا حکم ہے؟ اللہ جزا دے۔
سائل رحیم بخش ولد نواز رتن تالاب روڈ ۲ کراچی

جواب (۵۴۳) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ جب کہ زید اور ہندہ اپنا گھر آباد کرنا چاہتے ہیں اور آپس میں صلح کی غرض سے ایک دوسرے کے حقوق کی نگہداشت کریں گے تو شرعاً رجوع ہو سکتا ہے۔ چونکہ یہ رجوع بعد انقضاء عدت ہو رہا ہے لہٰذا تجدید نکاح زید اپنی زوجہ ہندہ کو اپنے گھر لا سکتا ہے۔ لقولہ تعالیٰ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا فقط
عبد القہار غفرلہ معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث
یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۸۲ھ

بھولی ہوئی نماز کب ادا کرے؟ کیا مقتدی بھی بلا عذر امام معذور کے ہمراہ وقت سے پہلے نماز ادا کر سکتے ہیں؟

سوال (۵۴۴)[1] ایک شخص نے عشاء کی نماز بھول کر چھوڑ دی اور سو گیا۔ بعد میں آدھی رات یا کم و بیش اسے جاگ آئی اور وہ سوچنے لگا کہ میں نے نماز عشاء پڑھی ہے یا نہیں؟ آخر پھر سو گیا۔ فجر کے وقت آنکھ کھلی اور آ کر فجر کی نماز پڑھ لی۔ اب سوال یہ ہے کہ عشاء کی نماز کب پڑھے سورج سے قبل یا بعد؟

(۲) ایک پیش امام مغرب کی نماز جماعت کرا کر فارغ ہو کر کہتا ہے کہ میری طبیعت علیل ہے بیماری کی وجہ سے میں عشاء کی نماز ابھی جمع کر کے پڑھتا ہوں تم مقتدی میرا انتظار نہ کرنا آخر اس امام نے خود اپنی جماعت کرائی اور عشاء کی نماز پڑھی۔ جماعت ہوتی دیکھ کر مقتدیوں میں سے بھی لوگوں نے بھی عشاء کی جماعت ہی کے ساتھ نماز پڑھ لی۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ مقتدی نماز عشاء وقت سے پہلے پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

فضل الرحمن چک ۲۰ ایم بی ضلع سرگودھا

جواب (۵۴۴) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱) پہلے عشاء کی نماز پڑھتا پھر فجر کی کیونکہ حدیث میں ہے مَنْ نَامَ اَوْ نَسِیَ فَلْیُصَلِّ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَوْ ذَکَرَ اَوْ کَمَا قَالَ۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ غلطی سے فجر کی نماز پڑھ لینے کے بعد مسئلہ معلوم کر رہا ہے لہٰذا اسکو سورج نکلنے سے پہلے ہی عشاء کی نماز پڑھ لینی چاہیے۔ اور اگر سورج بھی نکل گیا ہے تب بھی ادا کرے چھوڑے نہیں۔

(۲) جو بیمار ہے وہ نماز جمع کر سکتا ہے اور جو بیمار نہیں اُن کو جمع کرنے کی کیا ضرورت! وہ اپنے وقت پر پڑھیں فقط عبدالقہار غفرلہ

سوال بابت طلاق ثلاثہ

سوال (۵۴۵) واضح ہو کہ سائل نے اپنی زوجہ کو ایک وقت میں تین طلاقیں دی ہیں۔ اب رجوع ہو سکتا ہے یا نہیں؟

ضیاء الحسن معرفت پہلوان ہوٹل والے۔ لائلپور

جواب (۵۴۵) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً مجلس واحدہ کی تین طلاقیں ایک کے حکم میں ہیں۔ اگر مطلقہ کی عدت گزر چکی ہے تو بتجدید نکاح رجوع جائز و درست ہے۔ شرعاً کوئی قباحت نہیں ——— عبدالقہار غفرلہ ۷ جمادی الاولیٰ

گذشتہ سالوں کی زکوٰۃ ونماز کی بابت سوال!

سوال (۵۴۶) (۱) ایک شخص جس نے دس سال سے کوئی زکوٰۃ ادا نہیں کی اور وہ اس پر فرض تھی۔ اب وہ نادم وتائب ہوکر آئندہ زکوٰۃ دینے کی نیت وارادہ کرتا ہے تو کیا اس کو گذشتہ دس سال کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے یا جب سے وہ ادائیگی کی نیت کرتا ہے زکوٰۃ کی ادائیگی اسی سال سے شروع کرے۔

نیز ایک شخص نے چالیس سال کی عمر تک نماز ادا نہیں کی اور وہ مسلمان تھا۔ اب وہ نادم ہے اور پابندی سے نماز ادا کرتا ہے تو کیا وہ اپنی سابقہ نمازیں یعنی (قضاء عمری) کو ادا کرے یا صرف آئندہ پابندی کرے۔

احقر العباد سائل حکیم ضیاء الدین محمود نواب صاحب مانگرول کراچی ؁

جواب (۵۴۶) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہوکہ:۔
(۱) زکوٰۃ اسلام کے فرائض میں سے ایک فریضہ ہے۔ اس کا تارک شرعاً مسلمان نہیں۔ حدیث میں ہے مَنْ لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوۃَ مَالِہٖ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ ایک روایت میں ہے فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ یعنی زکوٰۃ نہ دینے والے کی نہ نماز قبول اور نہ وہ عنداللہ مسلمان۔ ہاں جب کہ وہ آئندہ کے لئے تائب ہوگیا تو آئندہ پابندی سے نماز وزکوٰۃ ادا کرتا رہے اگر اتنا مال (استطاعت) ہے اور زکوٰۃ ادا کرسکتا ہے تو گذشتہ سالوں کی ادا کردے ورنہ آئندہ تائب ہوکر پابندی کرے۔ (۲) شرعاً تارک صلوٰۃ خارج از اسلام ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ یعنی نماز قائم کرو اور مشرکین میں سے نہ ہو۔ حدیث میں ہے عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَالْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ (مسلم ج۲ ص۶۱) حضرت عمرؓ کا فتویٰ ہے لَاحَظَّ فِی الْاِسْلَامِ لِمَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ (کتاب الصلوٰۃ لابن القیم)

جب کہ قرآن مجید وحدیث شریف اور آثار صحابہؓ سے ثابت ہوگیا کہ بے نماز شرعاً مسلمان نہیں۔ اب جب کہ زید ترک نماز سے تائب ہوتا ہے اور آئندہ کے لئے پابندی صلوٰۃ کا مقر ہوکر ادائیگی نماز شروع کردی تو قرآن مجید کا فیصلہ ہے مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ (سورۃ الفرقان رکوع ۶) اور حدیث شریف میں ہے اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ یعنی جو سچے دل سے توبہ کرکے آئندہ کے لئے نیک اعمال کا وعدہ کرے تو سابقہ تمام گناہ معاف ہی نہیں بلکہ گناہ نیکیوں سے بدل دیئے جاتے ہیں کیونکہ اللہ غفور رحیم ہے قرآن وحدیث سے ثابت ہوا کہ توبہ سے سابقہ غلطی معاف ہے۔ پھر اب اس کی

ادائیگی کا سوال نہیں پیدا ہوتا اور نہ قرآن وحدیث وآثار صحابہؓ اور ائمہ عظام ومحدثین تک سے یہ ثابت ہے کہ کسی نے قضائے عمری کا حکم صادر فرمایا ہو۔ بس قضائے عمری ایک بے ثبوت چیز ہے اور شرعاً بدعت ہے فقط۔

عبدالقہار غفرلہ۔ ۴ رجمادی الاولیٰ ۱۳۸۲ھ

بدخصائل امام (خطیب) کی بابت سوال

سوال (۵۴۷) (۱) اگر ایک امام (خطیب) جھوٹ بولے، غیبت کرے، دو مسلمانوں کو لڑانے کے لئے منافقت کرے اور مسجد کے چندہ میں بددیانتی کرے، قربانی کی کھالیں ہضم کرے جو مسجد کے لئے دی گئی ہوں۔ مسجد کی رقم سے طلباء کو انعام دینے کے دوران اپنے رشتہ دار غیر مستحق کو بھی غلط انعام دے۔ مسجد کی کمائی ہوئی رقوم سے پوشاک لہو ولعب کرے اور کھائے پیئے، کیا ایسے امام کے پیچھے نماز جائز ہے؟

(۲) اگر نماز اس کے پیچھے جائز نہیں تو پاک کیسے ہو سکے گا کہ پھر نماز پڑھانے کے قابل ہو جائے۔

(۳) کیا ایسے اہلحدیث امام (خطیب) کے ہوتے ہوئے دیوبندی امام کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی حرج ہے؟

غلام نبی شکور۔ آزاد کشمیر۔

جواب (۵۴۷) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:

(۱) پیش امام کو یہ مذموم عادات جھوٹ، غیبت، منافقت وغیرہ چھوڑنی چاہیے اگر نہ چھوڑے اور اس سے کوئی بہتر امام اور مل جائے تو اس کو امامت کے لئے مقرر کرنا چاہیئے۔

(۲) توبہ کرنے سے پاک ہو جائے گا جبکہ آئندہ ایسی بدعات ترک کر دے۔

(۳) اہلحدیث ہی امام رہنے دیا جائے اور اس سے یہ بدعادات چھڑائی جائیں کیونکہ حدیث شریف میں ہے اِجْعَلُوا اَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ تمہارے پیش امام بہتر ہونے چاہئیں فقط

عبدالقہار غفرلہ۔ ۱۳ رجمادی الاولیٰ ۱۳۸۲ھ

مغنیہ طوائف کے بارے میں سوال

سوال (۵۴۸) ایک طوائف جو گانے بجانے اور زنا کا پیشہ اختیار کئے ہوئے ہے وہ سچے دل سے صرف زنا سے توبہ کر کے آئندہ کے لئے زنا نہ کرنے کا تو اقرار کرے مگر

گانے بجانے کا کاروبار نہ چھوڑے تو ایسی صورت میں شرع شریف کا کیا حکم ہے اس سے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

سائل محمد اشفاق اے ایم ۶/۱ کراچی ۱۰

جواب (۵۴۸) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ گانا بجانا بھی مقدمات و موجب زنا ہے لہٰذا جب تک ان جملہ فواحشات سے تائب نہ ہو تب تک ایک متقی مسلمان کو اس سے نکاح کرنا جائز نہیں لقولہ تعالیٰ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَ الْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ الخ فقط

عبدالقہار غفرلہ — ۱۳ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۸۲ھ

بنیّتِ صحیح جاندار کی تصاویر بنانا کیسا ہے

سوال (۵۴۹) انسان اور جانوروں کی تصویریں بنانا شرعاً کیسا ہے جب کہ نیت صحیح ہو۔ اگر انسان یا جانور کی تصویر آدھی بنائی جائے یعنی مکمل نہ بنائی جائے تو کیا جائز ہے؟

اعیان احمد صبحی خریدار صحیفہ اہلحدیث

جواب (۵۴۹) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً جاندار چیز کی تصویر بنانا قطعاً حرام اور موجب نار ہے خواہ انسان کی ہو یا جانوروں میں سے کسی جانور کی ہو — حدیث شریف میں ہے اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ یعنی سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا اور اللہ فرمائے گا، اَحْیُوْا مَا خَلَقْتُمْ یعنی آج جان ڈال کر دکھاؤ جن کی دنیا میں تم نے تصویریں بنا کر خدا کی نقل اتار کر خدائی دعویٰ کیا۔ تصاویر بنانا گویا در پردہ خدائی دعویٰ کرنا ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ ۱۶ ر جمادی الاولیٰ

کیا نیچ قوم عورتوں سے مسلمان عورتوں کو پردہ کرایا جائے

سوال (۵۵۰) کیا نیچ قوم عورتوں سے مسلمان عورتوں کو پردہ کرانا چاہیے وغیرہ وغیرہ۔

ایم عبدالرشید چشتی - حیدرآباد سندھ

جواب (۵۵۰) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ فاحشہ بدکار عورتوں سے بیشک ایماندار عورتوں کو پردہ کرنا مناسب ہے۔ اس میں قومیت کا کوئی لحاظ نہیں خواہ نیچ قوم کی ہوں یا اونچی قوم کی ہوں ہر بے دین بدکار عورت سے ایماندار عورت کو مجتنب رہنا چاہیے

عبدالقہار غفرلہ ۱۷ ر جمادی الاولیٰ ۱۳۸۲ھ

جمعہ اور پنجوقتہ نمازوں کے بعد سلام پڑھنا اور حضور کو حاضر سمجھنا کیسا ہے

سوال (۵۵۱) کچھ لوگ مساجد کے اندر بعد جمعہ یا پنجوقتہ نمازوں کے بعد مروجہ محفل میلاد کی طرح سلام گا گا کر اس طرح بلند آواز سے پڑھتے ہیں کہ جس سے نمازیوں، یا تلاوت کرنے والوں کی عبادت میں خلل پڑتا ہے۔ یہ نیا طریقہ از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں؟

نیز بعض اہل بدعت کی طرح یہ امر بھی پیش نظر ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت موجود ہوتے ہیں۔ اس کے متعلق بھی شریعت کا کیا حکم ہے۔ جواب مُدلل بالتفصیل درکار ہے۔

(حافظ محمد صاحب، مدرسہ مدینۃ العلوم لیاقت روڈ۔ ٹنڈو آدم ضلع سانگھڑ سندھ)

جواب (۵۵۱) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ شرعاً بہ ہیئت مذکورۂ بالا (سوال) درود و سلام پڑھنا نہ عہد نبوی سے ثابت ہے اور نہ عہد صحابہؓ و تابعین وغیرہم سے۔ صحیحین میں بروایت عائشہ رضؓ مروی ہے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنی جو کام ہمارے اس دین میں نیا نکالا جائے کار ثواب سمجھ کر ایجاد کیا جائے جس کا ثبوت قرآن و حدیث میں نہ ہو وہ مردود و ناقابل قبول ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری ہے لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ نیز فرمایا مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا الخ۔

بس درود و سلام اسی طریقہ پر مقبول و معتبر ہے جو نبی علیہ السلام و صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ اسی طرح نبی علیہ السلام کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھنا شرعاً غلط اور باطل ہے۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِکَةً سَیَّاحِیْنَ الخ یعنی اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے درود و سلام پہنچانے کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اگر آپؐ کو حاضر و ناظر مان لیا جائے تو یہ قانون الٰہی نعوذ باللہ باطل ٹھیرتا ہے۔

عبد القہار غفرلہ۔ ۱۹ر جمادی الاولیٰ ۱۳۸۳ھ

مسبوق کی اقتدا، جمعہ سے پہلے مسنون رکعات کی تعداد اور پاؤں کے سست ہو جانے کے بارے میں سوالات

سوال (۵۵۲) (۱) اگر مسبوق کی اقتدا کی جائے تو ظہر سے عصر تک یہ سلسلہ جاری رہیگا اگر فرداً فرداً نماز پڑھ لی جائے تو کیا درست ہے؟

(۲) قبل جمعہ کتنی رکعات سنت ہیں؟

(۳) فقہ محمدیہ حصہ سوم ص۵۶ پاؤں سست ہو جانے کے بیان میں بحوالہ حصن حصین، (ابن سنی) ابن عباس رضی کا موقوف قول نقل کیا ہے کہ جس کے پاؤں سست ہو جائے وہ حضرت کو یاد کرے، کیا یہ ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب (۵۵۲) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ:۔

(۱) جو لوگ تاخیر سے نماز کے لئے آتے ہیں ان کو منع کرنا چاہیے تاکہ وقت پر نماز ادا کریں باقی مسبوق کی امامت کے قائم عامل کے لئے فرداً فرداً نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ البتہ جماعت سے نماز پڑھنا افضل ہے۔

(۲) قبل جمعہ کم از کم دو رکعت سنت ہے، زیادہ جتنی توفیق ہو۔

(۳) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کرنے سے مراد آپ پر درود پڑھنا ہے۔ چونکہ حدیث میں ہے، درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل کرتا ہے۔ اس لحاظ سے یہ قول ابن عباسؓ ٹھیک اور صحیح ہے اور ورنہ دیگر مسنون ہو نہ مروجہ مخترعہ فقط۔

عبدالقہار عفی عنہ ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۲ھ ہجری

حج کی رقم فی سبیل اللہ خرچنے اور نصاب زکوٰۃ کی بابت سوال

سوال (۵۵۳) (۱) ایک شخص کا انتقال ہو گیا ہے اس کی ایک بیوی ہے اور ایک بیوہ بیٹی ہے۔ اس نے حج کے لئے رقم جمع کرائی تھی لیکن قرعہ اندازی میں نام نہیں نکلا۔ کیا اس رقم کو فی سبیل اللہ خرچ کر سکتے ہیں؟

(۲) سونے کے زیورات کی زکوٰۃ کتنے تولے پر ہے اور چاندی کی کتنے پر ہے۔ اور اگر ایک چیز کم ہو تو کیا دونوں ملا کر زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

خوشی محمد بشیر احمد۔ ہارون آباد۔

جواب (۵۵۳) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ:۔

(۱) اگر مرنے والا پہلے اپنا فرض حج ادا کر چکا ہے اور ورثاء کے لئے اس کی دیگر ملکیت کفایت کرے اور ورثاء بھی بخوشی اجازت دیں تو فی سبیل اللہ خرچ کیا جا سکتا ہے یا گھر میں بیوی وغیرہ پر استعمال ہو سکتا ہے ورنہ پہلے اس کا فرض حج بدل اس کی رقم سے کرایا جائے۔ پھر جو بچے وہ فی سبیل اللہ دیا جائے۔

(۲) سونے کی زکوٰۃ ساڑھے روپے کی قیمت پر ایک روپیہ آٹھ آنے ہے اور یہیں سے زکوٰۃ کا نصاب شروع ہوتا ہے اور چاندی پچاس روپے پر ایک روپیہ چار آنے زکوٰۃ ہے اور اسکا حساب زکوٰۃ یہیں سے ہے۔ اگر ایک جنس کم ہو تو دوسری جنس ملا کر زکوٰۃ کے نصاب

کو پہنچ کر زکوٰۃ نکالی جاسکتی ہے۔ مفصل دلائل ہمارے ہاں کے مطبوعہ ہفت پاروں کے حواشی میں ملاحظہ ہوں فقط۔ عبدالقہار غفرلہ ۲۹ رجمادی الاولیٰ

سوتیلی والدہ سے اور ماموں کا بھانجی سے نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

سوال (۵۵۴) (۱) ایک شخص کی دو بیویاں ہیں پہلی بیوی سے ایک لڑکی ہے جسکی شادی کی ہوئی ہے۔ لڑکی کا باپ فوت ہوچکا ہے کیا لڑکی کا خاوند یعنی اپنی سوتیلی والدہ سے شادی کرسکتا ہے؟

(۲) ایک شخص کی دو بیویاں ہیں پہلی بیوی سے ایک لڑکی پیدا ہوتی ہے جس کی شادی کیگئی اور اس کے بطن سے بھی لڑکی پیدا ہوئی جو پہلی بیوی کی نواسی کہلائی۔ اور دوسری بیوی سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ اب پہلی بیوی کی نواسی اور دوسری بیوی کا لڑکا ان دونوں کا نکاح ہوسکتا ہے؟

چوہدری حمید اللہ بھٹی معرفت محمد یعقوب خیرپور میر (سندھ)

جواب (۵۵۴) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ:۔

(۱) ہر دو صورتوں میں شادی نہیں ہوسکتی کیونکہ والدہ سوتیلی ہو یا سگی ہرگز والدہ سے نکاح جائز نہیں لقولہ تعالیٰ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ الخ

(۲) یہ سوتیلے ماموں بھانجی ہوئے .... لہٰذا ماموں بھانجی کا نکاح بھی حرام ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ ۲۹ رجمادی الاولیٰ ۱۳۸۲ھ

سوال بابت ورثہ

سوال (۵۵۵) کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا انتقال ہوگیا ہے اور اس کا کوئی شرعی وارث حیات نہیں ہے صرف دو بھائی پیچھے چھوڑے ہیں۔ اس صورت میں زید کا ترکہ کس طرح تقسیم کیا جاوے۔ بینوا توجروا۔

سائلان محمد سمٰعیل ومحمد تقی برادران مرحوم حال برنس روڈ کراچی

جواب (۵۵۵) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ زید کا جبکہ کوئی شرعی وارث نہیں تو زید کے ترکہ کے حقدار دونوں بھائی ہیں۔ قرآن مجید میں عورت فوت شدہ کے بھائی کو جب کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو یعنی کلالہ ہو تو سارا ترکہ بھائی کو دلایا ہے وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ لہٰذا بنابریں زید کا کل ترکہ بھائیوں ہی کا ہے۔ بعد ادائے قرض یا جائز وصیت کے کیونکہ زید کلالہ ہے (ابن کثیر) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث کراچی نمبر ۱

۵ رجمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

بیع سلم کے متعلق سوالات

سوال (۵۵۶) (۱) بیع سلم کی کیا تعریف ہے؟ کن کن جنسوں میں جائز ہے اور کن کن میں جائز نہیں یا سب میں جائز ہے۔

(۲) بعض بیوپاری لوگ خصوصاً کپاس کے خریدار زمینداروں کو نرخ مقرر کرکے پیشگی روپے دیدیتے ہیں۔ بعد میں فصل آنے پر کپاس لیتے ہیں، کیا جائز ہے یا نہیں؟

(۳) بعض دکاندار نہ زمیندار ہیں نہ کاشتکار ہیں۔ محض امید پر کہ جنس یا کپاس فصل کے موقع پر دکان پر آتی رہے گی کسی بڑے دکاندار یا کارخانہ دار سے بیع سلم کر لیتے ہیں۔ کیا یہ بھی جائز ہے یا نہیں۔

(۴) ایک حدیث میں صراحتاً ممانعت آئی ہے خصوصاً تمر کے لفظ سے بیع سلم ناجائز ہے، اور ایک اور حدیث میں بھی ممانعت ہے لہٰذا ان کے متعلق مفصل طور سے سمجھادیں۔

(مولوی) عبدالقادر (صاحب) سرائے سدو ضلع ملتان

جواب (۵۵۶) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ

(۱) بیع سلم تمام جنسوں میں جائز ہے خواہ وزنی ہو یا کیلی جیسا کہ حدیث میں ہے فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ۔

(۲) وقت و وزن مقررہ پر مال دینے کے وعدہ پر پیشگی رقم وصول کرنے کو بیع سلم کہتے ہیں اور یہ جائز ہے

(۳) ہاں یہ بھی جائز ہے جیسا کہ حدیث میں ہے يُسْلِفُونَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ أَلَهُمْ حَرْثٌ أَمْ لَا۔

(۴) ممانعت معین باغ یا درخت سے ہے جیسا کہ فتح الباری میں ہے نَقَلَ ابْنُ الْمُنْذِرِ اتِّفَاقَ الْأَكْثَرِ عَلَى مَنْعِ السَّلَمِ فِي بُسْتَانٍ مُعَيَّنٍ لِأَنَّهُ غَرَرٌ الخ بس تطبیق احادیث میں یہی ہے کہ ممانعت تمر وغیرہ جو ہے وہ جب کہ کوئی کسی درخت وغیرہ کو معین کرے کہ اس درخت سے لوں گا۔ اور اگر اتفاق سے اس سال اس درخت میں پھل ہوا ہی نہیں۔ اب لینے والا کہتا ہے کہ آئندہ سال لوں گا، تو یہ بیع سلم ٹھیک نہیں ورنہ سب جائز و درست ہے — نیز بیع سلم کو بیع الحوت فی الماء پر قیاس کرنا ٹھیک نہیں کیونکہ پانی میں رہتے ہوئے وزن و کیل معلوم نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر پانی سے نکال کر فروخت کرے تو جائز ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث

۸ رجمادی الثانی ۸۲ھ

قراۃ خلف الامام اور رکعات وتر کی بابت سوالات

سوال (۵۵۷) (۱) طحاوی صفحہ ۱۲۸ ج اول بیان کتاب العدۃ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ دَاؤدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ عَبْدِ الْاَوَّلِ اَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْخَالِدِ ابْنُ حَیَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا

(۲) حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ الثَّوْرِیُّ عَنْ مُوْسٰی ابْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ قَالَ مَنْ کَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَأَةُ الْاِمَامِ قِرَأَةٌ لَهٗ

....

....

....

(۳) وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا پ ۹ رکوع ۱۳

....

....

اسی طرح اور بہت سے حوالے پیش کرتے ہیں، اس لئے آپ صاحبان مہربانی فرما کر ہمیں اس کے متعلق واضح فرمائیں اور کوئی ایسا فارمولا بتائیں کہ ہم کھرے اور کھوٹے میں تمیز کر سکیں۔

(۴) وتر کی کتنی رکعت صحیح حدیث میں ثابت ہے اور کس طریقے سے ادا ہوتی ہیں؟

(۵) کیا پشاور، راولپنڈی، لاہور وغیرہ میں بھی اہلحدیث کا کوئی مدرسہ ہے یا نہیں فقط

بدرالدین معرفت حاجی ولی محمد چپلی میکر بازار چارسدہ ڈاکخانہ خاص ضلع پشاور

جواب (۵۵۷) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ وتر ایک تین، پانچ رکعت پڑھنا صحیح اور جائز و درست ہے۔ تین، پانچ پڑھنے کی صورت میں درمیان قعدہ نہیں کرنا ہوگا بلکہ صرف آخری ایک ہی قعدہ کافی ہے۔

نیز فاتحہ خلف الامام کے متعلق تفسیر ستاری بنام تفسیر سورہ فاتحہ مکتبہ سعودیہ سے منگا کر مدلل ومفصل طور سے بحث پڑھ کر تسلی کر سکتے ہیں۔ قریب قریب آپ کے ہر سوال کے جوابات موجود ہیں۔ مختصر جواب یہ ہے کہ ان احادیث وغیرہ سے مراد ماسوا سورۃ فاتحہ کے ہے کیونکہ سورۃ فاتحہ کی تخصیص موجود ہے باقی لاہور وغیرہ میں اہلحدیث مدارس موجود ہیں فقط۔

عبدالقہار عفرلہ۔

۱۶ر جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

رضاعی بہن بھائی کے رشتہ کے متعلق سوال

سوال (۵۵۸) آدمی نے اپنی عورت سے لڑ کر اپنا دودھ کا بچہ اپنی ہمشیرہ کو دیدیا بوقت عشاء اور آدھی رات بچہ کی حقیقی ماں بچہ کو واپس گھر لے آئی۔ اتنے عرصہ میں بچہ نے اپنی بھوار کا دودھ دو دفعہ پیا۔ آیا اس لڑکے کا نکاح بھوار کی لڑکی کے ساتھ ہو جائے گا یا نہیں؟ شریعت محمدیہ کی روشنی میں جواب سے سرفراز فرمائیں اور جواب بہت جلد ارسال کریں شادی تیار ہے صرف فتوے کا انتظار ہے۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی فقط

سائل سید محمد۔ ڈاہر ضلع منٹگمری

جواب (۵۵۸) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ شرعًا پھوپھی کی لڑکی سے نکاح جائز درست ہے اور دو دفعہ دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی لقول النبی علیہ السلام لَا یُحَرِّمُ الرَّضْعَۃُ وَالرَّضْعَتَانِ الحدیث۔ کم از کم پانچ مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پینے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے عبد القہار عفی عنہ ۱۶ ار جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

انبیاء کی لاش، درود آپ تک پہنچنے اور خود سننے کی بابت سوال

سوال (۵۵۹) (۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ جس طرح عام مردوں کی لاش خراب ہو جاتی ہے کیا اسی طرح انبیاء کی لاش خراب ہو جاتی ہے اور تمام انبیاء حیات ہیں کہ نہیں؟

(۲) جو شخص آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے اور یہ درود فرشتے لے جا کر آنحضرت کو سناتے ہیں یا نہیں؟

(۳) جو شخص آنحضرت کی قبر پر جا کر سلام کرتا ہے آنحضرت خود اس کو جواب دیتے ہیں یا نہیں؟

عبد الرحمٰن جیکب لائن کراچی

جواب (۵۵۹) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ:

(۱) انبیاء علیہم السلام کا جسم مرنے کے بعد خراب نہیں ہوتا بلکہ بعینہٖ صحیح سالم رہتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ یعنی اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ اجساد انبیاء کو کھائے (یعنی خراب کرے) انبیاء کو برزخی زندگی حاصل ہے۔

(۲) ہاں فرشتے درود نبی علیہ السلام کو پہنچاتے ہیں۔

---

(۳) جو شخص آپ کی قبر پر جا کر سلام کہتا ہے اس کا سلام آپ خود سنتے ہیں۔ یہاں سے نہیں سنتے کیونکہ فرشتے پہنچانے کے لئے اللہ نے مقرر فرمائے ہیں فقط عبد القہار عفی عنہ

مختلعہ کتنی مدت عدت گذارے؟

سوال (۵۶۰) جس لڑکی کا نکاح نابالغی کی حالت میں والدین نے کر دیا۔ اب بالغ ہونے کے بعد جب کہ خاوند نہ نان نفقہ دیتا ہے اور اس کی تکالیف سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنا مہر معاف کر کے خلع کر لیتی ہے تو کیا ایک ماہ عدت کر کے دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے؟

(مولوی) دین محمد نو مسلم سناکھالی ضلع رنگپور (مشرقی پاکستان)

جواب (۵۶۰) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ طلاق خلع کے بعد ایک حیض عدت گذارے جب کہ حمل نہ ہو پھر نکاح ثانی کر سکتی ہے فقط

عبدالقہار عفرلہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

فرشتوں کی مدد چاہنے کے لئے دعاء کرنا کیسا ہے؟

سوال (۵۶۱) اگر کسی مشکل کے وقت کوئی اہلحدیث عقیدہ والا یہ دعاء کرے کہ "اے اللہ کسی فرشتہ کو بھیج کر میری مدد کر" تو کیا ایسا کرنا جائز ہے اور کیا یہ اس طرح دعا کرنا شرک تو نہیں؟ کتاب و سنت رسول صلعم سے جواب دیں فقط والسلام

اعیان احمد۔ کراچی

جواب (۵۶۱) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ قرآن مجید سے یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں فرشتے بھیجکر ایمانداروں کی مدد کرتا ہوں لہٰذا اللہ سے اس طرح دعا کرنا جائز درست ہے، شرک نہیں۔ آیت قرآنی یہ ہے أَنِّي مُمِدُّكُم بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝ فقط

عبدالقہار عفرلہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

تارک جماعت فرض نماز کے متعلق سوالات

سوال (۵۶۲) کیا حکم ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مسائل ذیل میں (۱) زید کہتا ہے کہ فرض جماعت کا دانستہ تارک کافر ہے جیسا کہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ میں نزدیک امام ابوداؤد کے آیا ہے کہ وَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَكَفَرْتُمْ۔ اور دوسری حدیث ابوہریرہ نزدیک امام داؤد کے یوں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے قصد کیا جو لوگ لَا يَشْهَدُونَ الصَّلٰوةَ جماعت میں نہیں آتے فاحرق علیھم بیوتھم بالنار۔

پس جلادوں گھر ان کے انکار سے۔
جونکہ اس حدیث میں تارک جماعت کو گھر سمیت جلانے کا نبی علیہ السلام قصد فرمارہے ہیں اور مسلمان کا قتل یا مسلمان کو جلانا منع ہے۔ اس لئے اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ تارک فرض جماعت مسلمان نہیں ہے۔ لیکن بکر کہتا ہے کہ ایسا مت کہو یہ سختی ہے احادیث کا مفہوم یہ نہیں۔ بحوالہ ترغیب والترہیب برحاشیہ مشکوٰۃ مطبوعہ نظامی پریس دہلی۔ الفاظ حدیث یہ ہیں وَعَنْ مُعَاذِ ابْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَلْجَفَا کُلُّ الْجَفَا وَالْکُفْرِ وَالنِّفَاقِ مَنْ سَمِعَ مُنَادِیَ اللّٰہِ یُنَادِیْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یُجِیْبُہُمْ
(۲) بکر مسجد سے اتنے فاصلہ پر رہتا ہے کہ مسجد تک آنے میں سات یا آٹھ منٹ لگتے ہیں اور بکر کو اپنی مسجد کی اذان کی آواز بھی سنائی نہیں دیتی۔ ہاں دوسری (مذاہب کی) مساجد کی اذان کی آواز برابر سنائی دیتی ہے۔ بکر اپنی مسجد میں نماز پڑھنے بوجہ دوعذر بالا سے نہیں آتا جس پر زید مندرجہ ذیل احادیث کی بنا پر کہتا ہے کہ بکر کی نماز گھر میں نہیں ہوتی حدیث اول عبداللہ بن ام مکتوم رضؓ، حدیث دوم عبداللہ بن عباس رضؓ کے نزدیک (مشکوٰۃ باب الجماعۃ وفضلہا۔
برائے مہربانی ہر دو سوالات کے جوابات عنایت فرماویں۔ بینوا توجروا۔
سائل حاجی طالوت معرفت مفتی عبدالجبار صاحب۔

جواب (۵۶۲) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:-
(۱) جو شخص بلاعذر شرعی جماعت کا تارک ہے۔ نماز باجماعت کی کچھ اہمیت نہیں سمجھتا اور نہ خیال رکھتا ہے تو جن الفاظ کا شارع علیہ السلام نے اس پر اطلاق کیا ہے بیشک وہ انہیں الفاظ کا مستحق ہے۔ عہد نبوی میں اکثر منافقین ہی جماعت سے متخلف رہتے تھے ہاں اگر کوئی مسلمان بوجہ کسی عذر شرعی کے کسی وقت جماعت سے پیچھے رہ گیا تو وہ اس وعید کا مستحق نہیں ہو سکتا۔
(۲) ہاں جو شخص مسجد سے اتنی دور رہتا ہے کہ اذان کی آواز سنتا ہے تو اسکو جماعت میں حاضر ہونا ضروری ہے جیساکہ ابن ام مکتوم رضؓ کی حدیث اس پر دال ہے والا فلا۔ فقط
عبدالقہار غفرلہٗ ۲۴ رجادی الثانی ۱۳۸۳ھ۔

خاوند کے ذمہ بیوی کے کیا حقوق ہیں؟

سوال (۵۶۳) کیا ایسی احادیث کا اردو ترجمہ لکھ کر دیسکیں گے جن میں بیوی (زوجہ) کے حقوق خاوند کے ذمہ کا بیان ہو۔ حکیم تقی صاحب (مشہور پریس

میکلوڈ روڈ۔ کراچی۔

جواب (۵۶۳) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ:۔

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سب سے زیادہ کامل الایمان وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی بیبیوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

(۲) حجۃ الوداع کے خطبہ میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو، تم نے انہیں اللہ کی امن سے لیا ہے اور ان کے جسم اپنے اوپر اللہ کے کلمہ سے حلال کئے ہیں۔ پس ان کا بہت کچھ خیال رکھو الخ (مسلم شریف)

(۳) عورتوں کے بارہ میں اللہ سے ڈرو کیونکہ وہ تمہارے ہاتھ میں اسیر ہیں۔ تم اُن پر قابض اللہ کے عہد سے ہوئے ہو اور ان کی شرم گاہوں کو تم نے اللہ کے کلمہ سے حلال کیا ہے (احیاء العلوم)

(۴) معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا، حضور! زوجہ کا حق مرد پر کیا ہے؟ فرمایا، یہ کہ جب تم کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ اور جب تم پہنو تو اس کو بھی پہناؤ اور منہ پر نہ مارو اور برا نہ کہو، اور گھر کے سوا کہیں نہ چھوڑو (یعنی ناراض ہو کر گھر کے سوا کہیں اور رات نہ گذارو)۔

(۵) ارشاد نبوی ہے جب کسی شخص کے پاس دو عورتیں ہوں اور وہ ان میں برابری کا برتاؤ نہ کرے تو قیامت کے روز وہ اس حالت میں جائیگا کہ نصف بدن گرا ہوگا (مشکوٰۃ)

عبد القہار غفرلہ ۲۵ رجمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

مغرب کی بقایہ رکعات کی اور تشہد کی ادائیگی کس طرح کرے اور بھولا استنجاء اگر نماز میں یاد آجائے تو کیا کرے؟

سوال (۵۶۴) (۱) ایک آدمی مغرب کی نماز امام کے ساتھ آخری رکعت ادا کرتا ہے وہ باقی رکعات کس طرح ادا کرے؟ اور کتنے التحیات پڑھے؟

(۲) ایک شخص چھوٹا استنجا کرنا بھول گیا اور نماز میں یاد آیا تو کیا اس کو دوبارہ نماز ادا کرنی ہوگی۔

رسول بخش ڈال والا لکڑی فروش نیو نواب شاہ

جواب (۵۶۴) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ بالا میں واضح ہو کہ:۔

(۱) جب کہ مغرب کی آخری رکعت امام کے ساتھ پڑھی ہے تو باقی ماندہ دو رکعت اس طرح ادا کرنی چاہئے کہ پہلی رکعت کو پہلی ہی شمار کرتے ہوئے التحیات نہ پڑھے اور دوسری رکعت میں التحیات کرے۔ حدیث میں ہے صَلِّ مَا اَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ یعنی جو رکعت

امام کے ساتھ ملجائے اس کو پڑھ لو اور جو فوت ہوجائے اس کو بعد میں ادا کرلو۔ ہاں امام کے ساتھ جو رکعت پڑھی ہے اگر اس کو اپنی پہلی شمار کی تو بعد کی ہر دو رکعت میں التحیات پڑھنا ہوگا کیونکہ پہلی رکعت کا التحیات جو پڑھا ہے وہ امام کی اقتدا یعنی تابعداری کی وجہ سے پڑھا ہے۔ چونکہ ایک حدیث میں ہے جس حالت میں تم امام کو پاؤ اسی میں ملجاؤ۔ لہٰذا مذکورہ ہر دو طریقہ سے نماز ادا کر سکتا ہے کیونکہ ہر دو طریقے حدیث سے ثابت ہیں۔

(۲) جب کہ درمیان نماز استنجا کرنا یاد آیا تو نمازی کو چاہیئے نماز توڑ دے اور استنجے کرکے وضو کے ساتھ نماز ادا کرے فقط

عبدالقہار غفر لہ ۲۶ رجمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

اَلَّذِیْ کا ترجمہ شخص کرنا صحیح ہے یا غلط

سوال (۵۶۵) کیا سورہ انفال رکوع ۵ او وَهُوَ الَّذِیْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ اور وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ الخ میں هُوَ الَّذِیْ کا ترجمہ " وہ شخص " کر سکتے ہیں یا نہیں، اور ایسا ترجمہ کرنا ٹھیک صحیح ہے یا غلط اور اس کا کرنے والا کافر تو نہیں؛

ایم عبدالرشید چشتی بیکری جنرل سکریٹری آف فاروقی یوٹ ہاؤس حیدرآباد سندھ

جواب (۵۶۵) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ بالا میں واضح باد کہ یہ ترجمہ صحیح ہے۔ اس میں شرعی کوئی قباحت نہیں۔ نیز مسلم عالم شاہ رفیع الدین رح نے بھی قرآن مجید کے ترجمہ میں یہی معنیٰ کیا ہے فقط

عبدالقہار غفر لہ ۲۵ رجمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

نذر لغیر اللہ کے متعلق سوالات

سوال (۵۶۶) "جو جانور غیر اللہ کے نام نذر کیا جائے اس کا قتل کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے۔

(۲) جو روپیہ یا کیلا غیر اللہ کے نام نذر کیا گیا اس کو کسی اپنے کام میں لا سکتے یا کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

(۳) جو جلسہ لاہور میں نومبر ۱۹۶۲ء کے شروع ہوا ہے اس میں امام صاحب کو مدعو کیا ہے یا نہیں؟

محمد محی الدین طالب علم مدرسہ رحمت پور خریدار نمبر ۵۰۳۴ صحیفہ اہلحدیث ضلع رنگپور

جواب (۵۶۶) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح باد کہ:۔

(۱) جو جانور غیر اللہ کی نذر کیا گیا اس کا کھانا قرآن وحدیث میں حرام ہے۔ قتل کا کوئی

ثبوت نہیں لہٰذا قتل نہ کیا جائے۔

(۲) جو روپیہ اور کیلا غیر اللہ کے نام پر نذر کیا گیا ہے اس کا کھانا اور کام میں لینا ناجائز ہے کسی کام میں نہیں لگایا جائے۔

(۳) لاہور میں جو جلسہ ہوا ہے اس میں امام صاحب کو نہیں بلایا گیا فقط۔

عبدالقہار غفر لہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

سوال بابت طلاق خلع

سوال (۵۶۷) میرا شوہر مجھ کو تنگ کرتا ہے، مارتا ہے اور خرچ کے معاملہ میں بھی تنگ کرتا ہے اور نازیبا حرکات کرتا ہے جس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں اور تقریباً ایک سال سے اپنے میکے میں رہتی ہوں اور میں طلاق مانگتی ہوں تو طلاق دینے سے بھی انکار کرتا ہے اس لئے میں شریعت کو اس مسئلہ کی طرف رجوع کرتی ہوں کہ اس کا شریعت میں کیا حکم ہے؟　　فردوس بیگم ۲۶ نومبر ۱۹۶۲ء

جواب (۵۶۷) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ اگر واقعی عورت کو تکلیف ہے اور وہ اپنے خاوند کے نکاح میں کسی صورت سے رہنا نہیں چاہتی تو وہ اپنا مہر واپس دیدے۔ یا نہیں لیا تو معاف کر کے طلاق خلع شرعاً حاصل کر سکتی ہے اور خاوند کو بھی چاہیئے کہ جبراً قہراً اپنے نکاح میں نہ رکھے بلکہ طلاق دیکر اس کو رہا کر دے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری ہے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ٥

نیز عدالت نبویہ میں ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے آکر بیان دیا کہ حضور! میں اپنے خاوند کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی۔ آپ نے فرمایا جو اس نے تجھ کو مہر دیا ہے وہ واپس کر دے گی؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے اس کے خاوند کو بلا کر کہا مہر واپس لے لو اور طلاق دیدو۔ چنانچہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے عدالت نبویہ کے اس فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے فوراً اپنی بیوی کو طلاق دیدی۔ الفاظ حدیث مندرجہ ذیل ملاحظہ ہوں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلٰكِنِّي اَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (مشکوٰۃ ص۲۷۵ باب الخلع والطلاق) فقط

عبدالقہار غفر لہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

الجواب صحیح۔ محمد عبدالمنان ایڈیٹر الہدیٰ۔ بندر روڈ۔ کراچی

الجواب صحیح۔ محمد سلیمان بن مولانا محمد صاحب مرحوم جوناگڈھی مکتبہ محمدی گذری کراچی

مردوں وعورتوں کی بیعت کی بابت سوال

سوال (۵۶۸) (۱) بیعت کا کیا طریقہ ہے؟ مردوں اور عورتوں کی بیعت میں کیا فرق ہے؟

(۲) جس نے پہلے بیعت کی ہو اور ان کا امام فوت ہو چکا ہو تو کیا وہ دوبارہ موجودہ امام کے ہاتھ پر بیعت کریں یا نہیں؟

برکت اللہ عاصی۔ چک 9-ایل/105 ضلع منٹگمری

جواب (۵۶۸) الجواب بعون الوہاب۔ بصورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱) بیعت کرنا شرعی مسئلہ ہے۔ ایک شخص عالم باللہ جو یقود کم بکتاب اللہ آپ لوگوں کی صحیح قیادت کر سکے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کرنا ضروری ہے۔ اگر امام وقت کے پاس پہنچنا ناممکن ہو تو بذریعہ خط بھی بیعت کی جا سکتی ہے۔

عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بذریعہ کپڑا بیعت کیا کرتی تھیں یعنی کپڑے کا ایک پلہ امام کے ہاتھ میں اور دوسرا عورتوں کے ہاتھ میں۔ ورنہ زبانی بھی عورتوں کی بیعت لینا جائز و درست ہے۔

بیعت کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰی نَفْسِهٖ وَمَنْ اَوْفٰی بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا دوسرے مقام پر ہے اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

بس بیعت میں یہ اقرار ہے کہ شرک، کفر، بدعت سے بچنا ہوگا۔ پانچ وقت کی فرض نماز ہمیشہ ادا کرنی ہوگی، رمضان کے روزے فرض ہیں رکھنے ہوں گے۔ اگر اللہ نے صاحب زکوٰۃ کیا ہے تو زکوٰۃ، عشر بیت المال میں جمع کرنا ہوگا۔ خدا نے زیادہ توفیق دی ہے تو ساری عمر میں ایک بار حج بیت اللہ کا فرض ہے۔ ان فرائض کے علاوہ چوری، زنا، حرام، فسق و فجور سے بچنا ہوگا۔ اور اللہ و رسول کی اطاعت ہر امر میں کرنی ہوگی اور منہیات سے رکنا ہوگا۔ اپنے امام کی بات جو وہ قرآن و حدیث کی روشنی میں بتائے ماننی ہوگی۔

عورتوں سے خاص کر یہ اقرار کہ کسی کے مرنے پر نوحہ یعنی بین رونا پیٹنا کپڑے پھاڑنا بال نوچنا وغیرہ جاہلیت کی رسوم سے بچنا ہوگا۔

اور علماء سے خاص یہ اقرار ہے کہ حق گوئی میں کسی سے خائف نہ ہونا ہوگا۔ جماعت کے ساتھ اتفاق واتحاد، محبت میل جول رکھنا ہوگا۔ یہ سب باتیں منظور ہیں تو اسی کا نام بیعت ہے۔

(۲) جس بزرگ کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی تھی، ان کا انتقال ہوگیا ہے تو وہ لوگ بھی موجود امیر کے ہاتھ پر بیعت کر سکتے ہیں بلکہ ضروری ہے فقط

عبدالقہار غفرلہ ۱۸ر جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ

کیا لڑکی اپنی مرضی سے بغیر کسی ولی کے شادی کر سکتی ہے؟

سوال (۵۶۹) ایک لڑکی جس کے ماں باپ انتقال کر چکے ہیں۔ چچا اور ایک بڑا بھائی زندہ ہے۔ لڑکی بالغ ہے جہاں لڑکی کے ولی شادی کرنا چاہتے ہیں وہاں لڑکی پسند نہیں کرتی اور جہاں لڑکی پسند کرتی ہے اگر وہاں آجائے اور شادی بغیر ولی کے موجودگی میں ہو جائے تو کیا یہ شادی جائز ہوگی یا نہیں؟

جواب (۵۶۹) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ بغیر ولی کی اجازت کے نکاح جائز نہیں۔ حدیث میں ہے لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ وَّشَاهِدَیْهِ لڑکی کو چاہیئے یا تو ولی کو راضی کر کے نکاح کرے ورنہ جہاں ولی چاہتے ہیں وہاں کرے کیونکہ بغیر ولی نکاح درست نہ ہوگا۔ ہر دو میں سے ایک کو راضی ہو جانا چاہیئے تاکہ نکاح درست وصحیح ہو فقط

عبدالقہار غفرلہ ۲ر رجب ۱۳۸۲ھ

عام کتوں، جمع بین الصلوٰتین، بشدت خواہش حائضہ سے مباشرت کی وجہ سے انزال ہو جانے اور تھان آتارے ہوئے جھنڈے کی بابت سوال

سوال (۵۷۰) (۱) جو گاؤں میں عام کتے لاوارث پھرتے ہیں۔ رات کو لوگوں کے گھروں میں گشت لگاتے ہیں، برتن وغیرہ پلید کرتے پھرتے ہیں۔ کبھی دودھ خراب کر گئے کبھی کچھ کبھی کچھ بس ستاتے رہتے ہیں۔ آیا ان کو مار دینا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) ایک شخص سفر میں ہے اسکو رستہ سفر میں شام کا وقت ہو گیا اور وہ مسافر نیت جمع کی کرتا ہے اس طرح کہ میں عشاء کو یا عشاء سے پہلے گھر پہنچ جاؤں گا اور عشاء کے ساتھ شام جمع کر کے پڑھ لوں گا۔ آیا اس طرح جمع ہو سکتی ہے یا نہیں یعنی شام سفر میں ہوئی اور عشاء گھر میں۔

(۳) ایک عورت کو حالتِ ماہواری ہے اور اس کا خاوند سفر سے آیا ہے اور عورت کو طلب جماع کے لئے کہتا ہے۔ عورت کہتی ہے مجھے ماہواری شروع ہے لیکن آدمی دیر بعد گھر آیا ہے۔ بڑی خواہش تنگ کرتی ہے مارے خواہش کے وہ اپنی عورت کے رانوں میں ذکر رگڑ کر لذت حاصل کرتا ہے اور اس کو انزال ہو جاتا ہے عورت کی شرمگاہ کے بغیر۔ آیا یہ جائز ہے یا نہیں؟

(۴) ایک درخت لوگ پوجتے تھے کہ یہاں کوئی بزرگ رہتا تھا اس لئے اس درخت کی لوگ عزت کرتے تھے۔ ایک موحد یہاں سے گزرا۔ اس نے درخت کے ساتھ جو جھنڈا تھا وہ اتار لیا۔ آیا اس جھنڈے کا کپڑا کسی کام میں لا سکتے ہیں یا نہیں؟۔

سائل محمد یحییٰ چک ۳۰/۱۱ B ضلع منٹگمری

جواب (۵۷۰) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ بالا میں واضح ہو کہ

(۱) حدیث شریف میں بالکل سیاہ کتے کو مار ڈالنے کا حکم ہے اور باؤلا بھی۔ لیکن دیگر کتوں کے متعلق مارنے کا کوئی حکم نہیں۔ ہاں اگر پریشان کرتے ہیں تو ان کو ڈرا دھمکا دیا جائے ورنہ جان سے مارنا نہیں چاہئے۔

(۲) حالت سفر میں نماز جمع کر کے پڑھنے کی نیت کر لی ہے تو کوئی حرج نہیں اپنے مقام پہنچ کر عشاء کے ساتھ مغرب کی نماز جمع کر کے پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳) وطی فی الفخذ بدترین فعل اور دین و دنیا کی رو سے بری حرکت ہے۔ آئندہ کبھی ایسا نہ کیا جائے۔

(۴) بیشک جھنڈا ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل ہے۔ اسکو جلا دیا جائے۔ ہرگز استعمال نہ کرے۔ فقط

عبدالقہار غفرلہ۔ ۵ رجب ۱۳۸۲ھ

تبدیلی نام کی بابت سوال

سوال (۵۷۱) میرا نام فضل الٰہی خلف الرشید حاجی اللہ دین ہے۔ میں اپنا نام تبدیل کر کے محمد عبدالرحمٰن رکھنا چاہتا ہوں۔ کیا عبدالرحمٰن کے ساتھ محمد لفظ لگانے سے کوئی فرق تو نہیں پڑتا؟

ایم فضل الٰہی قصوری۔ لوکوشیڈ لائلپور

جواب (۵۷۱) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ حدیث شریف میں ہے اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الخ اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں ـــــ مناسب اور بہتر ہے کہ آپ اپنا نام فضل الٰہی ہی رہنے دیں یہ بھی ٹھیک اور درست و جائز ہے، تبدیلی نام کے لئے صرف آپ کا یہ خیال ہے ورنہ یہ نام

کوئی قبیح نہیں - اگر واقعی نام تبدیل ہی کرنا ہے تو صرف عبدالرحمٰن ہی کافی ہے ورنہ محمد عبدالرحمٰن نام میں کوئی قباحت نہیں فقط -

— عبدالقہار عفرلہ ۵ رجب ۱۳۸۲ھ

شادی میں دیئے ہوئے کپڑے زیورات کس کی ملکیت ہیں اور شیر خوار بچہ کی پرورش کا خرچ کس کے ذمہ ہے

سوال (۵۷۲): زید کی شادی محمودہ سے ہوئی - شادی سے قبل کچھ زیورات وکپڑے محمودہ کو دیئے اور کچھ زیورات وکپڑے بوقت شادی دیئے - کچھ عرصہ بعد زید نے محمودہ کو تنگ کرنا شروع کر دیا اور اس کو ماں کے ہاں بھیجدیا اور اس کی منشا یہ ہے کہ محمودہ مہر معاف کر دے اور کپڑے وزیورات بھی واپس کر دے تو زید محمودہ کو طلاق دیدے گا زید کی ایک لڑکی چار ماہ کی ہے جو کہ محمودہ کے پاس پرورش پا رہی ہے - اور زید نے آج تک نان نفقہ کچھ نہیں دیا - اس قدر طویل عرصہ میں صرف پندرہ روپے دیئے ہیں - شادی سے آجتک بیس ماہ ہوئے ہیں - اب سوال یہ ہے کہ کپڑے اور زیورات کس کی ملکیت ہے فقط -

محمد عثمان برنس روڈ - کراچی :

جواب (۵۷۲) الجواب بعون الوہاب - صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ کپڑے اور زیورات محمودہ کی ملکیت ہیں - محمودہ اگر طلاق لینا چاہتی ہے تو اپنا مہر معاف کر کے طلاق خلع حاصل کرے - لڑکی کی پرورش کا خرچ باپ کے ذمہ ہے فقط

عبدالقہار عفرلہ

اکیلے تکبیر کہکر نماز پڑھنے اور فاتحہ خلف الامام کی بابت سوال

سوال (۵۷۳): (۱) اکیلے تکبیر کہکر نماز پڑھنی کس حدیث سے ثابت ہے اور اس کے کس قدر ثواب ہیں؟ حدیث اور راوی کا نام لکھئے -

(۲) سورہ فاتحہ امام کے پیچھے نہ پڑھنے سے نماز میں کیا خلل واقع ہوتا ہے اور یہ کس حدیث میں ہے کہ سورہ فاتحہ ہر مقتدی پڑھے - حدیث اور راوی کا نام لکھئے -

محمد امین - جونا دھوبی گھاٹ

جواب (۵۷۳) الجواب بعون الوہاب - صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ :-

(۱) اکیلا شخص خود اذان دیکر خود ہی تکبیر کہہ لے اور نماز ادا کرے تو جماعت کا ثواب حاصل ہو جائے گا اور مغفرت ودخول جنت کا مستحق ہوگا جیسا کہ نسائی کی حدیث اسپر دال ہے

حدیث یہ ہے عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔

(۲) سورۂ فاتحہ نماز میں نہ پڑھنے سے خواہ امام ہو یا مقتدی نماز نہیں ہوتی۔ نماز کا نہ ہونا ہی سب سے بڑا خلل ہے۔ جامع ترمذی وغیرہ میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔ مزید دلائل تفسیر ستاری کی سورہ فاتحہ ملاحظہ کیجئے فقط۔

عبدالقہار غفرلہ۔ ۱۱ رجب ۱۳۸۲ھ

رمضان کے روزوں کے بارے میں سل دق کے مریض کیلئے کیا حکم ہے

سوال (۵۷۴) مندرجہ ذیل فتویٰ بمطابق قرآن وحدیث ارشاد فرماویں کہ ٹی بی کا مریض جسے سل بھی ہے اور بھوک اس کی صحت کے لئے مضر ہے۔ میرے خیال میں آپ دق اور سل کے مرض کی تشریح سے واقف ہونگے۔ اس کے لئے رمضان مبارک کے روزوں کے متعلق قرآن وحدیث کا کیا ارشاد ہے۔ مسئول کی صحت بظاہر اچھی نظر آتی ہے فتوے کا جواب دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مولوی) عبدالباسط منشی گیبٹ محمد محسن مولا بخش آئل ملز لائل پور

۱۵ دسمبر ۱۹۶۲ء

جواب (۵۷۴) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ مرض سے شفایاب ہونے کے بعد روزے رکھے۔ اگر مرض ایسا ہے جو کہ دائم المرض کہلاتا ہے تو ایسی صورت میں ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دینے سے روزوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ قرآن مجید پارہ ۲ آیت اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ الخ کا یہی مقصد ہے فقط۔

عبدالقہار غفرلہ ۲۲ رجب ۱۳۸۲ھ

سخت غصہ کی حالت کی طلاق کی بابت سوال

سوال (۵۷۵) ایک شخص نے سخت غصہ کی حالت میں اپنی بیوی کو طلاق زبانی دیدی ہے۔ اس سلسلہ میں شرع شریف کا کیا حکم ہے جبکہ غصہ کی وجہ سے وہ اپنے آپے میں نہیں۔

حاجی سراج عبداللہ جوڑیا بازار۔ کراچی۔ ۶ جنوری ۱۹۶۳ء

جواب (۵۷۵) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ ایسے

سخت غصہ کی حالت میں شرعاً طلاق واقع نہیں ہوتی چنانچہ سنن ابوداؤد میں نبی علیہ السلام کا فیصلہ موجود ہے لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِیْ غِلَاقٍ قَالَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْغِلَاقُ اَظُنُّہُ الْغَضَبُ لہٰذا میاں بیوی بدستور حق زوجیت ادا کرتے رہیں۔

عبدالقہار غفرلہٗ ۹ر شعبان ۱۳۸۲ھ

طلاق رجعی کی بابت استفسار

سوال (۵۷۶) میں نے اپنی بیوی سے تقریباً آٹھ سال ہوئے نکاح کیا تھا مگر کچھ خانگی وجہ سے بیوی نے مجھے سخت مجبور کیا کہ میں انکو طلاق دیدوں۔ آخر ۱۶ر فروری ۱۹۶۱ء کو طلاق دیدی اور ایک مولانا نے جنکی معرفت طلاق عمل میں آئی تین مرتبہ یکبارگی طلاق کہلا دیں۔ آخر ایک مہینہ ہی کے عرصہ میں ایک فتویٰ حاصل کیا اور میں نے رجوع کر لیا تقریباً ڈیڑھ سال تک گذر گئے مگر بیوی پر کچھ دماغی اثر تھا اور وہ اور ان کی ماں نے پھر رجوع سے ہٹانے کے لئے اس قدر اصرار کیا کہ میں مجبور ہو گیا کیونکہ انہوں نے کسی عالم وغیرہ سے یہ سنا کہ یہ رجوع جائز نہیں ہوا۔ آخر چیرمین کو ایک درخواست دیدی اور چیرمین صاحب کو ایک مشترکہ درخواست دیدی جس میں یہ تحریر کیا کہ چونکہ ہم لوگوں میں باہم خانگی معاملات پر جھگڑا بھی رہتا ہے اور بعض عالم رجوع صحیح نہیں بتاتے اس لئے رجوع سے علیحدہ کر دیا جائے ۲۶ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو چیرمین صاحب نے رجوع منسوخ کر دیا۔

اب براہ کرم فرمائیے کہ کیا میں مطلقہ بیوی کو رجوع کر سکتا ہوں۔ از روئے شریعت محمدیہ نکاح ہو سکتا ہے کیونکہ ہم دونوں پھر مل جانا چاہتے ہیں اور وہ وعدہ کرتی ہیں کہ عمر بھر شوہر کی مرضی کو دیکھونگی۔ چیرمین صاحب کی اجازت کے لئے بعد میں اقدام کیا جائیگا فقط

سید نواب علی کوارٹر ۶۷ مارٹن روڈ کوارٹرز کراچی

جواب (۵۷۶) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ عالم مذکور و چیرمین صاحب کے کہنے سے رجوع منسوخ نہیں ہو سکتا جب کہ قرآن و حدیث کے مطابق ہو کَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً وَقَالَ تَعَالٰی وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْا اِصْلَاحًا الخ مجلس واحدہ کی تین طلاقیں ایک کے حکم میں ہیں اور خاوند ہی زیادہ حقدار ہے کہ اس کو واپس بسالے جب کہ اصلاح کا ارادہ ہو۔ تو یہ رجوع قرآن و حدیث کی رو سے صحیح اور درست ہوا۔ منسوخ نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ زید دوبارہ طلاق نہ دیدے۔ معلوم ہوتا ہے زید نے محض ان کے کہنے کی وجہ سے کہدیا کہ رجوع سے علیحدہ کر دیا جائے۔ لہٰذا پہلا رجوع قائم ہے۔ میاں بیوی بدستور سابق

گھر آباد رکھ سکتے ہیں فقط۔ عبد القہار غفرلہ ۱۳ ارشعبان ۱۳۸۲ھ

تارکِ خطبہ جمعہ وقاتلِ مصلح کے لئے کیا حکم ہے؟

سوال (۵۷۷) ایک شخص حافظ قرآن و فارغ التحصیل ہونے کے باوجود خطبہ جمعہ میں شریک نہیں ہوتا۔ صرف نماز میں آکر شریک ہوتا ہے۔ اس کو جب سمجھایا گیا تو سخت ترش کہنے کے علاوہ کہنے والے کو قتل کر دیا۔ ایسے فعل کرنے والے کے لئے کیا حکم ہے

عبد الوحید خاں مٹیاری

جواب (۵۷۷) الجواب بعون الوہاب۔ صورتِ مسئولہ میں واضح ہو کہ شخص مذکور کا ایسی صورت میں جمعہ نہیں ہوا۔ اور تحقیقات کرنے والے سمجھانے والے کو جو قتل کیا ہے یہ بڑا ظلم کیا۔ اس کو چاہیئے کہ مقتول کے ورثار کو دیت دے ورنہ قیامت کے دن سخت عذاب کا مستحق ہوگا اور جہنم رسید ہوگا۔ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ الخ فقط

عبد القہار غفرلہ معاون نائب مفتی دار الافتا جماعت غربا، اہلحدیث کراچی ؎
۱۳ ارشعبان ۱۳۸۲ھ

کیا ایسی مساجد میں جہاں سنتوں کی ادائیگی سے روکا جائے چندہ، صدقہ وزکوٰۃ وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں جس مسجد کو اپنی ملکیت کہا جائے تو انہیں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟ اہلحدیث وعلماء اہلحدیث کو کافر و مشرک کہنے اور مخالفت کرنے والوں کی کسی قسم کی مالی امداد کی جائے یا نہیں؟

سوال (۵۷۸) (۱) حنفی حضرات اہلحدیثوں کو بہت برا کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ غیر مقلد ہمارے امام ابوحنیفہؒ کو نہیں مانتے۔ کبھی اہلحدیثوں کو آمین کہنے سے روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آمین کی آواز سے ہماری نماز میں خلل پڑتا ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ آمین کی آواز ہم لوگوں کو بری لگتی ہے۔ کیا ایسی مسجد میں چندہ، روپیہ وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں؟
(۲) اس مسجد میں حنفیوں کا مدرسہ بھی ہے جس میں قرآن شریف و اردو کی تعلیم دیجاتی ہے

غلبار کے ذہن سنت کے خلاف بنائے جاتے ہیں مثلاً نماز سنت کے خلاف تقلیدی مذہب کے مطابق سکھائی جاتی ہے۔کیا ایسی جگہ اہلحدیثوں کو صدقہ وخیرات وزکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں۔

(۳) مسجد کا متولی کہتا ہے کہ مسجد ہماری ملکیت ہے۔کیا متولی کا یہ کہنا درست ہے اگر اس کی ملکیت مسجد ہے تو ایسی مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں حالانکہ مسجد تمام اہل محلہ کے عام چندہ سے بنائی گئی ہے۔

(۴) ایک صاحب باوجود اہلحدیث ہونے کے ایسے لوگوں کا کام روپیہ پیسہ سے نکالتے ہیں جو اہلحدیث وعلمار اہلحدیث کو کافر ومشرک کہتے ہیں۔کیا شخص مذکور اہلحدیث ہے؟

(۵) مقلد حضرات اہلحدیثوں کی شدت سے مخالفت کرتے ہیں۔کیا ایسے لوگوں کو زکوٰۃ دینا یا کسی دوسرے طریقہ سے مدد کرنا بروئے شرع جائز ہے یا نہیں۔

محمد ریاض احمد ولد شیخ حاجی مولا بخش صاحب ہیڈ ماسٹر خریدار صحیفہ ۲۹۴۹

ضلع آگرہ (بھارت۔یوپی)

جواب (۵۰۸) الجواب بعون الوہاب۔صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱) جہاں سنت رسولؐ کی تردید وتذلیل ہو وہاں چندہ دے کر تعاون علی الاثم کرنا ہے جس سے خدا نے منع فرمایا ہے وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔نیز ہمارے ہاں سے رسالہ آمین منگا کر مخالفین کو دلائل دکھائے جائیں۔

(۲) نہیں ہرگز جائز ودرست نہیں۔

(۳) مسجد خانہ خدا ہے کسی کی ملکیت نہیں ہو سکتی ورنہ پھر وہ مسجد مسجد کا حکم نہیں رکھتی

(۴) خدا نے مسلمانوں کو مشرکین سے محبت رکھنے سے منع فرمایا ہے شخص مذکور موحد اہلحدیث ہو کر پھر مخالفین اسلام سے مل جل کر موحدین اہلحدیثوں کی مخالفت کرتا ہے تو وہ سراسر آیت ہذا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ الخ کی ممانعت تسلیم نہیں کرتا اور آیت ہذا کا منکر ہے۔

(۵) زکوٰۃ کا مصرف خدا نے خود قرآن مجید میں بیان فرمادیا ہے۔کسی کو حق نہیں کہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے خرچ کرے چہ جائیکہ اللہ کا مال اللہ کے مخالفوں اور خدا کی شریعت کے مٹانے والوں پر خرچ کیا جائے یہ ہرگز جائز نہیں۔حدیث شریف میں ہے لَا يَأْكُلُ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ۔

عبدالقہار غفر لہ ۱۸ شعبان سنہ ۱۳۸۳ ہجری

متعلق مقدار داڑھی اور اسکے منڈوانے کتروانے والے کی امامت نیز سیاہ خضاب کے بارہ میں سوال

سوال (۵۰۹) (۱) داڑھی کا شریعت میں کیا مقام ہے یعنی واجب۔سنت موکدہ وغیر موکدہ؟

(۲) ڈاڑھی کی مسنون مقدار کیا ہے؟ اس سلسلہ کی احادیث و آثار سے روایت ضرور تحریر کریں کیونکہ بعض لوگوں سے سنا ہے کہ ڈاڑھی کی شریعت نے کوئی خاص مقدار مقرر نہیں کی۔ اگر کوئی ایک آدھ انچ بال بھی رکھ لے تو سنت ادا ہو جائے گی یہ بات کہاں تک صحیح ہے؟

(۳) ایسے امام کے پیچھے جو ڈاڑھی بالکل منڈاتا ہو یا ذراسی خشخشی رکھتا ہو فرض نماز یا تراویح درست ہوگی یا نہیں۔ عموماً رمضان میں دیکھا گیا ہے کہ تراویح پڑھانے والے بعض حفاظ خشخشی ڈاڑھی رکھتے ہیں، جو ایک مشت سے کم ہوتی ہے۔ اس پر خاص طور سے روشنی ڈالئے۔

(۴) ڈاڑھی میں کالے رنگ کا خضاب کرنا درست ہے یا نہیں؟

سعادت اللہ خاں کراچی

جواب (۵۷۹) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱) ڈاڑھی سنت رسول ہے اور آپؐ نے حکماً ڈاڑھی رکھنے کو فرمایا ہے۔

(۲) ڈاڑھی کی کوئی مقدار نہیں۔ مطلق چھوڑ دینے کا حکم ہے۔ اس کے خلاف باتیں غلط ہیں۔

(۳) ڈاڑھی منڈے یا کترے کو مستقل امام مقرر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ فاسق و فاجر ہے

(۴) کالے رنگ کا خضاب منع ہے۔ مہندی و وسمہ ملا کر کالے بال کرنا کوئی حرج نہیں۔ مزید تفصیل کے لئے مدلل رسالہ شمس الضحیٰ منگا کر پڑھئے۔

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث

۲۲ شعبان ۱۳۹۲ھ

زوجہ متوفیہ کے مہر میں خاوند اور والدین کتنے کتنے حصے کے حقدار ہیں

سوال (۵۸۰) ہندہ سابقہ دہلی کی رہنے والی ہے۔ زید کے نکاح میں کچھ عرصہ ایک سال رہی۔ اس اثنا میں ہندہ کے بطن سے ایک لڑکی تولد ہوئی اور وہ ہندہ کی حین حیات میں فوت ہوگئی۔ کچھ عرصہ بعد ہندہ بھی اس دار فانی سے کوچ کر گئی۔ ہندہ کا مہر مبلغ گیارہ صد روپیہ اس کے شوہر پر واجب الادا ہے کیونکہ زید نے اس کی حیات میں مہر کی ادائیگی نہیں کی تھی اور نہ ہندہ نے معاف کیا تھا۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ مہر مذکورہ میں شوہر کا کیا حق ہے اور والدین کا مہر میں کیا حق ہے۔ اور شوہر مہر کی ادائیگی میں کتنا حق رکھتا ہے۔ ازراہ کرم ازروئے شریعت محمدیہ فیصلہ صادر فرما کر عنداللہ ثواب دارین حاصل کریں۔

جواب (۵۸۰) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ حق مہر ہندہ کی ملکیت ہے۔ جب کہ ہندہ کا انتقال ہو گیا اور اولاد بھی کوئی موجود نہیں تو ہندہ کی کل ملکیت میں سے نصف شوہر اور ماں کو تہائی اور باقی باپ کو تقسیم ہوگا فقط۔

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۱

۲۸ شعبان ۱۳۸۲ھ

کیا کسی بنک کو کوئی دکان یا جائداد کرایہ یا قیمت پر دی جا سکتی ہے

سوال (۵۸۱) (۱) کیا کسی بنک کو دکان کرایہ پر دی جا سکتی ہے جہاں وہ اپنا بنک کھول کر بنک کا کاروبار چلائیگا؟

(۲) کیا کسی بنک کے ہاتھ کوئی جائداد یا زمین فروخت کی جا سکتی ہے جس پر وہ بنک کھول کر بنک کا کاروبار قائم کرے گا؟ سائل محمد احمد بن مولانا عبدالواحد صاحب دہلی۔

جواب (۵۸۱) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ (۱-۲) بنک میں چونکہ سودی کاروبار ہوتا ہے اور شرعاً سودی کاروبار حرام ہے لہٰذا بنک کھولنے کے لئے جس میں کہ سودی کاروبار ہوگا، دکان کرایہ پر دی جائے یا زمین فروخت کی جائے تعاون علی الاثم ہے جس سے خدا نے منع فرمایا ہے وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔ سورۃ المائدہ۔ رکوع ۱ فقط

عبدالقہار غفرلہ۔ یکم رمضان ۱۳۸۲ھ

رابعہ بصری، عورتوں کے قبرستان جانے، مردوں اور ان سے وسیلہ لینے کے بارے میں سوالات۔ صدقہ کی قسمیں اور انکے حقدار کون ہیں اور مریض سلسلۃ البول کیلئے کیا حکم ہے

سوال (۵۸۲) (۱) رابعہ بصریؒ کا شریعت میں کیا مقام تھا؟

(۲) عورتوں کو قبرستان میں جانا کیوں منع ہے؟

(۳) کیا مردے قبرستان میں زندہ لوگوں کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں

(۴) قبرستان میں مردوں کو سلام پہنچتا ہے اگر پہنچتا ہے تو کس ذریعہ سے

(۵) کیا مردے السلام علیکم کے جواب میں وعلیکم السلام بولتے ہیں؟

(۶) کیا مردوں کی روحیں قبرستان میں موجود رہتی ہیں؟

(۷) اگر کوئی اللہ سے دعا مانگے اور یہ کہے یا اللہ اپنے حبیب کے صدقہ میں میری دعا قبول فرما۔ یا انبیاء کرام یا شہیدوں یا بزرگوں کے وسیلہ سے دعا قبول فرما۔ یہ کہنا درست ہے یا نہیں؟

(۸) اگر کوئی شخص بیماری سے شفاء کے لئے بکرا صدقہ کرے تو اس کا کھانا کس پر واجب ہے؟

(۹) صدقہ کتنے قسم کا ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل فرماویں۔

(۱۰) اگر کسی کا وضو نہ ٹھیرتا ہو بعد تازہ وضو کے۔ پھر پیشاب کا قطرہ آجاتا ہے تو کیا کرے۔ کپڑے بھی ناپاک ہوجاتے ہیں۔ ایسی صورت میں کیا لنگوٹ وغیرہ باندھ سکتا ہے اور حج کے وقت احرام کے نیچے لنگوٹ، چڈی وغیرہ پہن سکتا ہے۔ فقط والسلام

عبدالحکیم گارڈن ویسٹ کراچی ۳

جواب (۵۸۲) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱) رابعہ بصری کا قرآن وحدیث میں کوئی ذکر نہیں آیا۔

(۲) عورتوں کو قبرستان میں جانا منع نہیں صرف جنازہ کے ہمراہ جانا منع ہے کیونکہ جزع فزع، نوحہ کرتی ہیں اس لئے ان کو منع کر دیا گیا ہے قد نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فانها تذكر الآخرة الحديث

(۳) کسی حدیث میں اس کا ذکر نہیں۔

(۴) مسنون سلام سنتے ہیں قبر پر جاکر پڑھنے سے بغیر کسی ذریعہ کے۔

(۵) کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

(۶) مردوں کی روحیں علیین وسجین میں رہتی ہیں وہیں سے قبر میں بدن سے تعلق رہتا ہے

(۷) نہیں۔ یہ جائز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ بغیر وسیلہ کے ہر ایک کی دعا سنتا ہے۔

(۸) مساکین کو کھلانا چاہیئے۔

(۹) دو قسم کا۔ ایک فرض (زکوٰۃ) دوسرا نفلی۔ عام صدقہ خیرات یا نذر للہ۔

(۱۰) ہاں لنگوٹ وغیرہ باندھ سکتا ہے اور وضو کے بعد میانی پر چھینٹیں ڈال لینی چاہیئے حج کے وقت احرام کے نیچے چڈی وغیرہ کام کاج کرنے والے پہن سکتے ہیں یا ایسے عذر والے۔ فقط۔

عبدالقہار غفرلہ۔ یکم رمضان ۱۳۸۲ھ

قرآن مجید کی قسم کھانا کیسا ہے

سوال (۵۸۳) قرآن کی قسم کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر سخت ضرورت ہو یعنی بغیر اس کے معاملہ طے نہ ہو لہٰذا ایسی صورت میں قسم کھا سکتا ہے یا نہیں؟ شرع سے کیا حکم ہے؟

جواب (۵۸۳) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً

اللہ کی یا اللہ کی صفات کی بھی قسم کھانے میں کوئی قباحت نہیں۔ کلام اللہ اللہ کی صفت ہے لہذا کلام اللہ کی قسم کھائی جا سکتی ہے۳؎۔ باقی مخلوقات میں سے کسی ایک کی بھی قسم کھانا جائز نہیں بلکہ صراحتاً ممانعت ثابت ہے۔ حدیث نسائی شریف میں ہے لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَآءِ کُمْ وَلَا بِاُمَّهٰتِکُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللہِ۔ جامع ترمذی میں ہے مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللہِ فَقَدْ کَفَرَ اَوْ اَشْرَکَ یعنی جس نے خدا کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھائی وہ کافر و مشرک ہوگیا۔

مسئلہ ہذا کے متعلق مزید دلائل دیکھنے منظور ہوں تو آیت شریف فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ہ کے تحت تفسیر ستاری ملاحظہ ہو فقط

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی دار الافتاء جماعت غرباء اہلحدیث کراچی

۴ ر رمضان ۱۳۸۲ھ

۳؎ مصحف اوراق وغیرہ قرآن کی

اگر خاوند نہ بسائے تو بیوی کیا کرے؟

سوال (۵۸۴) ایک نوجوان لڑکی یتیم بے وارث ہے اب اس کا خاوند نہ اس کو بساتا ہے نہ طلاق دیتا ہے۔ عرصہ پانچ سال ہوگئے لڑکی پریشان ہے۔ خاوند کے گھر دوسری عورت اور ہے گی جس کی وجہ سے وہ اس کو ناپسند کرتا ہے۔ اب لڑکی کیا کرے؟

حاجی محمد صادق ضلع نواب شاہ سندھ

جواب (۵۸۴) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ جب کہ خاوند اپنی بیوی کو عرصہ پانچ سال سے نہ بساتا ہے، اور نہ نان نفقہ دیتا ہے نہ ہی طلاق دیتا ہے تو ایسی صورت میں شرعاً مابین زوجین تفریق کرا دی جائے تاکہ وہ کسی دوسری جگہ نکاح کر کے اپنا گھر آباد کر سکے۔ لقولہ علیہ السلام فِی الَّذِیْ لَا یَجِدُ مَا یُنْفِقُ عَلٰی امْرَاَتِہٖ قَالَ یُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا (دار قطنی) یعنی جو خاوند اپنی عورت کو نان نفقہ نہ دے ان میں تفریق کرا دی جائے۔

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی دار الافتاء جماعت غرباء اہلحدیث

۵ ر رمضان ۱۳۸۲ھ

فتوی بابت طلاق ثلاثہ

سوال (۵۸۵) (۱) زید نے ہندہ سے نکاح کے وقت ہندہ مذکورہ کو حق طلاق تفویض کیا تھا۔ مشروط طور پر گو شرائط متعلقہ سے زید کو لاعلم رکھا گیا اور تا ایں دم لاعلم ہے عرصہ گیارہ برس کا ہوتا ہے کہ ہندہ مذکورہ نے حق تفویض استعمال کر کے بلا اسباب شکایت بتائے اپنے اوپر طلاق عائد کر لی اور زید کو بذریعہ تحریر مطلع کر دیا۔

اس کے چند ہفتے بعد زید مذکور نے جو اس وقت ملک سے باہر مصر میں مقیم تھا خود بھی تین طلاقیں بائن لکھ کر ہندہ مذکورہ کو بذریعہ ڈاک روانہ کر دیں۔ چند ماہ بعد ہندہ مذکورہ نے عدالت لاہور میں دعویٰ دائر کر دیا کہ عدالت طلاق کی تصدیق کر دے۔ جواباً زید نے حق تفویض طلاق کو نظر انداز کرتے ہوئے خود عدالت کو بھی اپنی دی ہوئی طلاق سے باخبر کر دیا اور عدالت نے طلاق کی تصدیق کر دی۔

کیا اب ان حالات میں طلاق شرعی مکمل ہو چکی ہے۔ اگر ہو چکی ہے تو کس کی طرف سے۔ ہندہ کی طرف سے یا زید کی طرف سے؟

(۲) کیا باہمی مقاربت یا تجدید نکاح کی شرعی گنجائش باقی رہتی ہے چونکہ دونوں رجوع کے لئے تیار ہیں۔

عبد الرؤف ۱۴۰/۵ جہانگیر روڈ (ویسٹ) کراچی

جواب (۵۸۵) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ

(۱) شرعاً طلاق خاوند کی طرف سے واقع ہوئی ہے۔

(۲) چونکہ شرعاً مجلس واحدہ کی تین طلاقیں ایک کا حکم رکھتی ہیں کَانَتِ الطَّلَاقُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً لہٰذا زید قبل از انقضاء عدت ہندہ سے رجوع کر سکتا ہے لقولہ تعالیٰ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْا اِصْلَاحًا۔ اور بعد از انقضائے عدت بتجدید نکاح رجوع ہو سکتا ہے۔

عبد القہار غفرلہ معاون نائب مفتی دار الافتاء جماعت غرباء اہلحدیث

زانی زانیہ کے باہمی نکاح کے بارہ میں استفسار

سوال (۵۸۶) اس مسئلہ میں کہ ہندہ حوا بائی شادی شدہ بچہ والی کو ایک شخص زید عثمان نامی نے اغوا کر کے ڈھائی سال سے زناکاری جاری رکھی ہے حالانکہ عثمان کے بیوی بچے موجود تھے اپنی بیوی کو بلاوجہ طلاق دیکر ہندہ حوا بائی سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور حوا بائی کا سابقہ حقیقی شوہر خلع کے لئے اس نوعیت سے راضی ہے کہ عثمان سے نکاح نہ کرے بلکہ دوسرے سے عقد کرے۔ حوا بائی کی ضد یہ ہے کہ عثمان سے عقد کروں گی۔ اس لئے کہ اس نے میری خاطر اپنی جائز بیوی کو طلاق دی ہے۔

اب کراچی مسلم کبار جماعت علماء دین سے مستدعی ہے کہ دونوں فریق کا اختلاف کس طرح طے ہو اور زناکاری سے حوا بائی کو کس طرح نجات ملے یعنی حوا بائی کا سابقہ شوہر خلع کے لئے اس وقت مستعد ہے جب کہ عثمان سے قطعاً نکاح نہ کرے بلکہ دوسرے سے

نکاح کرے اور حوا بائی کی یہ ضد کہ عثمان سے ہی عقد کروں گی۔ اب گذارش ہے کہ شریعت کی روشنی میں جواب سے سرفراز کیا جائے۔

جواب (۵۸۶) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً زانی وزانیہ شادی شدہ کیلئے سزا رجم یعنی سنگسار ہونا ہے لہٰذا حکومت میں درخواست دیکر اپنے اوپر حد زنا جاری کرا لینے سے زنا سے نجات اور اختلاف سب ختم ہو جائے گا انشاء اللہ فقط

راقم الحروف عبدالقہار عفر لہ معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث

۲۴ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ

کیا جماعت اسلامی کے جائز کاموں میں تعاون کر سکتے ہیں

سوال (۵۸۷) کیا ہم جماعت اسلامی کے اسلامی اصولوں کے مطابق جائز کاموں میں ان کا ساتھ دیکر تعاون کر سکتے ہیں۔

یکے از فاضل پور ضلع ڈیرہ غازیخاں

جواب (۵۸۷) الجواب بعون الوہاب۔ بموجب حدیث شریف اِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ کے ان کے موافق شرع کاموں میں تعاون کر سکتے ہو فقط

راقم الحروف عبدالقہار عفر لہ معاون نائب مفتی۔ ۲۲ صفر ۱۳۸۳ھ

کیا مسجد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیجا سکتی ہے

سوال (۵۸۸) کیا مسجد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جا سکتی ہے اور مسجد کی جگہ پر رہائشی مکان بنائے جا سکتے ہیں اور مٹی مسجد کی بے جگہ ڈالی جا سکتی ہے؟

(مولوی) محمد ابراہیم مدرس مدرسہ محمدیہ ضلع ملتان

جواب (۵۸۸) الجواب بعون الوہاب۔ واضح ہو کہ انتہائی مجبوری کی بناء پر مسجد کو ایک جگہ سے دوسری جگہ مسجد کے مفاد کی بناء پر منتقل کیا جا سکتا ہے کوئی حرج نہیں۔ باقی مٹی وغیرہ اٹھا کر ڈالنا کوئی ضروری نہیں فقط۔

عبدالقہار عفر لہ۔ ۲۲ صفر ۱۳۸۳ھ

بچہ کو حصول صحت کی غرض سے قبر پر لیجانا کیسا ہے

سوال (۵۸۹) ہمارے گاؤں سے تقریباً پانچ میل دور ایک عورت کی قبر ہے جو بچہ روتا ہے ان کو وہاں لیجایا جاتا ہے اور عورتیں بھی جاتی ہیں اور لوگوں میں مشہور یہ ہے

کہ ان کے پاس لیجانے کے بعد وہ بچہ اچھا ہو جاتا ہے کیا یہ ثواب ہے یا شرک؟
بدر الدین معرفت حاجی ولی محمد چپلی میکر ضلع پشاور

جواب (۵۸۹) الجواب بعون الوہاب - واضح ہو کہ اس میں قبروں کی تعظیم پائی جاتی ہے جس سے کہ شرک کی جڑ مضبوط ہوتی ہے لہٰذا ایسے افعال سے اجتناب کرنا چاہیئے - قرآن مجید میں شفاء ہے قرآن سے علاج کیا جائے یا ادویات سے تَدَاوَوْا یَا عِبَادَ اللّٰہِ - عبد القہار غفر لہ - ۲۲ر صفر ۸۳ھ

سوال بابت ورثہ

سوال (۵۹۰) والد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے - وارث چھ لڑکیاں - ایک لڑکا ایک زوجہ - متروکہ مال بیس ہزار چار سو پینتیس روپے - جمع سولہ سو چوالیس روپے - یہ کس طرح تقسیم کیا جائے اور یہ بھی بتائیں کہ زوجہ کا حق مہر جو کہ پندرہ سو روپے ہے اور عدت کا خرچہ جو کہ چار سو روپے ماہانہ ہے متروکہ مال میں سے وضع کیا جائے یا نہیں - مسز ریاض ۹ عباس مینشن - کراچی - ۴ر فروری ۱۹۶۳ء

جواب (۵۹۰) الجواب بعون الوہاب - صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ متوفی کا تمام ترکہ بعد تقدیم حقوق متقدمہ علی الارث کہ منجملہ ان کے دین مہر بھی ہے - ورثاء مذکورین کے درمیان اس طرح تقسیم ہوگا کہ ایک روپیہ میں سے دو آنے بیوہ متوفی اور ایک آنہ نو پائی یعنی پونے دو آنے ہر لڑکی کو اور ساڑھے تین آنے لڑکے کو از روئے شرع ملیں گے لقولہ تعالیٰ یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ولقولہ تعالیٰ فَاِنْ کَانَ لَکُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ - عدت کا نان نفقہ ترکہ میں سے نہیں دیا جائے - بیوہ اپنے مہر اور حصہ شرعی وغیرہ میں سے خرچ کرے گی فقط -

احقر العباد عبد القہار غفر لہ معاون نائب مفتی دار الافتاء جماعت غرباء اہلحدیث کراچی
۱۳ر رمضان ۱۳۸۲ھ

سوال بابت تقلید

سوال (۵۹۱) (۱) اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں کہ عرصہ چند یوم کا ہوا کہ ایک مولوی صاحب ہمارے قصبہ میں تشریف لائے - وہ فرماتے تھے کہ تقلید واجب بالفرض ہے اس واسطے کہ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ قرآنی آیت سے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیسرے کے حکم ماننے کے واسطے بھی حکم دیا گیا ہے اور یہ ارشاد باری تعالیٰ کا عام حکم ہے اور ائمہ اربعہ کی طرف اشارہ بھی ہو سکتا ہے - پس اللہ کا حکم یعنی قرآن اور رسول کا امر یعنی

حدیث کے ماننے کے ساتھ ہی ساتھ امام و حاکم کا بھی حکم ماننا ہے جیساکہ حدیث میں آیا ہے کہ جو امام کی بیعت نہ کرے گا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

پس اس سے ثابت ہوا کہ امام کی بیعت بھی کرنی واجب ٹھیری۔ جب امام کی بیعت کی جائے گی تو اس کی تقلید بھی کرنی پڑے گی یعنی امور دین میں انکے حدیث و قرآن سے استنباط کئے ہوئے احکام ماننے پڑینگے۔ جب ان کا حکم مانا گیا تو گوان کی تقلید کی گئی جب امام کا حکم مانا گیا تو بھی مقلد ٹھیرا۔ جب مقلد ہونا ثابت ہوا تو جس کو چاہے وہ اپنا امام تسلیم کرے اور اس کے استنباط کئے ہوئے مسائل پر عمل کرے۔ ہم احناف کے جدامجد باپ دادا نے امام ابو حنیفہ رح کو اپنا امام تسلیم کیا اور انکی بیعت کی اور انکے مقلد بنے۔ زمانہ گذرتا گیا۔ جب ہم ان کے مکان میں پیدا ہوئے تو فطرتاً انہوں کا ہی مذہب اختیار کرنا پڑا اور آبار کی بیعت کو ہم نے اپنی بیعت سمجھ کر آبار کے امام کی تقلید کرنے لگے جیسے صحابہ رض کی اولاد آنحضرت کے بعد جو پیدا ہوئی انہوں نے حضور سے بیعت نہ کی لیکن اپنے باپ دادا کی بیعت شدہ پر ہی اکتفاء کی۔

(۲) آپ اہلحدیث لوگ کہتے ہو کہ ہم غیر مقلد ہیں کسی امام کی نہیں مانتے یہ بات غلط ہے۔ ایک وجہ اس کی یہ ہے کہ آپ امام مولانا عبدالوہاب صاحب رح دہلی کی بیعت کرنے کرانے کے قائل ہو۔ اگر کوئی نہیں کرتا تو وہ جاہل اور کافر کہا جاتا ہے جیساکہ فتاویٰ ستاریہ، ص۹۷ میں ایک سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ جب امام اس زمانہ کی تقلید و بیعت کرنی جائز ہے تو ائمہ اربعہ کی کیوں ناجائز فهو جوابنا جوابکم۔

دوسرا اہلحدیث امام مولانا عبدالوہاب کے بیعت میں آکر ان کے استنباط کئے ہوئے مسائل پر عمل ہوا تو ان کی تقلید ہوگئی۔ جب تقلید کی گئی تو نام آپ کا مقلد ہوا جیساکہ امام ابو حنیفہ رح کی تقلید کرنے سے حنفی ہو جاتا ہے اور مالک سے مالکی اور شافعی سے شافعی حنبلی وغیرہ ایسا ہی آپ لوگ بھی وہابی بن گئے۔ اور یہ پانچواں مذہب بنا۔ اب اسلام میں یہ مذاہب ہوئے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، صدری وہابی چودھویں صدی کی ایجاد باقی سوال ٹھیرا اہلحدیث مذہب کا تو یہ ائمہ اربعہ خود بھی اہلحدیث تھے۔ جب وہ ہمارے امام اہلحدیث ہیں تو ان کے مقلد بھی اہلحدیث ہو گئے۔

(۳) اگر تقلید واجب نہ ہوتی تو محبوب سبحانی عبدالقادر جیلانی رح جیسے برگزیدہ ولیا حنبلی مقلد کیوں ہوتے اور مولانا عبدالحی حنفی، ملا علی قاری حنفی وغیرہم حنفی مقلد کیوں ہوتے غیر مقلد یعنی اہلحدیث کیوں نہیں ہوتے۔ کیا ان کو بدعت ہونے اور تقلید شخصی کرنے کا علم سوجھا ہی نہ تھا، اب کراچی والوں کو سوجھا ہے جو کہتے ہیں کہ مقلد اندھے کے مانند ہیں بغیر ثبوت غیر کی تقلید کرتے ہیں وغیرہما۔ مولانا صاحب غصہ میں آکر کہہ گئے کہ یہ اہلحدیث

نہیں، اہل خبیث ہیں۔ اور ان لوگوں کا دلی مقصد یہ ہے جو ظاہراً معلوم ہوتا ہے، کہ اہلحدیث کا پاک نام رکھ کر اپنے قید میں پھنساتے ہیں اپنے مرید بناتے ہیں۔ کچھ وقت کے بعد ان کی باقاعدہ تقلید کی جائے گی جیسے ائمہ اربعہ کی کیجاتی ہے۔ پس ان کے مقید وبیعت کنندوں کی اولاد بھی ان کی تقلید کریگی اور امام مولانا عبدالوہاب صاحب دہلی کے نام سے لوگ پکاریں گے وہابی مقلد۔ اگر ایسا نہیں ہے تو امام مولانا عبدالوہاب صاحب کی بیعت کیوں کرائی اور کی جاتی ہے۔ اگر انہیں امام کی بیعت اور مستنباط مسائل کا ماننا لازمی ہے تو ائمہ اربعہ کے مسائل ماننا کیوں لازم نہیں ہے فہو جوابکم جوابنا۔

(۴) اگر امام مولانا عبدالوہاب صاحب دہلی کے مستنبط مسائل پر عمل کرنا ضروری ہے تو ائمہ اربعہ کے مسائل استنباط شدہ پر عمل کرنا جو فقہ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی وغیرہ کے ناموں سے مروج ہیں ان پر عمل کرنا کیوں ضروری نہیں ہے۔ سو اس کا کیا جواب ہے۔ براہ کرم جواب مدلل ہونا چاہئے قرآن وحدیث اور صحیح معتبر کتابوں سے مع حوالہ صفحہ کے ساتھ۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا سوالوں کے جواب دو ہفتہ میں دینا چاہئے۔ کیونکہ مولوی حنفی صاحب نے فرمایا ہے کہ اگر اس مدت میں (ترت) جواب نہ دیا گیا تو دال میں کالا کالا ہے۔

سائل محمد عمر گھانگھرہ اہلحدیث (ضلع لاڑکانہ سندھ)

بتاریخ ۶ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ مطابق یکم فروری ۱۹۶۳ھ

جواب (۵۹۱) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱) تقلید شخصی قطعاً ناجائز ہے۔ قرآن مجید کی آیت أُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ سے تقلید کا استنباط قطعاً غلط ہے کیونکہ آیت ہذا میں مِنكُمْ کا لفظ ظاہر ہے جو تم میں سے امیر ہو اس کی اطاعت کرو، نہ یہ کہ تقلید کرو۔ آیت فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ نے تقلید کی جڑ کاٹ دی۔

تقلید کے معنیٰ ہیں بغیر کسی دلیل کے کسی کی بات مان لینا۔ اور اطاعت کے معنیٰ دلیل کے ساتھ کسی کا کہنا ماننا ہے۔ امام وقت کی بیعت کر لینے سے لازم نہیں آتا کہ تقلید کرے بلکہ امام وقت اگر قرآن وحدیث کے خلاف کوئی حکم دے تو وہ اس کا حکم چھوڑ دیا جائے کیونکہ حدیث شریف میں ہے لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔ جب کہ صحابہ کرامؓ نے خدا اور رسول کے فرمان کے مقابلہ میں کسی کی تقلید نہیں کی تو کسی دوسرے کی تقلید کب روا وجائز ہو سکتی ہے۔ یہ بات بھی غلط ہے کہ صحابہؓ کی اولاد نے رسول اللہ کی بیعت نہ کی تھی تو انہوں نے بعد کے لوگوں کی تقلید کی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہؓ کے

بعد کے لوگوں اور خود صحابہؓ نے خدا و رسول کے فرمان کے مطابق امام وقت ابوبکر صدیق و امام وقت عمر فاروق و امام عثمان غنی و امام علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہم کی اتباع و اطاعت کی۔

(۲) مولانا عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ خدا کے فضل سے اپنے وقت کے امام تھے۔ انہوں نے کبھی نہیں لکھا اور نہ کہا کہ جو میری بیعت نہیں کرے گا وہ کافر مرے گا۔ یہ صریح جھوٹ اور کذب ہے۔ آپ نے جو فتاویٰ ستاریہ کا حوالہ صـ۹۷ دیا ہے وہ صریح جھوٹ اور تہمت ہے۔ فتاویٰ ستاریہ میں اول سے آخر تک بھی یہ عبارت نہیں ہے بلکہ جو حدیث شریف میں ہے وہی ہے یعنی جو بغیر بیعت کئے مر گیا وہ جہالت کی موت مرا، یہ لکھا اور صحیح لکھا کیونکہ حدیث کے مطابق لکھا۔ اور یہ کوئی مولانا مرحوم کی بات نہیں بلکہ خدا اور رسولؐ کا فرمان ہے اور اللہ و رسول کا حکم ماننا عین ایمان ہے پھر یہ تقلید کہاں سے ہوئی۔ تقلید تو وہ کہ اللہ و رسول ایک کام کا حکم دیں، کرو۔ اور امتی میں سے کوئی کہے، نہ کرو۔ اب خدا و رسول کے حکم کو چھوڑ کر امتی کا حکم ماننا بس یہ تقلید ہے اور حرام ہے۔

(۳) تقلید نہ واجب ہے نہ جائز بلکہ منع ہے اور ناجائز ہے جیسا کہ امامان دین بھی خود فرما گئے لَا تُقَلِّدْنِيْ وَلَا تُقَلِّدَنَّ مَالِكًا وَّلَا الْاَوْزَاعِيَّ وَلَا النَّخَعِيَّ وَخُذْ الْاَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا مِنَ الْكِتٰبِ وَالسُّنَّةِ۔ یعنی ہم میں سے کسی کی بھی تقلید نہ کرنا۔ یہ فرما کر انہوں نے اپنا پلّہ صاف کر لیا۔

(۴) ہم مولانا عبدالوہاب صاحب مرحوم کے پیش کردہ مسائل کو مانتے ہیں اسلئے کہ انہوں نے قرآن و حدیث سے ہی مسائل پیش کئے ہیں۔ اپنی طرف سے نہیں بتائے ائمہ رحؒ کے زمانہ میں قرآن و حدیث ایک جگہ جمع نہ تھے اس وجہ سے انہوں نے قیاس سے بھی فتوے دیئے۔ اس بنا پر ان کے وہ مسائل جو قرآن و حدیث کے خلاف ہوتے ہیں ہم اہلحدیث رد کر دیتے ہیں کیونکہ قرآن و حدیث کے خلاف کسے باشد کوئی ہو کسی کی بات نہیں ماننی چاہیئے بلکہ بفرمان نبوی اگر موسیٰؑ بھی (بالفرض محال) زندہ ہو کر آجائیں تو قرآن و حدیث کے مقابلہ میں موسیٰؑ کی بات چھوڑ کر حدیث رسولؐ ہی کی اتباع کریں گے تو نجات ہے ورنہ نہیں فقط

عبدالقہار معاون نائب مفتی۔

سوال بابت میراث

سوال (۵۹۲) زید کی تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے۔ اور زید اپنی زندگی میں جائیداد تقسیم کرنا چاہتا ہے حالانکہ یہ پوری جائیداد زید کی بیوی کی تھی جو فوت ہو چکی تو اب یہ جائیداد شرعی نکتہ نگاہ سے کیسے تقسیم ہوگی؟

سائلہ والدہ عبدالحق لاہور

جواب (۵۹۲) الجواب بعون الوہاب :- صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ زید کی فوت شدہ بیوی کا جملہ ترکہ بعد تقدیم حقوق متقدمہ علی الارث یوں تقسیم ہو گا۔ زید جو کہ فوت شدہ کا خاوند ہے کا چوتھائی حصہ ہے اور ہر لڑکی کو اکہرا اور لڑکے کو دوہرا حصہ ملے گا

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی دارالافتاء کراچی ۱۷ رمضان ۱۳۸۲ھ

اذان کے بعد نماز کیلئے آواز لگانے اور رکوع کی رکعت کے بارہ میں سوال

سوال (۵۹۳) (۱) کسی بھی اذان کے بعد نماز کے لئے آواز لگانا کیسا ہے؟ اور یہ عام رواج ہو گیا ہے۔ کیا یہ شرعی چیز ہے؟

(۲) رکوع کی رکعت بغیر سورہ فاتحہ پڑھے ہو جاتی ہے یا نہیں؟

محمد ابراہیم برنس روڈ۔ آرٹیلری میدان ، کراچی

جواب (۵۹۳) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ :۔

(۱) عہد نبوی و عہد صحابہ میں اذان کے بعد مروجہ طور سے آوازیں برائے نماز لگائی جانا کسی بھی حدیث سے ثابت نہیں۔ یہ بعد کی ایجاد ہے جو شرعاً بدعت ہے بقول النبی صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔ (بخاری۔ مسلم)

(۲) رکوع میں ملجانے سے شرعاً نماز ہو جاتی ہے۔ سورہ فاتحہ قیام میں فرض ہے نہ رکوع میں۔ دلائل کتب حدیث میں موجود ہیں جن میں سے ایک روایت یہ بھی ہے اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مَعَ الْاِمَامِ قَبْلَ اَنْ یُّقِیْمَ صُلْبَهٗ فَقَدْ اَدْرَكَهَا (ابوداؤد۔ دارقطنی۔ بیہقی۔ تلخیص ابن خزیمہ) فقط

عبدالقہار غفرلہ ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۲ھ

حاتم طائی کون تھے

سوال (۵۹۴) حاتم طائی کون تھے کیا مسلمان صحابی تھے یا کیا؟ ہم نے سنا ہے انہوں نے حضور کے زمانہ میں جہاد میں بڑا روپیہ خرچ۔ انکی صحیح تاریخ سے مطلع فرمائیں۔ اجرکم علی اللہ۔

سائل محمد صدیق منٹگمری

جواب (۵۹۴) حاتم طائی ایک شخص کا نام ہے جو عرب کے اندر سخاوت میں مشہور تھا۔ اپنی کریم النفس ورجودت طبع کی وجہ سے سخاوت میں ضرب المثل تھا۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے چھ سال پہلے وفات پائی اسلئے صحابی تھے نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تھے فقط عبدالغفار سلفی

دورانِ خطبہ جمعہ میں حضور کا نام سنکر درود پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال (۵۹۵) جب خطیب جمعہ کا خطبہ ادا کرتے ہوئے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ذکر کرے تو سامعین آپ کا اسم گرامی سنکر صلی اللہ علیہ وسلم کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا

(مولوی) محمد اسحاق حصاری بھٹی خریدار صحیفہ الحدیث نمبر ۵۶۴ ضلع منٹگمری

جواب (۵۹۵) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ اگر اتنے آہستہ سے صلی اللہ علیہ وسلم کہہ لے کہ جس سے خطبہ سننے میں خلل واقع نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ورنہ صحابہ کرام سے کوئی لفظ خطبہ کے دوران میں کہنا ثابت نہیں فقط

عبدالقہار غفرلہ ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

کیا زکوٰۃ و فطرہ اسکول کی امداد میں دے سکتے ہیں؟

سوال (۵۹۶) کیا زکوٰۃ و فطرہ کا روپیہ اسکول کی امداد میں دے سکتے ہیں؟

محمد عبدالماجد ضلع راجشاہی۔ مشرقی پاکستان

جواب (۵۹۶) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً دینی مدارس میں زکوٰۃ صرف ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید میں زکوٰۃ کے آٹھ مصرف بیان ہوئے ہیں جن میں سے ایک فی سبیل اللہ کی مد بھی ہے۔ اسی کے تحت دینی مدارس وغیرہ شامل ہیں (فتح البیان) رہا اسکول کا سوال، سو واضح رہے آجکل اسکولوں میں بجائے قرآن و حدیث جو کہ دینی تعلیم ہے کے دیگر علوم جو کہ دینی نہیں پڑھائے جاتے ہیں۔ اس بنا پر اسکولوں پر زکوٰۃ نہیں لگ سکتی فقط۔

عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۲۳ رمضان ۱۳۸۲ھ

الجواب۔ ایسے اسکولوں اور کالجوں میں جہاں بجائے دینی تعلیم کے رقص و سرود ناچنا گانا بجانا سکھایا جاتا ہو امداد دینی قطعاً حرام ہے فقط

نجیب سلفی مدرس دارالسلام کراچی

بغیر بیعت کئے مرنے والے کی نجات ہوگی یا نہیں؟

سوال (۵۹۷) ایک فریق کہتا ہے کہ کوئی بغیر امام کے بیعت کئے مرے گا تو نجات ہو جائے گی اور دوسرا فریق کہتا ہے کہ جب تک امام وقت کے ہاتھ پر بیعت نہ کرے

اور مر جائے تو جاہلیت کی موت مرے گا۔ ان دونوں فریق میں کون سچا ہے؟
حافظ محمد یونس ضلع سیالکوٹ

جواب (۵۹۷) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ صحیح مسلم شریف میں نبی علیہ السلام کا فرمان ہے مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔ یعنی جو بغیر بیعت کئے مرا اس کی موت جاہلیت کی موت ہو گی۔
عبدالقہار عفر لہ معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث کراچی ۱۰

سفارش حضورؐ کے قبر مبارک میں سننے، درود پہنچنے اور انبیاء علیہم السلام قبور میں کس حالت میں ہیں

سوال (۵۹۸) (۱) کیا شفاعت یا سفارش برحق ہے؟
(۲) کیا نبی علیہ السلام اپنی قبر مبارک میں سن سکتے ہیں یا سنتے ہیں؟
(۳) کیا درود شریف فرشتے پہنچاتے ہیں یا کہ خود اللہ تعالیٰ؟
(۴) کیا انبیاء علیہم السلام یا خود نبی علیہ السلام اپنی قبر مبارک میں کس حالت میں ہیں؟
حافظ محمد خاں ضلع سرگودھا۔

جواب (۵۹۸) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔
(۱) شفاعت برحق ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ۔ حدیث میں ہے وَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا یعنی اللہ تعالیٰ جس کیلئے اجازت فرمائے گا اسی کے حق میں سفارش کی جائیگی اور قبول ہو گی۔ اور نبی علیہ السلام نے فرمایا میری شفاعت اس کے حق میں ہو گی جو مشرک نہ ہو۔ ہاں شفاعت کبریٰ عام ہے۔
(۲) قبر والے کسی کی بھی آہ و پکار نہیں سنتے۔ قرآن مجید میں ہے وَمَا أَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ہاں نبی علیہ السلام کی قبر پر جا کر درود و سلام پڑھا جائے تو آپ سنتے ہیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔
(۳) فرشتے درود و سلام پہنچاتے ہیں۔ حدیث میں ہے إِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّاحِيْنَ الخ
(۴) انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبر میں ٹھیک اور صحیح حالت میں ہیں۔ ان کے جسموں کو زمین خراب نہیں کرتی۔ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فقط

عبدالقہار عفر لہ۔ ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ

طلاق ثلاثہ کی بابت سوال

سوال (۵۹۹) میری گھروالی جوکہ انڈین ہے اپنے والدین سے ملنے گئی میری اجازت سے۔ اس وقت وہ حاملہ تھی۔ بچہ کی پیدائش کے بعد اس کو بلایا تو اس کے والدین کو میرے والدین سے شکایت تھی اس لئے انہوں نے نہ بھیجا۔ کچھ لوگ بیچ میں پڑے مگر وہ ان کی غلط فہمی کو دور نہ کرسکے اور میں نے سخت غصہ میں آکر لفظ طلاق، طلاق، طلاق لکھ کر بذریعہ رجسٹری بھیج دیا۔ میرے خسر طلاق نامہ ملنے سے بیشتر صلح صفائی کے لئے چل چکے تھے۔ اب میری صلح وصفائی ہوگئی ہے اور میں راضی برضا اس کو بسانا چاہتا ہوں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے مطابق۔ اب مجھ کو بتایا جائے کہ میں اس کو کس طرح اپنے نکاح میں لے سکتا ہوں؟ طلاق نامہ بھیجے ہوئے ابھی صرف اٹھائیس دن ہوئے ہیں والسلام

مشتاق احمد ولد محمد احمد معرفت حاجی انیس الرحمن صاحب دہلوی حال رنچھوڑ لائن

جواب (۵۹۹) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً مجلس واحدہ کی تین طلاقیں حکم میں ایک طلاق کے ہیں اور رجوع کا حق دو طلاق تک ہے لہٰذا میاں بیوی قبل از انقضاء عدت رجوع کرسکتے ہیں فقط۔

عبدالقہار غفرلہ

بیٹے کی بیوی سے زنا کرنے سے بیوی خاوند کیلئے حلال ہے یا حرام

سوال (۶۰۰) ایک شخص مسمی فضل نے اپنے سگے بیٹے رشید کی بیوی سے زنا بالجبر کیا جوکہ آنکھوں سے دیکھا گیا اور مشاہدہ کرنے والے موقع کے گواہ موجود ہیں اور اس عورت مزنیہ نے بھی قرآن پر ہاتھ رکھ کر قسم اٹھا کر بیان دیا ہے کہ میرے سسر نے میرے ساتھ زنا بالجبر کیا یعنی زنا کا ثبوت بالقطع والیقین ہوچکا ہے۔ اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ از روئے شریعتِ اسلام یہ عورت مزنیہ اس زانی کے بیٹے جوکہ عورت کا خاوند ہے کے لئے حلال رہی یا ابداً حرام ہوگئی۔

عبدالعزیز ضلع منٹگمری

جواب (۶۰۰) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً زانیہ مذکورہ اپنے خاوند کے لئے حلال ہے اور وہ اس کے نکاح میں ہے۔ زنا ایک فعل حرام ہے اور نکاح حلال۔ حرام کے ارتکاب سے حلال حرام نہیں ہوسکتا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر بذریعہ نکاح جو حلال طریقہ ہے سے آئی ہوئی ہے اس کے زنا کرنے سے

اپنے خاوند کے نکاح جو حلال ہے سے باہر نہیں ہوسکتی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے
لَا یُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ الخ (ابن ماجہ شریف) ہاں زنا حرام ہے۔ زانی کو چاہیئے کہ
شرعی توبہ کرے۔ فقط

عبدالقہار غفرلہ ۶ر محرم ۱۳۸۳؁ ہجری

دیہات میں جمعہ ہوسکتا ہے یا نہیں؟

سوال (۶۰۱) عرصہ ایک سال سے اپنی بستی میں جمعہ قائم کیا ہوا ہے مگر فرقہ حنفیہ
کے علماء مانع جمعہ ہیں۔ وہ کہتے ہیں دیہات میں جمعہ نہیں ہوسکتا۔ براہ مہربانی احادیث صحیحہ سے
یہ فتویٰ دیں کہ بستی میں جمعہ پڑھنا چاہیئے یا نہیں فقط

(مولوی) جان محمد معرفت رحمت علی ضلع میانوالی

جواب (۶۰۱) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً
جمعہ اہل قریہ و اہل شہر سب مسلمانوں پر واجب اور فرض ہے سوا غلام، عورت، بچہ، بیمار
کے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت سے واضح ہے اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَّاجِبٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ
فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلٰى أَرْبَعَةٍ مَّمْلُوكٍ أَوِ امْرَأَةٍ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ مَرِيضٍ۔
نیز طبرانی نے ابومسعود انصاری سے نقل کیا ہے کہ نبی علیہ السلام کے تشریف
لانے کے پہلے جب شروع شروع مہاجرین مدینہ میں آئے تھے تو مصعب بن عمیرؓ نے
ان کو جمعہ پڑھایا اور وہ سب بارہ آدمی تھے۔ طبرانی و ابن عدی میں مرفوعاً آیا ہے کہ
جمعہ ہر بستی میں واجب ہے اگرچہ وہ تین ہوں اور چوتھا ان کا امام ہو فقط۔

عبدالقہار غفرلہ ۸ر محرم ۱۳۸۳؁ھ

طلاق ثلاثہ کی بابت استفسار

سوال (۶۰۲) ایک آدمی نے اپنی بی بی کو ایک بار تین طلاقیں بیان کر دیں۔
اور اپنے باپ کے گھر رہنا شروع کر دیا۔ عدت بھی گزر گئی اور دو سال ہو گئے اس
واقعہ کو۔ عدت کے اندر رجوع بھی نہیں کیا۔ اب ایک مولوی نے تجدید نکاح سے
میاں بیوی کے رجوع کو ثابت کیا ہے، لیکن عورت کچھ رضامند نہیں۔ اور
آیت فبلغن اجلہن کا کیا ترجمہ ہے؟ فقط

محمد الہی بخش ضلع کوچ بہار (بنگال)

جواب (۶۰۲) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً مجلس
واحدہ کی تین طلاقیں حکم میں ایک طلاق کے ہیں اور بعد انقضائے عدت اگر میاں بیوی

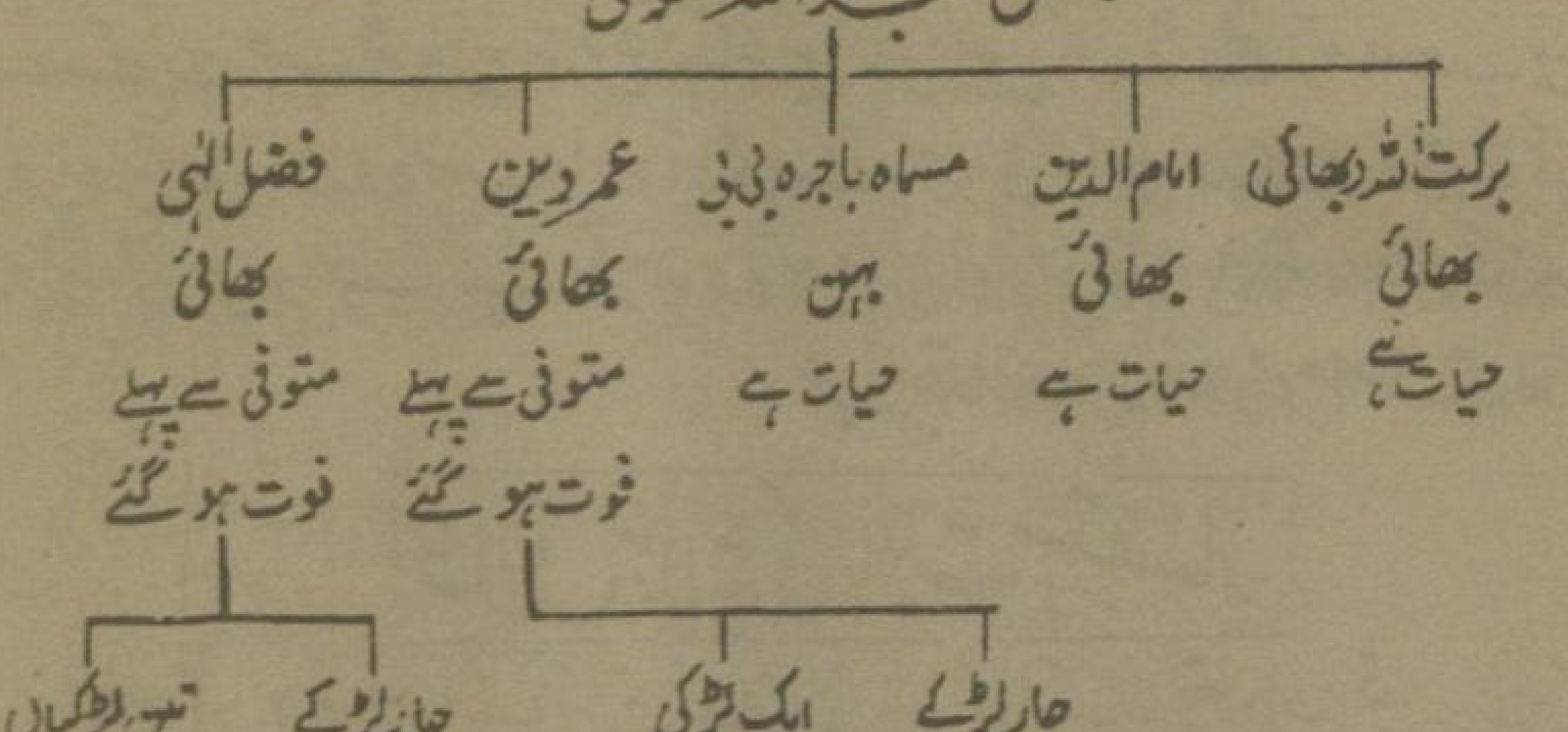
رجوع کرنا چاہیں تو بتجدید نکاح رجوع ہو سکتا ہے۔

واضح رہے میاں بیوی کی رضامندی ضروری ہے۔ اگر دونوں میں سے ایک رضامند نہیں تو شرعاً یہ رجوع جائز نہ ہوگا لقولہ تعالیٰ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ الخ نیز: فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ کا معنے ہے عدت گزر جائے۔ آیت کا ترجمہ یہ ہے اور جب طلاق دو تم اپنی عورتوں کو۔ پس پہنچ جائیں مدت اپنی کو پس نہ روکو اُن کو یہ کہ نکاح کریں وہ اپنے خاوندوں سے جب کہ راضی ہوں آپس میں موافق شریعت کے فقط

راقم الحروف عبدالقہار غفرلہ

ورثہ کے متعلق استفسار

سوال (۶۰۳) مسمی قاضی عبداللہ کا انتقال ہونے پر اس نے مبلغ چار سو روپے نقد چھوڑے ہیں اور اپنے پیچھے کوئی اولاد یا بیوی نہیں چھوڑی ہے۔ متوفی نے مندرجہ ذیل خاکہ کے مطابق ورثار چھوڑے ہیں۔ براہِ کرم بتایا جائے کہ ورثار میں متوفی کی چھوڑی ہوئی ملکیت کس طرح تقسیم ہو۔



فقط۔ سائل مولوی برکت اللہ معرفت عبدالستار۔ ۲ حمدیہ منزل۔ ٹنڈو آدم سندھ

مورخہ ۵ رجون ۱۹۶۳ء

جواب (۶۰۳) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً متوفی کے کل ترکہ میں سے بعد تقدیم حقوق متقدمہ علی الارث یوں تقسیم ہوگا کہ متوفی کے ورثار میں سے بہن کو اکہرا اور بھائی کو دوہرا حصہ ملے گا۔ عمر دین و فضل الٰہی فوت شدگان کی اولاد کے لئے (متوفی کے بھائیوں (حیات) وبہن (حیات) کی موجودگی میں) کوئی حصہ مقرر نہیں لقولہ تعالیٰ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ

(پ ۶ رکوع ۴) نیز بعد تقسیم حصص اگر کچھ بچے تو صرف آٹھ لڑکوں کو بطور عصبہ کچھ دیا جا سکتا ہے
فقط　　عبد القہار غفرلہ ۱۳ محرم الحرام ۱۳۸۳ھ

سوال (۶۰۴) زید کی بیوی کا انتقال ہو گیا ہے۔ ایک شوہر۔ تین لڑکیاں۔ دو لڑکے وارث چھوڑے ہیں۔ اس کی میراث کس طرح تقسیم کی جاوے؟ بینوا توجروا۔

سائل محمد یونس۔ مدینہ مسجد والی گلی۔ فریئر روڈ کراچی

جواب (۶۰۴) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً متوفی کے کل ترکہ میں سے بعد تقدیم حقوق متقدمہ علی الارث یوں تقسیم ہو گا کہ شوہر کا چوتھا حصہ بقولہ تعالیٰ اِنْ کَانَ لَھُنَّ وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ۔ اور لڑکے کو دوہرا، لڑکی کو اکہرا حصہ ملے گا لقول اللہ تعالیٰ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ الخ فقط

راقم الحروف عبد القہار غفرلہ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۸۳ھ

سوال (۶۰۵) تقسیم ہند کے وقت زید کا لڑکا بکر پاکستان آگیا اور آباد ہوگیا۔ کچھ عرصہ بعد زید کا انتقال ہوگیا۔ بکر کے بھائیوں نے باپ کی جائیداد باہم خود تقسیم کرلی اور بکر کو اس کے حصہ شرعی سے محروم کر دیا۔ حکومت ہند نے زید کی ملکیت سے بکر کا حصہ ضبط کر کے بقیہ وارثان کو دیدیا۔ ضبطی حصہ کا باعث بکر کا انتقال مکانی ہے حکومت ہند نے زید کے حصہ کی قیمت پانچ ہزار قرار دی۔ اور بکر کے بھائیوں کو جو حصہ ملا وہ نو ہزار ہے۔ بکر زید کا بیٹا ہونے کی صورت میں مساوی حصہ کا حقدار ہے یا نہیں اور بکر کے بھائی بکر کے حصہ کے دیندار ہیں یا نہیں اور بکر باپ کے مال میں دوسرے بھائیوں کے برابر شریک ہے یا نہیں؟

از عبد الرحمٰن معرفت مولوی سیف الدین حیدرآبادی حال کراچی

جواب (۶۰۵) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً بکر زید کی اولاد ہونے میں حصہ مساوی برادران کے حقدار ہے۔ انتقال مکانی کے باعث بکر اپنے حصہ سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ حدیث شریف اِعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِکُمْ کے تحت بھائیوں میں برابر و شراکت لازمی ہے فقط

عبد القہار غفرلہ معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث۔ بنس روڈ۔ کراچی ۱

۱۹ محرم الحرام ۱۳۸۳ھ

تاش کھیلنا جائز ہے یا نہیں اور روح کیا چیز ہے

سوال (۶۰۶) (۱) تاش کھیلنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں۔ اکثر علماء کہتے ہیں کہ تاش کھیلنا ایسا ہے جیسا کہ سور کے خون میں ہاتھ بھرنا ہے۔

(۲) روح کیا چیز ہے؟ اور اس کو قیامت کے دن اعمال کی وجہ سے عذاب یا ثواب کیسے ملے گا۔

خان شمشاد احمد خان صاحب امیر جماعت غرباء اہلحدیث فاضل پور ضلع ڈیرہ غازیخان

جواب (۶۰۶) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱) شرعاً شطرنج تاش وغیرہ کھیلنا میسر ہے اور جوئے کے متعلق آیا ہے کہ سور کے خون میں ہاتھ بھرنا ہے۔ ؎

مزید مفصل دلائل کے لئے فتاویٰ ستاریہ جلد اول و ہفت پارہ مترجم و محشی کا ص۱۵۸

(۲) روح امر ربی ہے یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ الخ پ۱۵
باقی اس کو عذاب و ثواب جس طرح اللہ چاہے گا اس طرح ہوگا۔ اس قسم کے مسائل پر ایمان لانا فرض ہے حقیقت معلوم کرنے کے شرعاً ہم مکلف نہیں فقط

عبدالقہار غفرلہٗ معاون نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث۔ بنس روڈ۔ کراچی

۱۹ صفر ۱۳۸۳ھ

کیا بحالتِ مجبوری صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہو سکتا ہے:

سوال (۶۰۷) نماز جماعت ہو رہی ہے۔ آخری قاعدہ ہے۔ اگلی صف میں جگہ نہیں۔ کیا پیچھے اکیلا کھڑا ہو کر نماز میں شامل ہو جائے۔ جائز ہے یا نہیں؟

عبدالحلیم ضلع ڈھاکہ

جواب (۶۰۷) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً صف سے پیچھے اکیلا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز نہیں۔ یا تو اگلی صف میں ملجانا چاہئے یا دوسرا کوئی اور ساتھ ملنے والا نہ ہو تو اگلی ہی صف میں سے ایک کو کھینچکر اپنے ہمراہ ملا کر جماعت میں شامل ہو جائے کیونکہ حدیث میں ہے هَلَّا دَخَلْتَ اَوْجَرَرْتَ فقط

راقم الحروف عبدالقہار غفرلہ ابو محمد عبدالستار ۱۶ صفر ۱۳۸۳ھ

سوال بابت زکوٰۃ عشر

سوال (۶۰۸) عشر کے مسئلہ ایک آدمی کی ۳۶ من گندم ہوتی ہے اور اس کا گندم کا خرچ ذاتی گھر کا ۳۰ من ہے تو اس کو کتنا عشر ادا کرنا ہوگا۔ اس کا جواب ضرور دیں۔

محمد حسین چیمہ ایس وی اسٹوڈنٹ ضلع گوجرانوالہ

جواب (۶۰۸) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ اگر بارانی زمین ہے تو بیس من میں دو من عشر نکالا جائے اور اگر چاہی وغیرہ ہے تو بیس من

میں ایک من عشر نکالا جائے۔ بعدہ اپنے ذاتی خرچ وغیرہ میں غلہ صرف کیا جائے کیونکہ زکوٰۃ عشر فرض ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ الخ یعنی جب زمین سے غلہ کاٹا جائے اسی روز زکوٰۃ عشر نکالا جائے۔

راقم الحروف عبدالقہار غفرلہ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار ۱۹ صفر ۱۳۸۳ھ

بیمہ زندگی سیونگ سرٹیفکیٹ کی منافع خوری۔ بنک میں روپیہ رکھ کر منافع حاصل کرنا، کمپنی ماہواری تنخواہ میں سے کچھ جمع کرکے مجموعی رقم مع منافع وسود کے واپس کر دیتی ہے کیا یہ جائز ہے

سوال (۶۰۹) (۱) کیا اپنی زندگی کا بیمہ کراسکتا ہوں۔ شریعت سے جائز ہے؟
(۲) حکومت کے نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ کا منافع کھا سکتے ہیں یا نہیں؟
(۳) بنک میں روپیہ رکھنا اور اس کا منافع استعمال میں لایا جاسکتا ہے؟
(۴) کمپنی ہماری تنخواہ میں سے ہر ماہ کچھ جمع کرتی ہے۔ بعدہ جب ریٹائر ہو جائینگے تو مع منافع اور سود کے ہماری رقم دیتی ہے۔ کیا یہ جائز ہے؟

عبدالجبار ڈھاکہ انجنیئرنگ ورکشاپ آدم جی جوٹ ملز لمیٹڈ آدم جی نگر

جواب (۶۰۹) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ اپنی زندگی وغیرہ کا بیمہ انشورنس کرانا شرعاً ثابت نہیں۔ باقی مسئولہ صورتوں میں بھی سودی آمیزش ہے جس کا نفع نام رکھ کر بنک وغیرہ دیتے ہیں۔ یہ سب صورتیں ناجائز ہیں۔ سود تھوڑا ہو یا بہت سب حرام ہے أَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَوٰا۔ لہٰذا سود و مظنہ سود سے اجتناب ایک مسلم موحد کے لئے لازمی ہے فقط

راقم الحروف عبدالقہار الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار ۱۹ صفر ۱۳۸۳ھ

سوال بابت طلاق ثلاثہ

سوال (۶۱۰) خاوند اپنی عورت کو ایک مجلس میں تین طلاقیں دیدے تو کیا وہ تین شمار ہونگی یا ایک۔ نیز طلاق دینے کا شرعی طریقہ کیا ہے۔ مدلل مع عبارت مع حوالہ تحریر فرمائیں۔

احمد بن عبدالقادر میمن جوڑیا بازار کراچی معرفت مولوی سلیمان جوناگڈھی۔

جواب (۶۱۰) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً مجلس واحدہ کی تین طلاقیں

حکم میں ایک طلاق کے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً۔ مسلم شریف جلد اول ص۴۷۷۔

نیز طلاق دینے کا شرعی طریقہ یہ ہے کہ ہر طہر میں ایک طلاق دی جائے۔ تین طہر میں تین طلاقیں دینے سے طلاق بائنہ شرعی واقع ہو جائے گی۔ اور اس مدت کے اندر گھر سے عورت کو نہ نکالا جائے۔ قرآن مجید میں ہے فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ الخ سورۂ طلاق۔ نیز بخاری مسلم میں حدیث ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَةً لَّهٗ وَهِىَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِىْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ (مشکوٰۃ شریف ص۲۸۵) مقصد یہ کہ ہر مہینہ جبکہ عورت حیض سے نہا کر پاک صاف ہو جائے تب طلاق دی جائے۔

راقم الحروف عبدالقہار عفرلہ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار ۲۸ صفر ۱۳۹۳ھ

کیا حضور نوری تھے۔ نماز استسقاء کے علاوہ پانی مانگنے کا اور بھی کوئی طریقہ ہے؟

سوال (۱۱۶۱) (۱) کیا نبی علیہ السلام کو نور سے پیدا کیا گیا ہے؟ اور اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِىْ کیا یہ صحیح حدیث ہے؟

(۲) نیا پانی مانگنے کے لئے نماز استسقاء کے علاوہ اور کوئی طریقہ اختیار کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

محمد امیر الدین ضلع کشتیا (مشرقی پاکستان)

جواب (۱۱۶۱) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:-

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور سے نہیں پیدا ہوئے بلکہ اپنے ماں باپ کے ذریعہ پیدا ہوئے ہیں۔ آپ نسل انسانی سے ہیں۔ آپ کے ننھیالی اور ددیالی سب رشتے تھے اور آپ کی بیویاں اور اولاد بھی تھیں۔ یہی سب سے بڑی دلیل بشریت اور انسانیت کی ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِىْ۔ یہ موضوع حدیث ہے۔

(۲) پانی مانگنے کے لئے نماز استسقاء ہی طریقہ مسنون ہے۔ البتہ دعاء اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا۔ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وغیرہ الفاظ منقولہ اور ورد زباں رکھنے احادیث سے ثابت ہیں فقط عبدالقہار عفرلہ،

مرد اور عورت کی سمجھ میں آجائے۔ اس میں ... صلح ہو جائے اور تیسری طلاق کی نوبت ہی نہ آئے۔ رجوع ہو کر گھر آباد رہے۔

عبد القہار غفرلہ معاون نائب مفتی دار الافتاء جماعت غرباء اہلحدیث برنس روڈ۔ کراچی ۱
الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار غفرلہ　　۲۸ صفر ۱۳۸۳ھ

کیا زانیہ کا بحالت حمل زانی سے نکاح ہو سکتا ہے

سوال (۶۱۲) براہ کرم مسئلہ ذیل کا جواب از روئے قرآن وحدیث تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں یہ کہ خود اقرار کرنے والی زانیہ وزانی کا بحالت حمل جو کہ زنا کا ہے بغیر اصلاح ان کا آپس میں نکاح پڑھا دینا جائز ہے یا نہیں؟

محمد حسن خاں ضلع سرگودھا

جواب (۶۱۲) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ زانی اور زانیہ اگر کنوارے ہیں تو شرعی سزا سو سو کوڑے کھائیں اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (پ ۱۸ قرآن مجید) پھر بعد وضع حمل نکاح ان ہر دو کا آپس میں جائز ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے لقول النبی صلے اللہ علیہ وسلم لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ (ابن ماجہ شریف) یعنی کسی فعل حرام کے ارتکاب سے فعل حلال حرام نہیں ہوتا زنا حرام ہے اور نکاح حلال ہے۔ فقط راقم الحروف عبد القہار غفرلہ

الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار ۲۹ صفر ۱۳۸۳ھ

حلقہ باندھ کر قرآن ختم کرانا کیسا ہے

سوال (۶۱۳) زید نے اپنے گھر میں برکت اور ترقی کے لئے قرآن خوانی کیلئے انتظام کیا ہے وہ اس طرح کہ ہر ماہ تین دن تک کئی پڑھنے والی عورتوں کو جمع کرتا ہے وہ عورتیں مل کر روزانہ ایک قرآن شریف ختم کرتی ہیں۔ حلقہ باندھ کر بیٹھتی ہیں اور تین دن تک قرآن ختم کر لیتی ہیں۔ یہ قرآن خوانی اور طریقہ جائز ہے یا نہیں؟ جواب تحریر فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ فقط والسلام۔

محمد الیاس اجمیر والے۔ کراچی

جواب (۶۱۳) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ بیشک تلاوت قرآن مجید وختم قرآن مجید باعث خیر وبرکت ہے مگر حلقہ وغیرہ کی قید وقیود کا لزوم سلف سے ثابت نہیں فقط

راقم الحروف عبد القہار غفرلہ

الجواب صحیح　ابو محمد عبد الستار　۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

ہاتھ اُٹھا کر دُعا قنوت پڑھنا کس کی سنت ہے؟ امام کے پیچھے اگر مقتدی سے سورۂ فاتحہ رہ جائے یا اور کوئی بھول ہو جائے تو کیا کرے

سوال (۶۱۴) (۱) ہاتھ اُٹھا کر دعائے قنوت پڑھنا یہ صحابہ کرام رضہ کی سنت ہے یا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے؟

(۲) اگر امام کے پیچھے نماز پڑھتے وقت مقتدی بھول جائے تو اس کا سجدہ سہو کرنا چاہیئے یا کہ نہیں اس کے بغیر ہی نماز ہو جائے گی۔

(۳) امام کے پیچھے سورہ فاتحہ اگر مقتدی نہ پڑھے تو اس کی نماز ہو جاتی ہے یا کہ نہیں۔ اگر یہ رہ جائے تو اس پر بھی سجدہ ہے یا نہیں اور نماز ہوتی ہے یا نہیں؟

سیولین ڈرائیور مظفر خاں کوئٹہ

جواب (۶۱۴) الجواب بعون الوہاب. صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱) ہاتھ اُٹھا کر دعاء قنوت پڑھنا صراحتاً صحابہ کرام سے ثابت ہے جیسا کہ تقریری حدیث سے ثابت ہے جو صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

(۲) جماعت میں مقتدی کی بھول سے سجدہ سہو لازم نہیں آتا تاوقتیکہ امام سے بھول ہو۔

(۳) خلف الامام سورہ فاتحہ فرض ہے۔ سورہ فاتحہ کی تلافی سجدہ سہو سے نہیں ہو گی بلکہ فاتحہ ہی پڑھنی پڑھے گی اگرچہ دوسری رکعت میں دو بار پڑھے۔

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار راقم الحروف عبدالقہار غفرلہ ۹ ربیع الاول ۸۳ھ

نکاح شغار درست ہے یا نہیں؟ کیا لڑکی بالغ ہو کر اپنا کمسنی کا نکاح فسخ کر سکتی ہے؟

سوال (۶۱۵) کیا شغار (بٹہ) کا نکاح جائز ہے کیونکہ ایک لڑکی نابالغ مسمات فتح بانو کے باپ میاں سکندر قوم سدھار کا ولڈ موضع جسو کے نے وہاں عقد کر دیا تھا جب لڑکی بالغ ہوئی تو اس نے اس نکاح کو نامنظور کر دیا۔ کیا یہ بٹہ کا نکاح ٹھیک ہے اور بالغ ہو کر لڑکی اپنی نابالغی کا نکاح نامنظور کر سکتی ہے۔

نشان انگوٹھا فتح بانو ولد میاں سکندر خاں سدھار کو ڈو مقام جسو کے۔

جواب (۶۱۵) الجواب بعون الوہاب - صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً نکاح بٹہ جائز نہیں بموجب حدیث شریف لاشغار فی الاسلام اور جس کی کا نکاح نابالغی کی حالت میں کیا جائے تو بعد بلوغت لڑکی کو شرعاً اختیار ہے خواہ اپنے نابالغی کے نکاح کو قائم رکھے یا فسخ کر دے چنانچہ عہد نبوی میں ایک لڑکی کا نکاح اس کے باپ نے کر دیا تھا اور وہ لڑکی اس نکاح سے ناراض تھی - حدیث کے لفظ ہیں فرد نکاح ابیہا نبی علیہ السلام نے اس کے باپ کا نکاح کیا ہوا رد کر دیا اور اس کو نکاح ثانی کا اختیار دیدیا -

نیز ابوداؤد وغیرہ میں ہے أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی ایک کنواری لڑکی نے عدالت نبویہ میں پیش ہو کر یہ بیان دیا کہ میرے باپ نے میرا نکاح کر دیا ہے اور میں اس نکاح سے ناراض ہوں - پس نبی علیہ السلام نے اس کو نکاح کا اختیار دیدیا - اب عدالت نبویہ کے اس فیصلہ کے آگے کسی مسلمان کو چون وچرا کی گنجائش نہیں فقط راقم الحروف عبدالقہار غفرلہ ۹ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار

درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود پڑھنے والے کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟

سوال (۶۱۶) جو لوگ عقائد نماز میں پورا درود ابراہیمی نہ پڑھیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اس درود کے علاوہ یہ پڑھیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ - ان کے پیچھے نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ میں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا ہوں اور نہ انکی مجالس وغیرہ میں چندہ دیتا ہوں اور نہ ان کی مسجد میں نماز پڑھتا ہوں - یہ لوگ مجھ سے مخالفت کرتے ہیں - عبداللہ خاں نئی نمائش - کراچی

جواب (۶۱۶) الجواب بعون الوہاب - صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھنا احادیث نبویؐ سے ثابت ہے - اس کے علاوہ دیگر موضوع، بناوٹی درود نہ قرآن وحدیث اور نہ آثار صحابہؓ سے ثابت ہیں اسواسطے خود ساختہ ہر وہ کام جو شریعت میں داخل کر کے کیا جائے وہ شرعاً بدعت ہے - لہٰذا سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق ادا کرنے میں اجر وثواب ہے - خلاف سنت میں کوئی اجر و

ثواب نہیں فقط راقم الحروف عبدالقہار غفرلہ

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار ۶ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

کیا لونڈیاں رکھکر اُنسے مجامعت کرنا جائز ہے؟ قطبین اور دیگر عالموں میں تبلیغ کب اور کس طرح ہوئی؟ بھوت پریت کا وجود ہے یا نہیں؟ دادا کی زندگی میں باپ کے مر جانے سے پوتا ورثہ کا حقدار ہے یا نہیں؟

سوال (۶۱۷) (۱) کیا آپ کے نزدیک لونڈیاں رکھنا اور انسے مجامعت کرنا جائز ہے۔ غلام اور لونڈی رکھنے کے رواج کے متعلق اسلامی احکام کیا ہیں؟ اس زمانہ میں جبکہ انسانی خرید و فروخت غیر اسلامی فعل سمجھا جاتا ہے۔ اس رواج کو برقرار رکھنے کا کیا کوئی جواز ہے۔ غلاموں سے اچھے سلوک کے احکام تو ہمیں ملتے ہیں لیکن اس رواج کو جاری رکھنے اور غلامی کو ختم نہ کر دینے میں کیا مصالح ہیں عرب ممالک خصوصاً سعودی عرب میں غلاموں کی خرید و فروخت کا رواج آج تک کیوں ہے؟

(۲) قطبین میں جہاں چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات ہوتی ہے نماز اور روزے کے اوقات کا تعین کیا ہوگا۔ وہاں اسلام کی تبلیغ کب اور کس طرح ہوئی؟

(۳) کہا جاتا ہے اس عالم کے سوا اور بھی دنیائیں ہیں۔ چاند مریخ پر آبادی ہے اور وہاں مخلوق ہے۔ اور یہ صحیح ہے تو وہاں شریعت اور ہدایت بھی ہونی چاہیئے۔ ہمارے نبی اکرم ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں اور اسلام عالمگیر دین ہے۔ سوال یہ ہے کہ دین کی دعوت وہاں کب اور کس طرح پہنچی۔ وہاں مخلوق کس دین پر قائم ہے؟

(۴) ارواح خبیثہ بھوت پریت آسیب کے متعلق دینی نقطہ نگاہ روشنی ڈالیے کیا ان کا وجود ہے یا فرضی باتیں ہیں۔

(۵) کیا دادا کی زندگی میں باپ کے مر جانے سے پوتا دادا کی جائیداد سے ورثہ نہیں پا سکتا؟ قانون وراثت کی وضاحت فرمائیے۔ بظاہر پوتے کے حق میں یہ فیصلہ غیر ہمدردانہ معلوم ہوتا ہے۔

جواب (۶۱۷) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱) آج کل لونڈی غلاموں کا رواج نہیں اور خرید و فروخت بھی نہیں ہے، اسواسطے

یہ سوال لَا تَسْئَلُوا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ کے تحت ہے۔ سعودی عرب کے متعلق اخبار "انجام" میں خبر ہے کہ سعودی عرب حکومت نے ڈیڑھ ہزار سے زائد غلام خرید کر آزاد کر دیئے (روزنامہ انجام کراچی اتوار ۱۸ اگست ۱۹۶۳ء شمارہ ۲۲۶)۔[1]

(۲) سورج نہ چھپنے کی صورت میں نماز کے اوقات اندازہ کر کے معلوم کرنے ہونگے اور نماز ادا کرنی ہوگی۔

(۳) خداوند تعالیٰ نے چاند سورج تک میں جا کر تبلیغ کا ہم کو مکلف نہیں بنایا۔ نہ یہ بتایا کہ چاند سورج میں انسان آباد ہیں۔ یہ مالایطاق سوال ہے۔ البتہ اسلام عالمگیر مذہب ہے اس واسطے اسلام اپنی صداقت کی وجہ سے دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچ چکا ہے۔

(۴) جنات کا وجود قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور وہ شریعت کے مکلف ہیں

(۵) بیٹے کی موجودگی میں پوتا ورثہ سے محروم ہے۔ اس سوال کا مفصل جواب ۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ کے صحیفہ اہلحدیث میں پڑھ لیجئے۔ راقم الحروف عبدالقہار عفرلہ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار

استفسار بابت ورثہ

سوال (۶۱۸) مرنے والے نے اپنی بیوی کے نام سے کاروبار کیا ہوا تھا۔ تجارتی لین دین سب بیوی کے نام سے تھا۔ بنک میں جو پیسہ جمع تھا وہ بھی بیوی کے نام سے ہے اور مرنے والے کی حیات ہی میں بیٹا انتقال کر چکا۔ اب ایک بیوی، تین بیٹیاں اور پوتا پوتی ہیں۔ اب ورثہ کی تقسیم کس طرح ہونی چاہیئے؟

زہرہ بی معرفت والدہ نعیمہ برنس روڈ کراچی۔

جواب (۶۱۸) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ مرنیوالے کا ترکہ یوں تقسیم کیا جائے۔ بعد ادائے قرض و جائز وصیت کے بیوی کو آٹھواں حصہ اور تینوں لڑکیوں کو دو تہائی حصہ۔ باقی میں سے پوتے کو دوہرا اور پوتی کو اکہرا دیا جائے لقول اللہ تعالیٰ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ الخ وقال اللہ تعالیٰ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ الخ وقال تعالیٰ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الخ فقط

راقم الحروف عبدالقہار غفرلہ

۱۴ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار غفرلہ

---

[1] غلاموں کی تعداد ایک ہزار چھ سو بیاسی ہے۔ ان میں سے ہر غلام کیلئے حکومت سعودیہ نے اوسطاً ۱۶۲۵۰ ریال قریباً ۱۱۵۹ پونڈ اسٹرلنگ ادا کئے ہیں۔ (نجیب سلفی)

حضور کی نوری پیدائش وغیرہ، حجرۂ عائشہ میں تدفین کی وجہ، آپکی قبر کے پاس کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام بھیجنے اور ہر قبر میں آپکی شبیہ آنے کی بابت استفسار

سوال (۶۱۹) (۱) اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔
(۲) کُنْتُ نَبِیًّا وَّ اٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ
(۳) مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ
(۴) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وفات اہل تشیع نے ۲۸ صفر اور اہل سنت نے ۱۲ ربیع الاول اور مولانا سلیمان ندوی نے پہلی ربیع الاول لکھا ہے۔ ایسے اہم واقعہ کو تین طرح بیان کیا گیا ہے تو کونسی تاریخ کو کیا ماننا چاہیئے؟
(۵) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعش مبارک کو حجرۂ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں کیوں دفن کیا گیا! اور تجہیز و تکفین میں خاص لوگوں کا نام یہ لکھا ہے حضرت علیؓ عباسؓ فضلؓ بن عباسؓ۔ اسامہ بن زیدؓ۔ کیا ان لوگوں نے اپنی خوشی سے دفن کیا یا ذریعہ وحی متلو یا غیر متلو جواب گنبد خضرا بن کر عمارت تیار ہو گیا جس کو آپ نے خود لکھا ہے۔ کیا آپ نے قبر مبارک کو دیکھا ہے۔ وجوب زیارت قبر کیا ہے؟
(۶) آپ کا رسالہ جلیل المناسک صـ ۸۲ سلام کے جواب میں آپ نے لکھا ہے کہ جو میری قبر کے پاس کھڑا ہو کر سلام یا درود بھیجتا ہے تو میری روح قبر میں لوٹائی جاتی ہے اور اس کا جواب دیتا ہوں۔ اس کے متعلق پوری حدیث عربی میں تحریر فرمائیں متن کے ساتھ
(۷) مولانا ماہر القادری ماہنامہ فاران بابت نومبر ۱۹۵۹ء صـ ۱۴ کالم ۳۳ میں لکھتے ہیں کہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ قبر میں ہر شخص کے سامنے میری شبیہ لائی جاتی ہے۔ بت اور یہ کون ہیں۔ اس کی پوری حدیث عربی و ترجمہ تحریر کرو۔

خادم غلام احمد خاں ضلع پبنہ مشرقی پاکستان

جواب (۶۱۹) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔
(۱) اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ۔ یہ موضوع روایت ہے اور نہ ہی صحاح ستہ کی ہے۔
(۲) یہ ٹھیک ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ لوح محفوظ میں پہلے سے نبی لکھا ہوا ہوں: پھر آپؐ کو نبی نہ تسلیم کرنا کس قدر غلط ہے۔
(۳) یہ بھی صحیح ہے جو مسلمان موحد مسجد نبوی گیا اور پھر اس نے نبی علیہ السلام کی قبر کی بھی

مسنون زیارت کی اور درود مسنونہ پڑھے تو یقیناً اس موحد کی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سفارش کرینگے

(۴) کسی صحیح حدیث میں آپ کی ولادت کی تاریخ ثابت نہیں

(۵) یہ انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے کہ جہاں ان کا انتقال ہو وہیں ان کو دفن کیا جائے اس بنا پر نبی علیہ السلام کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں دفن کیا گیا اور تجہیز و تکفین میں عام قاعدہ ہے گھر کے آدمی آگے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ شامل ہوئے تو اس میں اعتراض ہی کیا ہے۔

(۶) ٹھیک ہے۔ جلیل المناسک میں نبی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق لکھا ہے کہ ردّ اللہ علیّ روحی۔ آپ رسالہ کتاب الوسیلہ قیمتی ایک روپیہ منگا کر ملاحظہ کریں۔

(۷) یہ کوئی حدیث نہیں کہ قبر میں میری شبیہ لائی جاتی ہے۔ بلا ثبوت فاران والے نے لکھا ہے اُن سے ہی اس کا حوالہ طلب کریں فقط

راقم الحروف عبد القہار غفرلہ ۵ ار ربیع الاول ۱۳۸۲ھ　الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار

حضور کی تاریخ ولادت و وفات کی بابت استفسار

سوال (۶۲۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح پیدائش کی تاریخ اور وفات کی تاریخ فرمائیں۔ شکریہ۔　محمد احمد خاں۔ بیئرز ممتاز برادرس۔ صدر کراچی

جواب (۶۲۰) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش ۹ ربیع الاول یوم دوشنبہ مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء بموجب تاریخ دول عرب واسلام اور یکم جیٹھ سمت ۶۲۸ بکرمی بموجب تاریخ رحمۃ للعالمین جلد اول ص ۱۲ اور وفات ۱۲ ربیع الاول ہے فقط۔

الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار۔　راقم الحروف عبد القہار غفرلہ ۷ ار ربیع الاول ۱۳۸۳

فاتحہ خلف الامام، زکوٰۃ فنڈ سے اسلامی کتب کی خرید جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۲۱) (۱) امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا جائز ہے یا کہ نہیں؟ اگر جائز ہے تو حدیثوں کے حوالہ جات لکھئے اور صفحہ نمبر جلد نمبر وضاحت سے۔

(۲) زکوٰۃ کے فنڈ سے عام لوگوں کو پڑھائی کے لئے اسلامی کتب خرید کرنا جائز ہے یا کہ نہیں؟

جواب (۶۲۱) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ

(۱) شرعاً امام کے پیچھے بھی مقتدی کو بغیر سورت فاتحہ پڑھے نماز نہیں ہوگی مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۸۱ و ابو داؤد۔ جامع ترمذی وغیرہ کتب حدیث مفصل مزید دلائل کیلئے

تفسیر سورۂ فاتحہ منگاکر ملاحظہ فرمائیں۔
(۲) باجازت امام غریب ونادار موحد متبع سنت طلباء کے لئے دینی کتب خرید کرنا زکوٰۃ فنڈ سے جائز و درست ہے فقط
الجواب صحیح۔ ابومحمد عبدالستار۔ عبدالقہار غفرلہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

کیا عالم پرہیزگار کے ہوتے ہوئے نابالغ لڑکا نماز پڑھا سکتا ہے

سوال (۶۲۲) کیا کوئی نابالغ لڑکا، عالم پرہیزگار متقی موجود ہوتے ہوئے بھی نماز پڑھا سکتا ہے یا نہیں۔ بینوا بالقرآن والحدیث توجروا عنداللہ۔ فقط
چوہدری بدرالدین۔ جیکب لائن کراچی ۳

جواب (۶۲۲) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ اگر لڑکا، عالم سے قرآن مجید زیادہ جانتا ہے یعنی حافظ قرآن ہے تو عالم کی موجودگی میں امامت یعنی نماز پڑھا سکتا ہے ورنہ عالم کا حق ہے جیساکہ نبی علیہ السلام کا فرمان اسپر دال ہے یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتٰبِ اللهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ الخ (مسلم شریف) فقط راقم الحروف عبدالقہار غفرلہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ
الجواب صحیح ابومحمد عبدالستار

ادائیگی زکوٰۃ عشر، معمہ اور مسجد کو مکان بنانے کے بارہ میں سوال

سوال (۶۲۳) (۱) ایک آدمی کے پاس ۲۵ من دانے آئے ہیں جس میں سے اس نے ۷ من ادھار لے کر کھائے تھے وہ ادا کر دیئے ہیں۔ باقی ۱۸ من رہ گئے ہیں۔ اب بھی قرض باقی ہے۔ کیا اس کو ۲۵ من کا عشر دینا ہوگا یا ۱۸ من کا۔
(۲) کیا معمہ بھرنا جائز ہے۔ اگر ایک شخص کے پاس انعام آگیا تو کیا مسجد میں لگا سکتا ہے؟
(۳) ایک مسجد کو مکان بنانا برائے رہائش جائز ہے؟ کیونکہ ہم نے پہلی مسجد کو پیش امام کے لئے گھر بنا دیا ہے۔

جواب (۶۲۳) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔
(۱) شرعاً جس روز دانے کھیت، زمین سے کٹیں اسی روز عشر نکال دینا چاہیئے۔ لقولہ تعالیٰ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ الخ پہلے عشر جو اللہ کا حق ہے نکال کر پھر باقی میں سے قرض وغیرہ ادا کیا جائے۔ ہاں اگر دانے نکلتے ہی قرض لینے والا آگیا اور اسکو قرض میں سے دیدیا تو اب باقی دانے نصاب کو نہیں پہنچے تو عشر نہیں آتا۔ ۲۰ من پر

عشر ہے اور بارانی زمین میں دس من میں عشر ہے۔
(۲) معمہ وغیرہ یہ سب جوئے کی قسم میں شامل ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔
(۳) جب کہ مسجد دوسری بنالی اور پہلی مسجد میں عبادت نماز وغیرہ نہیں ہوتی تو اس جگہ کو مکان وغیرہ مصرف میں لانا کوئی حرج نہیں۔ فقط
راقم الحروف عبدالقہار غفرلہ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار

طلاق ثلاثہ کی بابت استفسار

سوال (۶۲۴) زید نے اپنی شرعی زوجہ ہندہ کو مغلوب الغضب ہو کر وقت واحد میں تین طلاق دیں۔ وہ اس سے ناواقف تھا کہ تین مرتبہ "لفظ تجھے طلاق دی" ادا کرنے سے طلاق بائن واقع ہوجاتی ہے۔ اس کے علم میں یہ ایک طلاق رجعی تھی اور یہی نیت تھی کہ زوجہ خائف ہو کر سیدھی ہوجائے۔ یہ نیت نہ تھی کہ مغلظہ طلاق دے رہا ہوں۔ بعض کہتے ہیں اب رجعت بے حلالہ ممکن نہیں۔ میرا دل اس پر مطمئن نہیں ہے۔ ازروئے حدیث فیصلہ درکار ہے۔ بینوا توجروا

شمس الدین چشتیہ یونانی دواخانہ کراچی ۷ شوال ۸۳ھ ۲۴ مارچ ۶۳ء

جواب (۶۲۴) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً یہ طلاق مغلظہ واقع نہیں ہوئی بلکہ طلاق رجعی واقع ہوئی ہے۔ حدیث صحیح مسلم شریف جلد اول ص۴۷۷ میں ہے کہ مجلس واحدہ کی تین طلاقیں حکم میں ایک طلاق کے ہے۔ لہٰذا یہ ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی ہے۔ قبل از انقضاء عدت زید اپنی منکوحہ سے رجوع کرسکتا ہے اور بعد انقضاء عدت بتجدید نکاح اپنی زوجیت میں لاسکتا ہے۔ نیز شریعت محمدیہ میں حلالہ قطعاً حرام ہے۔ اس کا مرتکب عنداللہ ملعون ہے فقط۔

رقم الحروف عبدالقہار غفرلہ ۲۳ ربیع الاول ۸۳ھ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار غفرلہ

کیا میاں بیوی کے درمیان کسی مقام کا پردہ ہے؟

سوال (۶۲۵) ازروئے قرآن عظیم واحادیث نبوی بتائیں کہ کیا میاں بیوی کے درمیان ایک دوسرے سے کسی بھی مقام کا پردہ کرنا لازم آتا ہے یا دونوں کے درمیان کوئی پردہ نہیں خلوت کے وقت جسم کا کوئی حصہ چھپانا یا نہ کھولنا احکام شریعت محمدیہ میں ہے یا نہیں؟

رشید محمود خاں

جواب (۶۲۵) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً میاں بیوی کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ قرآن مجید نے ایک دوسرے کا لباس فرمایا ہے ھُنَّ

لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ۔ نیز ثابت ہے کہ ازواج مطہرات نے بحیثیت شوہر نبی علیہ السلام کو خلوت میں بغیر لباس کے دیکھا ہے فقط

راقم الحروف عبد القہار غفرلہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار

پرائز بونڈ کا انعام جائز یا نہیں ؟

سوال (۶۲۶) حکومت پاکستان نے جو پرائز بونڈ اسکیم جاری کی ہے اور جس پر ہر تین ماہ میں انعام دیا جاتا ہے۔ اگر انعام نہ بھی نکلے تو اپنی اصلی رقم جس سے بونڈ خریدا گیا قائم رہتی ہے اور جب چاہیں بونڈ کو بنک میں دیکر رقم واپس مل سکتی ہے۔ اس حالت میں اگر انعام نکل آئے تو یہ انعام جس کو ملے اس کے لئے جائز ہے یا نہیں۔ بکر کہتا ہے کہ یہ انعام جائز ہے کیونکہ اصل رقم قائم رہتی ہے۔ اور زید کہتا ہے کہ یہ انعام ناجائز ہے کیونکہ حکومت سود کی رقم کا انعام نکالتی ہے۔ اب آپ بتائیں کہ زید صحیح کہتا ہے یا بکر۔

محمد اسمٰعیل اقبال کلاتھ مارکیٹ کراچی۔

جواب (۶۲۶) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ اگر بونڈ اسکیم میں سود کی آمیزش ہے تو اس کا خرید و فروخت یا نفع انعام وغیرہ سب حرام اور ناجائز ہیں اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا الخ فقط

راقم الحروف عبد القہار غفرلہ ۲۶ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار

زیر مسجد دکانیں بنانا جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۲۷) (۱) مسجد کے نیچے دوکانیں بنانا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) ہمارے قصبہ میں ایک پرانی مسجد شہید کر کے اسے دوبارہ تعمیر کیا گیا ہے۔ اس مسجد کے نیچے دوکانیں بنائی گئی ہیں۔ کیا دوکانیں مسجد کے سامان وغیرہ رکھنے اور بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم اور حدیث شریف کی تعلیم دینے کے استعمال میں آسکتی ہیں؟

محمد اکرم ندھیانوی ضلع ملتان

جواب (۶۲۷) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱) شرعاً مسجد کے مفاد کی خاطر مسجد کے نیچے دوکانیں بنانا کوئی حرج و قباحت نہیں

(۲) دوکانیں سامان مسجد، تعلیم قرآن وحدیث کے استعمال میں لانا کوئی حرج نہیں۔ شرع میں کہیں ممانعت نہیں پائی گئی۔

راقم الحروف عبد القہار غفرلہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

الجواب صحیح ابو محمد عبد الصمد

غیر عورت سے بوس و کنار کرنے والے کیلئے شریعت کا کیا حکم ہے

سوال (۶۲۸) زید نے جو کہ نمازی ہے اور روزے بھی رکھتا ہے۔ نیک کام کرتا ہے خیرات بھی کرتا ہے۔ وہ بُرے کاموں سے توبہ بھی کر چکا تھا کہ میں اب کسی غیر عورت کو ہاتھ نہ لگاؤں گا، لہٰذا اس سے غلطی اب یہ ہوئی کہ اس نے غیر عورت کا بوسہ لیا۔ اس کی چھاتی کو ہاتھ لگایا۔ اور اس عورت کو گلے سے لگایا۔ اب ایسے شخص کے لئے شریعت کا کیا حکم ہے؟

سائل اشرف حلوائی۔ فریئر روڈ کراچی

جواب (۶۲۸) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شخص مذکور کو صدق دل سے توبہ کرنی چاہئے اور کوئی نیکی (صدقہ و خیرات) کرنی چاہئے۔ لقول اللہ تعالیٰ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ ○

الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار۔ راقم الحروف عبد القہار عفی عنہ ۳۰ ربیع الاول سنہ ۱۳

نماز جنازہ اور تیرھویں کی قربانی کے متعلق سوالات

سوال (۶۲۹، ۱) ایک مولوی نے ایک میت کی نماز جنازہ اس طرح پڑھائی ہے پہلی تکبیر کے بعد ثناء و تعوذ کے بعد باآواز بلند سورہ فاتحہ تلاوت کی اور سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ والضحیٰ بلند آواز سے قرأت کی۔ دوسری تکبیر کے بعد درود ابراہیمی بلند آواز سے پڑھا۔ تیسری تکبیر کے بعد متعدد ادعیہ ماثورہ بلند آواز سے پڑھیں۔ اور چوتھی تکبیر کے بعد دائیں بائیں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر نماز ختم کی۔ چونکہ اس طریقہ سے کبھی نماز جنازہ نہ پڑھی گئی نہ دیکھی گئی نہ سنی گئی۔ لہٰذا براہ کرم وضاحت فرمائیں کہ آیا یہ طریقہ نماز جنازہ از روئے شرع مطہرہ کے مطابق صحیح ہے یا غلط؟ اور اس میت کی نماز جنازہ ادا ہو گئی یا نہیں؟ اگر ادا ہو گئی تو ٹھیک اور اگر نہیں ہوئی تو اب اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

(۲) اگر کوئی مسلمان عید الضحیٰ کی قربانی مورخہ ۱۳ ذی الحجہ کے دن کرے تو از روئے شرع مطہرہ یہ قربانی ادا ہو گئی یا نہیں؟

نواب الدین ٹیلر ماسٹر معرفت حکیم محمد رمضان علی ضلع سانگھڑ سندھ

جواب (۶۲۹) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱) نماز جنازہ ادا ہو گئی شرعاً یہی طریقہ ہے۔ احادیث سے اسی طرح ثابت ہے بفضل خدا جماعت غرباء اہلحدیث احادیث کے مطابق اسی طرح جنازہ ادا کرتی ہے۔ باقی نماز جنازہ میں اردو یا دیگر کسی زبان میں دعاء مانگنی ثابت نہیں، بلکہ ادعیہ مسنونہ پڑھنا کافی ہے۔ (۲) قربانی تیرہ ذی الحجہ کو کرنی جائز و درست ہے جیسا کہ مسند احمد

دارقطنی میں جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ثابت ہے ایام التشریق کلھا ایام ذبح یعنی تشریق کے سب دن قربانی کے ہیں امام شوکانی تحت حدیث ہذا تحریر فرماتے ہیں وھی یوم النحر وثلاثۃ ایام بعدہ دنیل ج ۵ ص۱۲۶ - اسی طرح ص

بھینس اور اسکے ساتھ زنا کرنیوالے کیلئے کیا حکم ہے؟ اولی الامر کے کیا معنے اور وابتغوا الیہ الوسیلہ کا کیا مطلب ہے؟

سوال (۶۳۰) (۱) ایک مسلمان لڑکے نے جس کی عمر تخمیناً بارہ سال کے قریب ہے ایک جھوٹی (بھینس) دودانت والی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ اس جھوٹی اور لڑکے کیلئے شرع متین میں کیا حکم ہے؟

(۲) بیان کیا جاتا ہے کہ جھوٹی مالک پر حرام ہے۔ کیا صرف مالک پر حرام ہے یا سب پر حرام ہے؟

(۳) ایک مولوی صاحب اولی الامر کے معنی اولیاء اللہ کرتے ہیں کہ ان کی لوگوں کے دلوں پر حکومت ہوتی ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ اولی الامر کے معنی شرعی حاکم کے ہیں۔ اس لئے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی جائے۔

(۴) دوسرے مولوی صاحب آیت وابتغوا الیہ الوسیلہ کے معنی بیعت کے کرتے ہیں کہ اس آیت شریف کا مطلب اولیاء اللہ کی بیعت ہے۔

مہر دین ضلع جہلم

جواب (۶۳۰) الجواب بعون الوہاب۔ صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ:۔

(۱-۲) شرعاً جس لڑکے نے جھوٹی سے زنا کیا ہے (اگر وہ لڑکا بالغ تھا) تو جھوٹی (بھینس کو) قتل کر دیا جائے۔ زندہ نہ رکھا جائے۔ حدیث شریف میں ہے مَنْ وَقَعَ عَلٰی بَھِیْمَۃٍ فَاقْتُلُوْہُ وَاقْتُلُوا الْبَھِیْمَۃَ (ابن ماجہ شریف ص۱۸۶)

(۳) اولی الامر سے مراد شرعی حاکم ہی ہے۔

(۴) وابتغوا الیہ الوسیلہ کا مقصد نیک اعمال کا وسیلہ لینا ہے۔ مزید تفصیل اور دلائل کے لئے کتاب الوسیلہ منگا کر ملاحظہ فرمائیں فقط۔

ابو محمد عبد الستار غفر لہ — راقم الحروف عبد القہار غفر لہ ۲۸ ربیع الاول سنہ ۸۳ھ

مال یتامی میں زکوۃ ہے یا نہیں

سوال (۶۳۱) صحیح قرآن و حدیث کے حوالہ سے بتائیں کہ آیا یتیموں کے مال میں زکوۃ ہوتی ہے یا نہیں؟

نواب الدین عرف نبا۔ حیدرآباد سندھ

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ہے ایام التشریق اربعۃ ایام یوم النحر وثلاثۃ بعدہ تشریق کے چار دن ہیں یعنی ذی الحجہ کی دس تاریخ اور اس کے بعد تین دن قربانی کے ہیں۔ ابن کثیر ج ۱ ص۲۴۴ مصری نیز طحاوی ج ۱ ص۲۹۹ میں بھی یوں ہے ان انس ابن مالک قال نھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن صوم ایام التشریق الثلثۃ بعد یوم النحر فقط ا ہ

جواب (۶۳۱) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ شرعاً یتیموں کے مال میں بھی زکوٰۃ ہے جب کہ وہ نصاب کو پہنچ گیا ہو جیسا کہ حدیث میں ہے لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا من ولی یتیما له مال فلیتجر فیه ولا یترکه حتی تاکله الصدقة (ترمذی۔ مشکوٰۃ ص۱۵۹)

ابو محمد عبد الستار دہلوی۔ راقم الحروف عبد القہار عغفرلہ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

کیا انبیاء اللہ کا جزو ہیں۔ کیا مخلوقات کی پیدائش کا سبب حضورؐ کی پیدائش ہے؟

سوال (۶۳۲) کیا قرآن مجید کی آیت فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام خصوصاً ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے وجو ہیں کیونکہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے بنا کر ان میں اپنی روح پھونک دی تو انبیاء اللہ میں سے ہوئے اور باقی تمام کو لفظ کُن کہہ کر بنایا۔

(۲) ایک میرے دوست کے سوال کا جواب بھی دیں کہ مخلوقات کے پیدا کرنے کا مقصد صرف جناب محمدؐ کا پیدا کرنا تھا۔ انہوں نے اس کی تصدیق ایک حدیث سے کی تھی۔ دونوں سوالوں کے جواب دیں۔

مسٹر عبد الغفور سٹوڈنٹ ایف اے۔ ضلع منٹگمری

جواب (۶۳۲) (۱) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ آیت وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انبیاء علیہم السلام اللہ کے جزو یا کچھ حصہ یا نور من نور اللہ ہیں نہ کسی حدیث میں اور نہ صحابہؓ کے قول سے آیت کے یہ معنیٰ ثابت ہوئے حتیٰ کہ سلف میں سے کسی بھی مفسر نے یہ معنیٰ نہیں کئے بلکہ یہ تفسیر یا معنیٰ بالرائے ہے جو سراسر غلط ہے۔ اولاً روح امر ربی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ دوم یہ کہ نبی علیہ السلام نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ میں اللہ کے وجو ہوں۔ سوم یہ کہ قرآن مجید میں ہے جَمِیْعًا مِّنْهُ۔ کیا اس سے یہ ثابت آئے گا کہ ساری مخلوق اللہ میں سے ہے۔ ہرگز نہیں۔ بس فیصلہ ہو گیا کہ اگر من روحی کے معنے یہ ہیں کہ انبیاء خدا میں سے ہیں تو جمیعاً منه کے معنے بھی یہی کرنے پڑیں گے ساری مخلوق خدا میں سے ہے حالانکہ کوئی فرقہ اس کو تسلیم نہیں کرتا۔

(۲) یہ بات بھی بے ثبوت اور بے اصل ہے۔ اور یہ حدیث بھی موضوع ہے۔ فقط

عبد القہار عغفرلہ

جبراً طلاق لینے سے طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں؟

سوال (۶۳۳) زید نے آج سے تقریباً دو سال قبل پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے ایک بے سہارا بیوہ کے ساتھ نکاح کر لیا اور پہلی بیوی اور اس کے بچوں کو نان نفقہ اور خرچ خوراک

اور حق زوجیت۔ الغرض کسی بھی چیز میں تکلیف نہیں دی اور نہ آئندہ انشاء اللہ دینا چاہتا ہے حقوق کی ادائیگی میں خدا اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق عدل و انصاف کا پورا پورا خیال کیا جاتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلی بیوی کو اب تک پتہ نہیں چلا تھا۔ اور اب جب کہ کسی مخبر نے خبر کر دی اور اس کو یہ یقیناً معلوم ہو گیا کہ میرے شوہر نے دوسرا نکاح کر لیا ہے تو رونے پیٹنے لگی اور تمام رشتہ داروں کو اکٹھا کر لیا ہر ممکن دباؤ اور حربے کرنا شروع کر دیئے اور زید مسمی مذکور کو ہر طرف سے بے بس و مجبور کر کے ایک حد تک ڈرا دھمکیاں دیکر اس سے طلاق لکھوا دی۔ اور یہ طلاق نامہ سب رشتہ دار حتیٰ کہ حقیقی والدہ اور بھائی اور برادری کے معزز افراد تک کے انتہائی مجبور کرنے پر بادل ناخواستہ لکھدیا۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا ایسی طلاق شریعت مطہرہ کی رو سے واقع ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اگر طلاق واقع ہوتی ہے تو کیا تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا صرف رجوع کرنا کافی ہوگا۔ اور یہ بھی واضح فرمائیں کہ آیا ایسے جائز اور جس کام کے لئے خدا اور اس کے رسول کے نزدیک کھلی اجازت ہو بلکہ حکم ہو۔ ایسے کاموں سے زبردستی اور طرح طرح کی دھمکیاں اور دباؤ کے حربے استعمال کر کے روکنے والوں کے لئے شرعاً کوئی گناہ یا مواخذہ ہے یا وہ ہر طرح سے حق بجانب ہیں۔ جو کچھ انہوں نے کیا ہے ٹھیک کیا ہے؟ فقط

سائل فضل معرفت مولوی قاری بشیر صاحب (دتبی)، کراچی۔

جواب (۶۳۳) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ اگر زید اپنی مرضی سے طلاق دیتا تو شرعاً طلاق واقع ہو جاتی۔ اس طرح جبراً، قہراً ڈرا دھمکا کر طلاق لینے سے شرعاً طلاق واقع نہیں ہوئی۔ جب کہ زید عدل و انصاف کرتا ہے اور دونوں بیویوں کے حق حقوق ادا کرتا ہے تو ڈرا دھمکا کر زبردستی طلاق لینے والے بھی عند اللہ مجرم ہوں گے کیونکہ نبی علیہ السلام کا فرمان ہے اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ الخ یعنی طلاق سے اللہ تعالیٰ بہت ہی ناراض اور غصہ ہوتا ہے فقط

راقم ابوحماد عبد القہار غفرلہ ۷ ربیع الثانی ۸۳ھ الجواب صحیح العبد عبد الستار

جواب صحیح ہے۔ ارشاد خداوندی ہے فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ یعنی چار بیویوں تک خوشی سے نکاح کر سکتے ہو۔ (ملاحظہ ہو قرآن شریف پارہ چار سورۃ النساء ع ۱) جب خدائے احکم الحاکمین کی طرف سے مرد کو چار بیویوں تک نکاح کرنے کی اجازت ہے تو پھر کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ اسے منع کرے یا ان میں سے کسی کو طلاق دینے پر خاوند کو مجبور کرے جب کہ خاوند بیویوں کے مساوی حقوق ادا کرتا ہے۔ جناب نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِیْ اِغْلَاقٍ (مشکوٰۃ) اکراہ کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہو سکتا فقط عبد الجلیل خان بوی

۱۱ر ربیع الثانی ۸۳ھ۔

الجواب صحیح ابو محمد عبد الغفار سلفی غفرلہ

زوال، وقت ظہر، اسلامی لباس، مرغ اور انڈے کی قربانی، دھوپ چھاؤں میں نماز، ڈاڑھی اور اہلحدیث کی احناف کے پیچھے نماز کے متعلق سوالات، طلوع آفتاب سے ۵ یا ۱۰ منٹ تک آسمان پر سرخی آجاتی ہے اور سورج طلوع ہونیکے بعد تک قائم رہتی ہے۔ کیا ان اوقات میں نماز ادا کی جا سکتی ہے؟

سوال (۶۳۴) علمائے دین و مفتیان شرع متین اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ

(۱) زوال سے کیا مطلب ہے اور ظہر کی نماز کس وقت سے کس وقت تک ادا کی جا سکتی ہے؟

(۲) اسلامی لباس سے کیا مراد ہے۔ آیا کوٹ پتلون و دیگر لباس استعمال کرنے والا عذاب کا مستحق ہوگا۔ حدیث یہود اور نصاریٰ سے مشابہت نہ کرو۔ اس کا لباس سے کیا تعلق ہے؟

(۳) مرغ اور مرغی کے انڈے پر قربانی ہو سکتی ہے؟

(۴) دھوپ چھاؤں میں نماز ہو سکتی ہے جب کہ نماز میں آدھے حصہ پر دھوپ پڑ رہی ہو اور باقی جسم پر چھاؤں ہو تو اس صورت میں نماز ہو گی یا نہیں؟

(۵) ڈاڑھی رکھنا فرض ہے یا سنت؟ نہ رکھنے والا کسی عذاب کا مستحق ہوگا یا نہیں؟

(۶) کسی اہلحدیث کی کسی اہل احناف امام کے پیچھے نماز ادا ہو سکتی ہے جب کہ عقائد کے لحاظ سے دونوں ایک دوسرے سے متضاد ہیں؟

(۷) طلوع آفتاب سے ۵ یا ۱۰ منٹ بیشتر آسمان پر سرخی آجاتی ہے اور سورج طلوع ہونے کے بعد تک سرخی قائم رہتی ہے ان اوقات میں نماز ادا کی جا سکتی ہے یا نہیں؟ جب کہ ایک حدیث کے مطابق ہدایت ہے کہ "جس وقت بھی سو کر اٹھو نماز پڑھ لو۔"

براہ کرم مندرجہ بالا سوالات کے جواب میں حدیثوں کا حوالہ دیں اور وقت کا تعین موجودہ گھڑی کے حساب سے دیں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

خیر اندیش محمد احمد معرفت پوسٹ بکس نمبر ۲۶۲ کراچی ۱۹ر اگست ۱۹۶۳ء

جواب (۳۴۶) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ (۱) شرعاً زوال سورج ڈھلنے کو کہتے ہیں اور ظہر کی نماز کا اول وقت سورج ڈھلتے ہی ہے آخر وقت جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے لقولہ تعالیٰ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْکِ الشَّمْسِ الخ (قرآن پاک) ونسائی شریف۔

(۲) اسلامی و شرعی لباس وہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم وصحابیات رضی اللہ عنہن نے پہنے۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ الخ وقال تعالیٰ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ الخ (قرآن مجید)

(۳) حدیث جمعہ میں آیا ہے کہ جو شخص جمعہ میں سب سے پہلے آیا اس کو اونٹ کی قربانی کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد آنے والے کو گائے کی قربانی کا اور جو اس کے بعد آئے اسکو بکرے بھیڑے کی قربانی کا اور جو اس کے بعد آیا اس کو مرغ کی قربانی کا ثواب ملے گا اور اس کے بھی بعد آیا تو اس کو انڈے کی قربانی کا ثواب ملے گا (ابن ماجہ و مشکوٰۃ)

(۴) آدھی دھوپ اور آدھا سایہ میں بیٹھنا منع آیا ہے بلکہ ایسا بیٹھنا شیطان کا بیٹھنا ہے (مشکوٰۃ شریف) لہٰذا جب مطلق دھوپ سایہ میں بیٹھنا منع ہے تو نماز آدھی یا کچھ دھوپ اور کچھ سایہ میں پڑھنا بدرجہ اولیٰ منع ہے۔ ہاں اگر پہلے ہی سے سایہ میں نماز پڑھ رہا ہو اور نماز کی حالت میں دھوپ آگئی تو مجبوری حالت ہے وہ نمازی معذور ہے۔

(۵) نبی علیہ السلام نے فرمایا ڈاڑھی رکھنا مجھ کو امر ربی ہے اور امت کو نبی علیہ السلام کا حکم ہے اور حکم وجوبی ہوتا ہے۔ پھر ڈاڑھی رکھنا تمام انبیاء کی سنت بھی ہے۔ کسی بھی نبی یا صحابہ رضی اللہ عنہ نے ڈاڑھی نہیں منڈائی (شمس الضحٰی فی اعفاء اللحٰی)

یہ بھی معلوم ہو کہ ڈاڑھی منڈانا نبی کی نافرمانی ہے اور فعل مجوس ہے۔ قرآن شریف میں ہے مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ جو برا کرے گا ضرور سزا دیا جائے گا۔

(آج کل ڈاڑھی رکھنے والے کو سو شہید کا ثواب ملے گا۔ حدیث شریف ہے مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مِائَۃِ شَھِیْدٍ (حدیث شریف) نجیب سلفی)

(۶) ہر اس مسلمان کے پیچھے نماز ہو جائے گی جسکا عمل و عقیدہ قرآن وسنت کے مطابق ہو اور بدعمل و بدعقیدہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہئے لقولہ علیہ السلام اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ (حدیث شریف)

(۷) طلوع و غروب آفتاب کے وقت اور جب کہ سورج بیچوں بیچ سر پر ہو (یعنی زوال ہونے کے وقت) نماز پڑھنا منع ہے (مشکوٰۃ شریف) لیکن بیت اللہ میں ان اوقات میں بھی نماز جائز ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص طلوع آفتاب سے قبل نماز پڑھ رہا ہے اور نماز کی حالت میں آفتاب طلوع ہو گیا تو وہ شخص ممانعت میں داخل نہیں۔

واضح رہے ہمیشہ جماعت کے پیچھے وقت ضائع کر کے نماز پڑھنے والے کی بھی عنداللہ

نماز قبول نہیں ہوتی۔ (ابن ماجہ شریف) فقط
الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی۔ راقم الحروف عبدالقہار غفرلہ ۵ ربیع الثانی ۸۳ھ

غیر اللہ کے نعرے لگانیوالے کون ہیں؟

سوال (۶۳۵) بریلوی لوگوں کے عقائد (نبی اکرم کو علم غیب کلی ماننا، حاضر و ناظر سمجھنا، یا رسول اللہ پکارنا، مالک و مختار جاننا، تیجہ، دسواں، چالیسواں، گیارہویں، ولیوں کے مزاروں پر جاکر چلے کرنا، اُنسے مدد مانگنا) کیسے ہیں۔ ایسے عقائد والا آدمی مسلمان ہے یا مشرک و کافر؟

السائل فضل احمد مجاہد الحدیث

جواب (۶۳۵) جو عقائد اور مسائل سوال میں درج ہیں ان کا اسلام میں کوئی ثبوت نہیں۔ یہ مشرکانہ اور بدعیانہ عقائد ہیں جس میں یہ پائے گئے وہ مشرک ہے تفصیل ان کی تقویۃ الایمان اور تذکیر الاخوان منگوا کر پڑھیے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب
کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری۔ الجواب صحیح ابو محمد کفاہ الصمد

قاصر حق زوجیت سے بیوی شرعاً کیونکر چھٹکارا پاسکتی ہے؟

سوال (۶۳۶) زید نے ہندہ سے اس حالت میں نکاح کیا کہ وہ حق زوجیت ادا کرنے سے قاصر تھا۔ ہندہ اس کے ساتھ ڈیڑھ سال میں مختلف وقفوں کے ساتھ چار پانچ مہینے رہی۔ جب بھی وہ میکے آئی اس نے جانے سے انکار کیا اور زید یہ جھوٹا یقین دلا کرلے گیا کہ اب وہ تندرست ہوگیا ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ہندہ زید کے ساتھ قید نکاح میں بندھے رہنے سے صاف طور پر انکار کرچکی ہے۔ عرصہ چھ ماہ سے اپنے میکے میں ہے اور زید سے طلاق کا مطالبہ کررہی ہے لیکن زید طلاق دینے پر اس شرط کے سوا آمادہ نہیں ہے کہ ہندہ فدیہ میں (مہر کے علاوہ جو زیورات کی صورت میں تھا اور زید ہندہ سے چھین چکا ہے) ایک ہزار روپیہ مزید زید کو دے جو اس کے کہنے کے مطابق شادی پر خرچ ہوئے تھے۔ اس رقم کی ادائیگی ہندہ اور اس کے وارثوں کے بس سے باہر ہے ہندہ میں مالی لحاظ سے اتنی سکت بھی نہیں کہ وہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا کر اس ناکارہ انسان سے چھٹکارا پاسکے۔ دوسری طرف وہ محسوس کرتی ہے کہ وہ موجودہ حالت میں زندگی حدود اللہ میں رہ کر نہیں گذار سکتی۔ اس پر طرہ یہ کہ زید اس پاکدامن لڑکی پر یہ تہمت لگا چکا ہے کہ تو مجھے بدکار عورت معلوم ہوتی ہے تبھی میرے ہاں خاموشی کے ساتھ رہ رہی ہے۔ ہندہ کی

زید سے نفرت اور توحش کا یہ عالم ہے کہ زید ہندہ کے والد کے انتقال پر تعزیت کے لئے گیا تو اسے دیکھتے ہی ہندہ کو اختلاج قلب کا دورہ پڑ گیا اور اس کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ زید کی یہ ضد ہندہ کی صحت پر بری طرح اثر انداز ہو رہی ہے اور خطرہ ہے کہ اس کے لئے جان لیوا ثابت نہ ہو۔ ہندہ کی روایت کے مطابق زید کے والد کو جس نے خود نکاح کا خطبہ پڑھا تھا اس بات کا علم تھا کہ اس کا لڑکا حق زوجیت ادا کرنے سے قاصر ہے۔

اس ضمن میں یہ بات بھی لائق توجہ ہے کہ ہندہ کو یہ رشتہ ناپسند تھا اور اس خوف سے مبادا وہ انکار نہ کر دے اس سے نکاح کے وقت پوچھا بھی نہیں گیا تھا۔ ان تمام امور کے پیش نظر دریافت طلب امر یہ ہے کہ:۔

(۱) از روئے شریعت ہندہ کا زید کے ساتھ نکاح ہوا یا نہیں؟

(۲) اگر نہیں ہوا تو کیا وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟ اور اس کی کیا صورت ہو سکتی ہے

(۳) اگر از روئے شریعت نکاح ہو چکا ہے تو مظلوم ہندہ کے چھٹکارے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

(۴) کیا زید کتاب وسنت کی رو سے فدیہ میں مہر سے زیادہ مال کا مطالبہ کر سکتا ہے؟ اگر کر سکتا ہے تو کیا اس سے وہ مقصد فوت نہیں ہو جاتا جس کے پیش نظر شریعت نے عورت کو خلع کا حق دیا ہے کیونکہ مرد اتنی زائد رقم کا مطالبہ کر سکتا ہے جس کی ادائیگی عورت کے بس سے باہر ہو۔

سائل خورشید الزماں معرفت راجہ عبدالحمید صاحب نیو زایڈ یٹر لاہور

جواب (۲۳۶) بشرط صدق سوال جواب یہ ہے کہ ہندہ کو زید سے الگ کر کے مصیبت سے رہائی دلانے کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ عدالت میں درخواست دے کر تمام حالات ظاہر کریں تاکہ عدالت نکاح فسخ کر کے دوسرے نکاح کی اجازت دے۔ جب حکومت فیصلہ کے لئے موجود ہے تو فتویٰ نزاع میں کارآمد نہیں ہو سکتا۔ ہم اگر کوئی فتویٰ دیں اور فریق مخالف نہ مانے تو وہ عدالتی کارروائی کر کے ہندہ کو کسی دوسری مصیبت میں ڈال دے گا۔ پھر عدالت محض فتوے کو تسلیم نہ کرے گی وہ اپنے قانون پر عمل کرے گی۔

(۲) بذریعہ پنچایت زید سے طلاق حاصل کی جائے اگر طلاق نہ دے تو پنچایت اسکو ایک سال علاج کرانے کی مہلت دے۔ اگر کسی ڈاکٹر یا طبیب کی شہادت سے یہ واضح ہو جائے کہ یہ شخص صحت یاب ہو گیا ہے تو ہندہ کو سمجھا کر اس کے گھر بھیجدیا جائے

فتاوی نذیریہ اور زاد المعاد میں حضرت عمرؓ وغیرہ جماعت بعض صحابہ کا یہی فیصلہ درج ہے۔ موطا امام مالک میں بھی یہی لکھا ہے۔

(۳) اگر سال بھر انتظار مشکل ہو تو کسی عالم یا مقامی امام مسجد کو ثالث بنا کر ایک پنچایت میں صورت خلع پیش کریں کہ ہندہ سے مہر اور زیور جو کچھ شادی میں دیا ہے وہ لیکر زید کے حوالہ کر دیں اور نکاح فسخ کر دیں۔ اگر زید طلاق دیدے اور اپنا مال دیا ہوا واپس لیلے تو اچھا ہے ورنہ مال پنچایت میں امانت رکھا جائے اور نکاح فسخ کر دیا جائے اور لڑکی کو ایک حیض عدت گذار کر دوسری جگہ نکاح کی اجازت دی جاوے۔ عہد نبوی کا واقعہ ہے کہ ثابتؓ بن قیسؓ کی عورت حبیبہؓ صبح سویرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بیان کیا کہ میرے خاوند نے مجھ کو مارا جس سے کہ میری ہڈی ٹوٹ گئی ہیں اس کے پاس رہنا نہیں چاہتی۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو بلوا کر کہا کہ تو اس سے کچھ مال لیلے اور اس کو چھوڑ دے۔ ثابت نے دبی زبان سے کہا کہ یا رسول اللہ! کیا مناسب اور درست اسی طرح ہے؟ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اسی طرح ٹھیک ہے۔ پس ثابت نے وہ دو باغ جو مہر میں دیئے تھے اور حبیبہؓ کے قبضہ میں تھے واپس لیکر اس کو چھوڑ دیا (ابو داؤد مع عون المعبود)

مہر سے زیادہ خلع میں لینا جائز نہیں ہے خصوصاً جب کہ ہندہ کو اس کی وسعت نہیں ہے۔ دارقطنی میں حدیث ہے کہ اَمَّا الزِّيَادَةُ فَلَا یعنی مہر سے زیادہ لینا جائز نہیں ہے۔ زیور وغیرہ شادی کا عطیہ سب مہر میں شمار ہے۔ حکومت نے پنچایتوں کا انتظام کیا ہے پس ایسی پنچایتوں میں ایسی مظلومہ عورتوں کی حق رسی ضروری ہے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ عبد القادر الحصاری غفرلہ الباری

جواب صحیح ہے ابو عمار عبد القہار غفرلہ الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار دہلوی

رکعاتِ نماز پنجگانہ، قبل و بعد کی سنتوں، حدیثِ جمعۃ المبارک، وتر، شرکیہ الفاظ سے دم کرنے، بغیر بیعت کے موت جاہلیت وغیرہ کے بارے میں سوالات

سوال (۶۳۷) (۱) نماز پنجگانہ کی رکعات تفصیل سے لکھیں کہ کس قدر ہیں یعنی ہر نماز کی رکعات سے مطلع فرماویں اور سنتیں قبل و بعد کی آپ ادا کرتے ہیں یا نہیں؟

(۲) کیا جو حدیث جمعۃ المبارک کے حق میں آئی ہے۔ اس کو عید الضحیٰ پر چسپاں فرماتے ہیں اور قربانی ایک انڈا۔ پاؤ بھر گوشت۔ ایک مرغ پر اکتفا کرتے ہیں۔ ایک گائے کی قربانی میں کتنے کی شرکت خیال کرتے ہیں؟

(۳) خصوصاً وتر اور صبح کی سنتیں آپ ادا کرتے ہیں یا نہیں؟
(۴) بارہ رکعت مؤکدات (پانچ نمازوں میں) آپ ادا کرتے ہیں یا نہیں؟
(۵) بوقت مرض شرکیہ الفاظ کا دم کرنا جائز ہے؟
(۶) کیا صدقات فرضیہ وغیرہ آپ کی اجازت کے بغیر تقسیم ہو سکتے ہیں؟
(۷) جو آپ یا کسی دوسرے شخص کی بیعت نہ کرے کیا وہ جہالت کی موت مرے گا؟
(۸) آپ کی امامت صغریٰ ہے یا کبریٰ؟
(۹) نیز آپ کی اس مروجہ امارت کی شرعی حیثیت کیا ہے؟
(۱۰) سیٹھ حمید اللہ صاحب اور مولانا محمد صاحب جوناگڈھی رحمہ اللہ تعالیٰ دونوں کو آپ مسلمان سمجھتے ہیں یا اس کے برعکس کیونکہ آپ کا ایک مرید مولوی محمد عرف بڑکو دونوں مذکور ہستیوں کو قارون اور فرعون کے لقب سے یاد فرماتے تھے۔ فقط والسلام

مخلص خیر اندیش. ریاض احمد خائف وزیرآباد

جواب (۶۳۷) (۱) پانچ نمازوں کے فرضوں کی رکعات اس حساب سے ہیں ۲ صبح ـ ۴ ظہر ـ ۴ عصر ـ ۳ مغرب ـ ۴ عشاء ـــــ ہم سنت روا سب ادا کرتے ہیں اور ادا کرنا بڑا ثواب جانتے ہیں۔

(۲) ہم انڈا وغیرہ دے کر قربانی سے سبکدوش نہیں ہوتے بلکہ دنبہ، بکرا، گائے، اونٹ وغیرہ حیوانات سے جو میسر ہو قربانی کرتے ہیں۔ مغلس (؟) راغب طلب ثواب کیلئے مرغ کی قربانی جائز جانتے ہیں۔

(۳) ایک گائے میں شریک ہونا چاہیں تو سات اشخاص ہو سکتے ہیں مگر ایک شخص سالم گائے کر دے تو اس کو زیادہ ثواب ہے۔

(۴) ہم وتر اور صبح کی سنتیں ہمیشہ ادا کرتے ہیں۔

(۵) ہم بارہ سنتیں پڑھنا بھی مسنون جانتے ہیں اور پڑھتے ہیں مگر اُن کو فرضوں کی طرح نہیں جانتے۔ سنن و نوافل کے تارک کو ثواب سے محروم اور انکاری کو کافر جانتے ہیں۔

(۶) مرض کے وقت آیات قرآنی اور ادعیہ مسنونہ سے اور ادویہ طبی حلال سے علاج کرنا مسنون جانتے ہیں۔ شرکیہ جادو و منتر سے کرنا شرک اور کفر جانتے ہیں۔

(۷) جس نے اپنے امام کی بیعت کی ہے اس کو چاہیئے کہ صدقات زکوٰۃ بیت المال میں دے۔ یہ طریقہ معمول بہا عہد نبوی اور خلفاء میں تھا یا امام سے اجازت لے کر جہاں شرعی حکم ہو صرف کر دے۔

(۸) بیعت کرنا ضروری ہے سفر و حضر میں امیر بنا کر منظم رہنے کا حکم ہے۔ اگر آزاد ہو کر اپنی خواہشات کا تابع ہو گا تو خوف جاہلیت کی موت مرے گا۔

(۹) صغریٰ کبریٰ علماء کی اصطلاحات ہیں۔ امیر بنا کر اسکے ماتحت رہنا ضروری ہے

(۱۰) شرعی حیثیت یہ ہے کہ لوگوں نے انتخاب کیا کہ مولانا عبدالستار صاحب ہمارے امام ہیں۔ اسی سے جماعت قائم ہوگئی۔ آپ ان کے امام ہیں۔

(۱۱) سیٹھ حمید اللہ اور مولانا محمد جوناگڑھی خدا تعالیٰ کے پاس پہنچ گئے تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ ہم کیا حکم لگا سکتے ہیں۔

(۱۲) مولوی محمد بھی رخصت ہوئے۔ ان کا معاملہ بھی خدا کے ساتھ ہے۔ ہم کسی کو برا بھلا نہیں کہہ سکتے۔ حدیث میں ہے لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَىٰ مَا قَدَّمُوا۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری

جواب صحیح ہے ابو عمار عبدالقہار غفرلہ نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث۔

وفات کے بعد کسی کی برسی وسالگرہ منانا جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۳۸) کسی بڑے آدمی کی برسی یا سالگرہ بعد وفات منانی جائز ہے یا نہیں؟ آپ کا کیا خیال ہے۔ بعض لوگ یوم امیر معاویہ رضؓ بھی مناتے ہیں

سائل نجم الدین لاہور

جواب (۶۳۸) سالگرہ تو اکثر لوگ بچوں کی مناتے ہیں جو شرعاً بے ثبوت ہے۔ جہاں تک برسی کا تعلق ہے ہم اس کے قائل نہیں کیونکہ شریعت محمدیہ اور اسلام میں اس کا جواز نہیں۔ علمائے حق اس قسم کی تقریبات کے سخت خلاف ہیں۔ ہم کسی بھی شخص کا دن منانے کے حق میں نہیں ہیں۔ یوم امیر معاویہؓ کا بھی اسلام میں کوئی جواز نہیں۔ آخر برسی اور دن منانے کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ اگر ان کی تعریف وغیرہ کی جائے تو یہ بھی غلط ہے کیونکہ تعریف وحمد وثنا تو اللہ کے لئے ہے۔ اور ان سب کا تذکرہ کتابوں میں موجود ہے اس لئے کسی کا دن منانا یا برسی وغیرہ کرنا سب غیر اسلامی فعل ہیں ان سے پرہیز لازمی ہے فقط ہٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

خادم الاسلام عبدہ المذنب نجیب دہلوی برومل سی کھلنانی روڈ کراچی ۹/۶۳ ۴

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

جشن عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

سوال (۶۳۹) ہمارے یہاں لاہور میں عید میلاد النبی کا جشن بڑی شان سے منایا گیا، ایسی شان سے اس سے پہلے نظیر نہیں ملتی۔ خوشنما محرابوں۔ رنگین قمقموں، خوش رنگ جھنڈیوں سے شہر لاہور کو دلہن کی طرح سجایا گیا۔ رات کے وقت چراغاں سے تمام شہر بقعۂ نور بن گیا۔ میں اکثر مقامات پر گیا مثلاً بھاٹی گیٹ، کشمیری بازار، گوالمنڈی

بیڈن روڈ، چوک انار کلی وغیرہ میں بے مثال آرائش اور روشنی کی گئی۔ اور ہمارے اخبارات کے کالم کے کالم اس جشن عید کی خبروں سے بھرے پڑے ہیں۔ خدا کے لئے آپ بتائیے میں آپ سے پوچھتا ہوں اگر یہ کام جائز ہیں تو آپ کیوں محروم ہیں۔ اگر ناجائز ہیں تو علمائے کرام کیوں خاموش ہیں۔ ہمارے لاہور میں بڑے بڑے علماء جماعت اہلحدیث اور جماعت اسلامی بھی موجود ہے مگر سب کے منہ پر مہر سکوت۔ آخر معاملہ کیا ہے۔ آج دل کھول کر واضح کر دیجئے ہم اس نیک کام سے کیوں محروم رہیں۔

سائل آپ کا خادم محمد خاں محمدی الیکٹرک ورکس لاہور۔

جواب (۶۳۹) یہ جشن آپ کے صرف لاہور میں نہیں منایا گیا بلکہ لاہور اور کراچی راولپنڈی اور پاکستان کے ہر بڑے شہر کو قیاس کر لیجئے۔ ہر شہر میں یہ جشن منایا گیا اور خوب دل کھول کر اس اسراف و تبذیر فضول خرچی سے کام لیا گیا۔ اب آپ خود سوچئے اور اسلامی ضمیر کی روشنی میں سوچئے کہ اس ساری دھوم دھام اور مسرفانہ نمائش و اہتمام کو اسلامی تعلیمات کے تقاضوں میں کس حد تک پورا کیا گیا۔ اس سے اللہ کے ہاں کتنا قرب بڑھا؟ اور اس نافرمانی محبوبؐ سے خود محبوب خدا کی روح مبارک کو کتنی خوشی حاصل ہوئی؟ کیونکہ حضورؐ کا ارشاد ہے نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ مال کو ضائع کرنا منع ہے۔

کاش اس ساری دھوم دھام اور نمائش کی بجائے رب العالمین کی بارگاہ میں فرشتے امت کی یہ رپورٹ پہنچاتے کہ اس رات اسلام کی سب سے بڑی پوری مملکت میں یا صرف ان بڑے بڑے شہروں میں حرام کاری کے سارے کاروبار بند رہے۔ شراب کا ایک قطرہ بھی کسی عاشق رسول کے حلق سے نیچے نہیں اترا۔ رشوت کا تمام بازار ٹھنڈا رہا۔ سودی لین دین کی ہوا بھی اس عید میلاد النبیؐ کی خوشی میں کسی اُمتِ محمدؐ کو نہیں لگی۔ غرض کہ ہر مسلمان اپنے مقام پر دینی غیرت وحمیت کا پتلا بنا ہوا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی سنہری تعلیم کی تکمیل ہونے کے قریب جب ہوتی یا اب ہوئی۔ حضور اکرمؐ کا ارشاد ہے۔ سال میں دو عیدیں مناؤ ایک عید الفطر دوسری عید الاضحیٰ۔ یہ سال کی دو معلوم اور معروف عیدیں ہیں۔ ان دو اسلامی عیدوں کے علاوہ یہ تیسری عید کیسی؟ کیا خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے منانے کا حکم دے گئے تھے۔ آپ کے چاروں خلیفہ حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ سیدنا عمر فاروقؓ۔ عثمان غنیؓ حضرت علیؓ نے یا اور کسی جاں نثاران رسول میں سے کسی نے بھی یہ جشن یہ عید پہلی، دوسری یا تیسری صدی میں منائی؟ محدثین عظام یا مشہور و معروف امام ابو حنیفہؒ۔ شافعیؒ مالکؒ۔ احمد بن حنبلؒ وغیرہم میں سے کسی ایک کا بھی فتویٰ اس کی تائید میں موجود ہے؟ یہ محبت یہ مذہبیت۔ یہ عقیدت۔ یہ دینداری کہاں کی ہے کہ جو تلقین نہ رسول نے کی۔ نہ آپ کے محترم و

مستند نائبوں نے۔ اس کو اختیار کر کے اور محض اغیار کی دیکھا دیکھی آپ بھی اپنے دل سے گھڑ کر کوئی غیر شرعی تہوار، جشن اختراع کر لیں؟ اور یہ سمجھ لیں کہ آپ گویا بہت بڑی عبادت انجام دے رہے ہیں۔ معاف کیجئے، کیا میں پوچھ سکتا ہوں، کوئی تقریب محض خوشنما نام اور لقب دیدینے سے عبادت کا درجہ حاصل کر سکتی ہے؟ اصلاً کیا فرق اس ذہنیت اور ۲۲ رجب کے کونڈے کھانے اور دسویں محرم کو یوم ماتم منانے میں ہے؟ اور آپ کے لاہور میں تو ماشاء اللہ دین و شریعت کے اچھے خاصے عالم و فاضل اور اکابر ابھی موجود ہیں اور زبردست پریس بھی ان کے ہاتھ میں ہیں۔ پھر ان کا یہ سکوت آخر کیا معنیٰ رکھتا ہے نہیں! مجھے کہنے دیجئے! یہ سکوت ان علماء کا بے محل بلکہ ایک حد تک مجرمانہ ہے تکتموا الحق وانتم تعلمون۔ حق کو حق جانتے ہوئے کتمان حق کرنا بہت بڑا جرم اور بے توفیقی ہے لاہور میں کون نہیں، سب موجود ہیں مگر منبر و محراب پر رونق افروز ہو کر خالق کا ڈر دلانے والے خود مخلوق کے خوف سے ڈرنے لگے۔ ہر شخص اپنی خطابت کے چھن جانے کا خطرہ محسوس کرتا ہے۔ رہ گئی بے چاری جماعت اسلامی، تو وہ غلاف کعبہ کا جلوس نکلوانے کے بعد اس مسئلہ میں کیونکر بول سکتی ہے۔ البتہ جماعت اہلحدیث لاہور کے پرچے "الاعتصام" اور "تنظیم اہلحدیث" نے اور جماعت غرباء اہلحدیث کراچی کے مقبول آرگن پندرہ روزہ "صحیفہ اہلحدیث" نے مروجہ بدعات کے خلاف ہمیشہ آواز حق بلند کی ہے کراچی کی جمعیت اہلحدیث کے "الارشاد جدید" اور موتمر اہلحدیث کراچی کے رسالہ "الموتمر" نے بھی اپنا حق ضرور ادا کیا ہوگا۔ یہ دونوں پرچے میری نگاہ سے نہیں گزرے۔

آپ کے سوال کا جواب قدرے طویل ہو گیا ہے۔ بس دعا یہ ہے ؎

یہی الفاظ ہیں دن رات اب ورد زباں میری ۔۔۔ عروج دین احمد ہو، مٹیں بدعات بھی ساری
خدا کے ماسوا حاجت روا سمجھیں جو غیروں کو ۔۔۔ بتائیں لامذہب انکو، نہیں پوجیں جو غیروں کو
لگاتے ہیں عجب میلاد کا میلہ آج کل جاہل ۔۔۔ طعام مولود کو سمجھیں تبرک آج کل جاہل

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو نیک سمجھ دے۔ آمین۔ حق تو یہ ہے کہ یہ سب مروجہ رسوم اختراعی ہیں اور بس۔ خادم اسلام عبدہ المذنب نجیب کراشوی

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

مسجد کا رُخ کعبہ ہونا چاہئے یا سمت کعبہ

سوال (۶۴۰) مسجد تعمیر کرتے وقت مسجد کا رخ سمت کعبہ ہونا چاہئے یا کعبہ عین فرض ہے کیونکہ یہاں پر مسجد تعمیر ہونی ہے۔ کعبہ رخ میں الجھن ہے۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں سمت کعبہ ہونا چاہئے۔ کچھ کہتے ہیں کعبہ عین فرض ہے۔ آپ اس پر روشنی ڈالئے

جواب سے جلد از جلد سرفراز فرمائیں اور حضرت امام صاحب سے دریافت فرماکر تحریر کریں تاکہ مسجد کی تعمیر شروع کی جاوے۔

جمعدار مرزا عبدالقدیر بیگ لاہور

جواب (۶۴۰) حدیث شریف میں اہل مدینہ کو آپ نے یہ فرمایا کہ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ یعنی تمہارے لئے مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے یعنی مشرق اور مغرب کے درمیان جہت قبلہ کو متوجہ ہو جاؤ۔

جب دونوں کے درمیان قبلہ بتایا تو وسط کو لینا چاہئے۔ یہ حکم اہل مدینہ کو تھا۔ اہل عراق و خراسان کا قبلہ جنوب وشمال کے درمیان تھا۔ اسی طرح ہماری سمت ہے کہ ہم مشرق اور مغرب کے درمیان ہیں تو ہمارا قبلہ جنوب شمال کے درمیان مغرب کی طرف ہے ہم کو وسط کا خیال کرنا چاہیئے۔ باقی بیت اللہ تو ایک چھوٹا سا مکان ہے۔ جو شخص اس کے پاس ہوگا اس کو تو عین بیت اللہ کی طرف متوجہ ہونا پڑے گا اور جو دور ہو کر اس سے غائب ہوگا اس کو صرف سمت اور جہت کا لحاظ رکھنا پڑے گا۔ عین قبلہ تو کسی کے سامنے نہیں آسکتا یہ محال ہے۔ یہ کون اندازہ کرسکتا ہے کہ جہاں نماز کھڑی ہے وہاں سے قبلہ عین اس کی پیشانی کے سامنے واقعہ ہے؟ ہاں سب جہت کا اندازہ رکھتے ہیں۔ پس آپ صاحبان وسط کا اندازہ کرکے جنوب شمال کے درمیان مسجد تعمیر کردیں کہ مغرب کی طرف قبلہ رخ ہو۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار غفرلہ۔ جواب صحیح ہے عبدالقہار غفرلہ نائب مفتی کراچی

کیا دولہا بوقت نکاح پھولوں کا ہار استعمال کرسکتا ہے؟

سوال (۶۴۱) زید بوقت نکاح پھولوں کا ہار استعمال کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ارشاد خداوندی ہے قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ الآیۃ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مجھے تین چیزیں زیادہ مرغوب ہیں جن میں سے ایک خوشبو ہے۔ مذکورہ آیت کریمہ اور حدیث کے پیش نظر خوشی کے موقع پر التزاماً یا رسماً نہیں بلکہ خوشبو کی غرض سے قلیل مقدار میں پھولوں کا ہار استعمال کرلینے میں از روئے شریعت محمدیہ کوئی قباحت نہیں ہے۔

بکر کہتا ہے کہ بوقت نکاح پھول کا استعمال مطلقاً بدعت اور ناجائز ہے اور ایسی مجلس میں شرکت کرنا بھی شرعی نقطۂ نظر سے جائز نہیں۔

وارثین علم محمدیؐ سے گذارش ہے کہ مذکورہ بالا صورت حال میں آیا زید حق بجانب ہے یا بکر؟ والسلام

محمد رحمۃ اللہ خاں بنگلور سٹی

جواب (۶۴۱) ہر خوشی اور زینت کے کام پر بدعت کا حکم نہیں لگانا چاہئے۔ بدعت وہ کام ہے جو ثواب اور دین سمجھ کر کیا جاوے یا کسی رسم ہنود کو جان کے مخصوص ہو رسماً کیا جاوے ہار پھولوں کا خوشی سے یا زینت سے پہن لیا یا کسی نے ڈالدیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، مباح ہے۔ بدعت کی تعریف اس پر صادق نہیں الا اس صورت میں کہ اس کو رسم جان کر التزاماً کیا جاوے اور نکاح میں ضروری اعتقاد کیا جاوے تو بدعت بن سکتا ہے ورنہ خوشی اور زینت اور خوشبو کے طور ہو تو درست ہے۔ حدیث وَمَا سَکَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ اس پر دال ہے کہ جس چیز کو شارع نے منع نہ کیا وہ معاف ہے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

کیا ابو شحمہ کو زنا کی حد لگائی گئی تھی

سوال (۶۴۲) کیا ابو شحمہ عبدالرحمٰن خلیفہ ثانی کے بیٹے کو زنا کی غرض سے حد ماری گئی جس سے ابو شحمہ فوت ہوئے۔

سائل ابو عبدالوکیل عبدالحمید قریشی باول والے

جواب (۶۴۲) ابو شحمہ کی بابت زنا اور حد کا قصہ محض غلط ہے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ یہ واعظوں نے وعظ کی کتابوں میں غلط لکھدیا ہے۔ ہاں انہوں نے نبیذ تمر نوش کیا تھا۔ اس سے نشہ آگیا تو ان پر حد لگائی گئی۔ یہ ذکر ثابت ہے واللہ اعلم

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

مشرک کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۴۳) مشرک بے نمازی بدعتی قبر پرست تعزیہ پرستوں کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟ سائل مذکور

جواب (۶۴۳) مشرکوں اور بدعتیوں کو خود سلام نہیں کرنا چاہئے۔ اگر وہ کہدیں تو وعلیکم کہدو۔ اہل کتاب سے سلام کا یہی طریقہ حدیثوں میں آیا ہے واللہ اعلم

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

کیا قبرستان میں قرآن کا کچھ حصہ پڑھ کر مُردوں کو ایصال ثواب کر سکتے ہیں

سوال (۶۴۴) ابو محمد سمرقندی نے سورۂ اخلاص کے فضائل میں حضرت علی رضہ سے

مرفوعاً روایت کیا ہے۔ ترجمہ یعنی جو شخص قبرستان میں گذرا اور قل ہو اللہ احد ۱۱ مرتبہ پڑھا پھر اس کا اجر مردوں کو بخشا تو دیا جائے گا وہ ثواب سے برابر گنتی مردوں کی۔ دوسری حدیث قاسم بن سعد بن علی الجانی نے اپنے فوائد میں ابوہریرہ رضہ سے روایت کیا یعنی فرمایا رسول اللہ صلعم نے جو شخص قبرستان میں داخل ہوا پھر سورہ فاتحۃ الکتاب اور قل ہو اللہ اور الھاکم التکاثر کو پڑھا پھر کہا الٰہی کیا میں نے ثواب اس چیز کا جو پڑھا کلام اللہ سے واسطے قبرستان کے مردوں مومن عورتوں کے تو وہ ہوں گا شفاعت کرنے والے اس کا۔ سوال یہ ہے کہ دونو حدیثوں پر عمل کر سکتے ہیں یا نہیں۔

سائل ابو عبد الوکیل عبد الحمید قریشی باد ل والے قائد آباد کراچی

جواب (۶۴۴) یہ حدیثیں غیر معتبر کتابوں کی ہیں جن کی سند ثابت نہیں ہے۔ ایصال ثواب صدقہ مالی سے کرو یا دعا کرو۔ یا قرآن گھر پڑھ کر ایصال ثواب کرو تو جائز ہے۔ اصل اموات کے حق میں صدقہ مالی اور دعا کرنا کتب حدیث صحاح ستہ سے ثابت ہے اس پر عمل چاہیئے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ عبد القادر الحصاری غفر لہ الباری الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار دہلوی

اسلام لانے سے پہلے کا کیا ہوا نکاح قائم رہتا ہے یا نہیں؟

سوال (۶۴۵) یہ کہ ایک مسلمان موقع فسادات اگست ۱۹۴۷ء میں ہندوستان جوگندر نگر ریاست منڈی ضلع کانگڑہ میں ٹھیرا رہا اور غیر مسلم سکھوں وغیرہ کے قبضہ میں رہ کر ٹھاکر دوارہ میں غیر مسلم یعنی ہندو ہو کر وہاں ٹھیرا رہا۔ اس نے ایک بیوہ عورت سابقہ مسلمان جو کہ اس کے ساتھ تھی، اس بیوہ عورت سابقہ مسلمان سے عقد نکاح کر لیا۔ بعد ازاں وہی مرد اور وہی عورت دونوں کچھ عرصہ کے بعد پاکستان پہنچے۔ پاکستان آ کر اس مرد نے اس عورت کے ساتھ عقد نکاح بموجب اہل اسلام کے دوبارہ نہ کیا۔ موجودہ وقت پر وہی عورت اس کے گھر آباد ہے۔

کیا جو عقد نکاح بحالت ہندو ہو کر ہندوستان میں کیا ہے وہ عقد نکاح بموجب شریعت کے جائز ہے؟ یا کہ دوبارہ عقد نکاح کرنا ضروری ہے۔

خادم نور محمد برانچ پوسٹ ماسٹر ضلع گوجرانوالہ

جواب (۶۴۵) نکاح ایجاب وقبول کا نام ہے۔ وہ سابقہ نکاح درست ہے عہد نبوی میں جو مرد وعورت مسلمان ہوئے ان کا وہی نکاح باقی رہا نیا نکاح نہیں پڑھایا گیا تھا لہٰذا ہندوستان والا نکاح درست ہے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

کتبہ عبد القادر الحصاری غفر لہ الباری۔ الجواب صحیح ابو محمد الستار دہلوی

فتویٰ بابت طلاق ثلاثہ

سوال (۶۴۶) بخدمت جناب امام جماعت غرباء اہلحدیث مولانا عبدالستار صاحب بعد سلام کے گذارش ہے کہ ایک مجلس اور ایک وقت میں ایک ساتھ شوہر اپنی عورت کو تین یا چار بار طلاق کہدے تو شرع محمدی کے بموجب تین طلاق ہو گی یا ایک طلاق؟ جواب صرف قرآن وحدیث سے ہو۔

سائل آپ کا تابعدار ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول چک ۱۶۰ ضلع تھرپارکر سندھ

جواب (۶۴۶) ایک طہر میں تین طلاق دینا حرام اور بدعت ہے اس سے بچنا واجب ہے۔ پھر اس میں اختلاف کرنا درست نہیں .... صحیح و راجح مذہب یہ ہے کہ ایک طہر ایک طلاق کا محل ہے لہذا ایک واقع ہو گی۔ دو لغو ہو جائیں گی۔

مسند احمد میں حدیث ہے کہ عہد نبوی میں کسی شخص نے ایک مجلس میں تین طلاق دیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ رَاجِعْهَا فَاِنَّهَا وَاحِدَۃٌ یعنی تم طلاق سے رجوع کرلو۔ یہ تین ایک ہی ہیں۔

مسلم شریف میں ہے کہ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلٰثِ وَاحِدَةً یعنی عہد نبویؐ اور زمانہ خلافت ابوبکرؓ میں ایک مجلس کی تین طلاق ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ خلافتِ فاروقیؓ میں دو سال تک یہی قانون نافذ رہا ہے۔

پھر حضرت عمرؓ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ عام طور پر تین طلاق دیتے ہیں یہ گناہ ہے۔ اس گناہ کو روکنے کے لئے تعزیر کے طور پر تین جاری کر دیں۔ اصل حکم شرعی وہی ہے جو عہدِ نبوی میں تھا۔ پھر وحی بند ہو گئی تو حکم یہی قائم رہا لیکن گناہ روکنے کو خلیفہ نے سیاسی طور پر ایسا کیا تھا۔ خلیفہ ایسی تدبیر کر سکتا ہے مگر شرع میں تین ایک مجلس کی ایک ہیں۔ تین طلاق تین ماہ میں دینا مشروع ہے۔ اس سے عورت قطعاً حرام ہو جاتی ہے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری۔

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

حضورؐ کی کتنی شادیاں ہوئیں۔ متوفیہ بیوی کے مہر کی ادائگی کی کیا صورت ہے

سوال (۶۴۷) بخدمت جناب مولانا مولوی ابو محمد عبدالستار صاحب السلام علیکم بندہ خیریت کا خواہاں ہے۔ التماس ہے کہ بندہ کے چند سوالوں کا جواب ارسال فرمائیں۔

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی شادیاں ہوتیں اور نکاح کس نے پڑھایا؟
(۲) اگر عورت مر جائے اور خاوند نے مہر ادا نہ کیا ہو تو ادائیگی کی صورت حال کیا ہے۔
جوابات با حوالہ دیں حافظ محمد حنیف کوچہ کلاں

جواب (۱۴۷) صحیح احادیث سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی تعداد گیارہ ثابت ہے۔ دو بیویاں تو آپ کی زندگی میں وفات پا گئی تھیں ایک خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دوسری زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔ باقی آپ کی زندگی میں ایک وقت میں جمع رہی ہیں بلکہ آخری وقت تک آپ کے گھر میں آباد رہیں اور آپ کے بعد فوت ہوئی ہیں۔ گیارہ سے زیادہ جو بتائے تو ثبوت اس کے ذمہ ہے

باقی رہا دوسرا سوال کہ ان کے نکاح کس نے پڑھائے؟ سو یہ تفصیل ہر ایک کے متعلق ملنی مشکل ہے اور کیفیت وخطبہ خوانی کا ہر ایک کی بابت کوئی ذکر نہیں ملتا۔ اجمالی طور پر ہم وہی کہہ سکتے ہیں جو حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حدیث میں ہے فَلَقَدْ كَانَتْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَفْخَرُ عَلَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلعم تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ اَهَالِيكُنَّ وَزَوَّجَنِيَ اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوَاتٍ (بخاری) یعنی حضرت زینب رض باقی ازواج پر یہ فخر کرتی تھیں کہ تمہارے نکاح تو تمہارے اولیاء نے کئے ہیں اور میرا نکاح اللہ نے ساتوں آسمانوں پر کیا ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ازواج کے نکاح اُن کے اولیاء نے کئے ہیں۔ حضرت خدیجہؓ کا نکاح ان کے چچا عمرو بن اسد نے کیا۔ حضرت صدیقہ رض کا ان کے والد حضرت ابوبکر صدیق رض نے۔ حضرت حفصہ رض کا حضرت فاروق اعظم رض نے اور ام حبیبہ رض کا شاہ حبشہ نے اور ام سلمہ کا نکاح ان کے بیٹے عمر بن ابوسلمہ رض نے حضرت میمونہ رض کا نکاح حضرت عباس رض نے پڑھایا اور بعض سے آپؐ نے خود ہی کر لیا کہ وہ اسیر ہو کر آئی تھیں۔ آپ ہی اُن کے والی تھے واللہ اعلم۔

(۲) مہر عورت کی وفات کے بعد دینا پڑے گا۔ وہ مہر عورت متوفیہ کا ورثہ متصور ہو کر اس کے اقرباء میں تقسیم ہو گا۔ اگر عورت کے اولاد نہ تھی تو خاوند کو مہر و دیگر ورثہ سے نصف۔ اور اگر اولاد ہے تو چہارم حصہ تمام ورثہ سے ملے گا۔ باقی اسکے قریبوں کو جو اولاد یا والدین زندہ ہوں۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم وعلمہ اتم

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری۔ الجواب صحیح ابومحمد عبدالستار دہلوی

ننگے سر نماز اور فاتحہ خلف الامام کے بارے میں استفسار

سوال (۱۴۸) (۱) جان بوجھ کر ننگے سر نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(۲) فاتحہ خلف الامام کے بارے مفصل تحریر کریں وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ تفسیر ابن کثیر میں لکھا ہوا ہے کہ یہ آیت فی الصلوٰۃ سورہ فاتحہ کو منع کرتی ہے۔

سائل حافظ نذیر احمد

جواب (۴۴۸) ننگے سر نماز پڑھنی جائز ہے کیونکہ سر ستر میں داخل نہیں ہے۔ ناف سے گھٹنوں تک اور دونوں کندھوں کو ڈھانکنا واجب ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پاس ہوتے ہوئے ایک کپڑے میں نماز پڑھی ہے اور سر ننگا تھا۔ چنانچہ مسند ابوعوانہ جلد ۲ صفحہ ۶۳ میں ہے عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ وَثَوْبُهٗ عَلَى الْمِشْجَبِ یعنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے جس کی دونوں طرفیں کندھوں پر تھیں اور آپ کے دوسرے کپڑے تپائی پر رکھے ہوئے تھے۔

اس صورت میں سر ننگا تھا جس سے ثابت ہوا کہ ننگے سر نماز جائز ہے۔

(۲) فاتحہ خلف الامام فرض ہے۔ اس کے بغیر نماز نہ ہوگی۔ حدیث کتاب القراۃ بیہقی میں ہے عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْاِمَامِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہ ہوگی۔

باقی آیت وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ میں فاتحہ کی ممانعت نہیں ہے۔ یہ آیت جس نبی کریم پر اتری تھی اس نے فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے اس لئے فاتحہ مقتدی کو پڑھنی پڑے گی۔ اگر فاتحہ کا مسئلہ پورا دیکھنا ہو تو رسالہ فاتحہ خلف الامام کراچی بنس روڈ مکتبہ سعودیہ سے منگوالیں۔ اس میں سب دلائل ہیں اور مخالفین کے پورے جواب ہیں۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ عبد القادر الحصاری غفرلہ الباری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار دہلوی

سفری نمازکی حضر میں ادائیگی۔ سبابہ کے اٹھانے۔ سنتِ غیر مؤکدہ اور مستحب میں فرق کے بارے میں سوالات

سوال (۴۴۹) مکرم بھائی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ براہ کرم ان سوالوں کا جواب دیجئے۔

(۱) انسان سفر میں ہو جب کہ نماز قصر کا حکم ہے مگر کسی وجہ سے نماز ادا نہ کر سکے حضر میں۔ ان قصر نمازوں کو کس طرح کرے قصر یا پوری؟

(۲) ایک صاحب کہتے ہیں سبابہ کا اٹھانا سنت ہے۔ دوسرے کہتے ہیں کہ نہیں، مستحب ہے۔ تحقیق سے فیصلہ کریں۔

(۳) سنت غیر مؤکدہ اور مستحب میں کیا فرق ہے؟

محمد اسمٰعیل ۱۱ پنجاب رجمنٹ

جواب (۶۴۹) (۱) سفر میں جو نماز قضا ہو حضر میں وہ پوری پڑھنی ہوگی کیونکہ علت سفر نہ رہی۔ پھر اس نے قضا کر دی تو اس انعام کا مستحق نہ رہا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ نماز قضا کیوں ہوئی؟ اصل یہ ہے کہ عمداً چھوڑی ہے۔ شرع میں قضا کرنے کا نہ حکم ہے اور نہ اس کی کوئی صورت ہے۔ انسان سو جائے تو جب بیدار ہو وہی اس کا وقت ہے۔ اگر بھول جائے تو جب یاد آئے وہی اس کا وقت ہے۔ اگر بیہوش ہو جائے تو جب ہوش آئے وہی اس کا وقت ہے۔ پھر قضا ہو جانے کی صورت کیا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ نماز نفسانی عذر بنا کر عمداً چھوڑی ہے جس کی قضا نہیں۔ ایسا جرم ہے کہ وہ کافر ہو گیا اس لئے مسلمان توبہ کر کے ہووے۔

(۲) تشہد میں سبابہ کا اُٹھانا سنت ہے۔

(۳) سنت غیر مؤکدہ اور مستحب میں کچھ فرق نہیں۔ دونوں آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوتے ہیں۔ دونوں کی تعریف ایک ہی ہے جو نبی کریم سے ثابت ہوں اور ان کے کرنے سے ثواب، اور ترک سے عذاب نہ ہو۔ بس۔

مستحب کا معنے اچھا اور بہتر کام اور سنت غیر مؤکدہ کا معنے یہ ہے کہ طریقہ نبوی جس کی تاکید نہیں آئی ہے اگر عمل کرے تو اچھا ہے۔ سنت مؤکدہ وہ ہے جس کی تاکید ظاہر ہو جیسے سنت الفجر اور نماز و ترکہ ان کی تاکید آئی ہے۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ عبد القادر الحصاری غفرلہ الباری

الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار دہلوی

استفسار بابت استصواب رائے عامہ

سوال (۶۵۰) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین بیچ استفسارات ذیل کے:۔

(۱) استصواب رائے عامہ میں مطلب پرست امیدواروں کے چناؤ کے سلسلہ میں مقام انتخاب پر بہات انتخاب یعنی رائے دہی کی نگرانی یا انتظام یا کسی قسم کی امداد کرنا شریعت حقہ کی رو سے کیسا ہے جب کہ رائے دہندگان کی ایک بڑی تعداد زر خرید ہوتی ہے یا جھوٹے وعدوں میں الجھائی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے یہاں بالعموم انتخاب لڑنیوالے

چناؤ کے زمانے میں وعدوں کی بارش کر دیتے ہیں اور پھر ان کے وعدے نقش وفا کی طرح بے معنی رہتے ہیں۔

(۲) ایسے مطلبی افسران کے بارے میں شریعت محمدی کیا حکم دیتی ہے جو سر رشتہ ہائے دیگر (غیر متعلقہ) کے حکام بالا کی خوشنودی طبع حاصل کرنے یا کسی وقت ذاتی مفاد پانے کے لالچ میں اپنے ماتحت عملہ سے تخویف یا تحریص کے احکام صادر کر کے دھاندلی کے انتخاب میں بالجبر کام لیں یا بصورت دیگر برخواستگی یا معطلی کی دھمکی دیں۔

ننگ اسلاف اعجاز احمد علوی عفی عنہ

جواب (۶۵۰) (۱-۲) اندریں حالات متقی شخص کو اجتناب کر کے گوشہ نشیں رہنا چاہئے حدیث میں ہے فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا کہ تمام شر و فساد کے فرقوں اور گروہوں سے الگ رہو۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ فتنوں کے وقت اپنے گھر یا مسجد کو لازم کر لو۔ اور یہ بھی ہے کہ جنگلوں میں رہائش کرو۔ بہرصورت مطلب یہ ہے کہ ایسے گناہوں اور گناہگاروں سے کنارہ کش رہو۔ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ عبد القادر الحصاری غفر لہ الباری بالقلم

الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار دہلوی

عدت گزر جانے پر بیوی زوجیت میں رہتی ہے یا نہیں

سوال (۶۵۱) اہلحدیث مسلک کے مطابق مجلس واحدہ کی تین طلاقیں ایک طلاق کے حکم میں ہیں اور قبل از انقضائے عدت رجوع کیا جا سکتا ہے۔ یہ تسلیم کرتے ہوئے زید عدت میں رجوع نہیں کرتا اور عدت گذر جاتی ہے۔ اس کے بعد آیا اس کی زوجہ اس کی زوجیت میں رہ سکتی ہے یا نہیں؟ اگر رہ سکتی ہے تو اس کی دلیل مطابق کتاب اللہ وسنت رسول اللہ مطلوب ہے۔ اگر نہیں رہ سکتی تو اس کی بھی دلیل مطلوب ہے۔ بینوا توجروا

نذیر حسین مدرسہ تعلیم القرآن ضلع سرگودھا۔

جواب (۶۵۱) یہ مسلک جب آپ کو مسلّم ہے کہ مجلس واحدہ کی تین طلاق ایک طلاق رجعی شمار ہیں جس میں عدت کے اندر رجوع ممکن ہے۔ اگر رجوع پایا گیا تو سابقہ نکاح بحال رہے گا۔ اگر رجوع نہ کیا اور عدت گذر گئی تو نکاح فسخ ہو گا۔ تب یہ مسلک بھی آپ کو ماننا لازم ہو گیا کہ طلاق رجعی کی عدت گذر جائے تو پھر نکاح جدید سے وہ عورت مطلقہ زید پر حلال ہے۔ ہاں اگر تین طلاق نافذ سمجھی جائیں تو پھر حرمت مغلظہ ہو گی اور زید پر عورت حرام ہو گئی جب تک کسی دوسرے سے نکاح کرنے کے بعد اس کے فوت ہونے پر یا بلا حیلہ خود اختیاری سے طلاق ملنے پر زید پر حلال ہو سکتی تھی مگر مسلک بروئے حدیث

صحیح وحسن طلاق رجعی کا راجح ہے لہٰذا آپ اس پر عمل درآمد کریں۔ ہٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ عبدالقادر الحصاری عفرلہ الباری بالقلم
الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

فتویٰ بابت طلاق ثلاثہ

سوال (۶۵۲) ایک شخص نے بحالت سفر اپنی بی بی کی طرف خط لکھ کر بھیجدیا اور اس کے اندر طلاق نامہ (تم کو تین طلاق ہیں) بایں شکل تحریر۔ تحریر کر کے ارسال کردیا اور عدت کے اندر پھر نادم ہوا اور اس وقت وہ شخص اپنی بی بی کو رجوع کرنا چاہتا ہے اور اب وقت عدت زوجہ مطلقہ گذر چکی ہے کیا یہ رجعت جائز ہے یا نہیں۔ اگر جائز ہے تو تجدید کی ضرورت ہے یا نہیں؟

الراقم حاجی محبت اسٹیشن ٹھل پوسٹ میرپور

جواب (۶۵۲) اگر عدت کے اندر نادم ہو کر اس نے یہ کہدیا کہ میں نے طلاق دینے میں غلطی کی اب رجوع کرتا ہوں تو رجوع ہو گیا۔ اب دوبارہ نکاح کی ضرورت نہ ہوگی۔ اور اگر صرف نادم ہوا لیکن طلاق سے رجوع نہ کیا اور عدت گزر گئی تو اب عورت اس سے جدا ہو گئی نکاح نہ رہا۔ اب اگر عورت سے صلح اور رجوع چاہے تو اس کی رضامندی سے دوبارہ نیا نکاح پڑھا سکتا ہے۔ نکاح سے وہ جائز ہو جائیگی۔

تین طلاق ایک بار کی تحریری ہوں یا تقریری ایک شمار ہوتی ہیں جس میں عدت کے اندر رجوع ممکن ہے اور بعد گزرنے عدت کے نیا نکاح پڑھانا پڑتا ہے۔ تین طلاق کا ایک ہونے کا ثبوت درکار ہو تو دفتر صحیفہ اہلحدیث کراچی سے رسالہ "طلاق ثلاثہ" منگوا کر پڑھیں وہ بہت صحیح ہے اور اس میں فیصلہ حق ہے۔ ہٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب
کتبہ عبدالقادر الحصاری عفرلہ الباری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

بوقت ذبح گردن الگ ہو جائے تو ذبیحہ حلال ہوگا یا حرام

سوال (۶۵۳) جانور ذبح کرتے وقت تیز چھری سے جانور کی گردن الگ ہو گئی اب یہ ذبح کیسا ہے حلال ہے یا حرام؟

سائل سید نبی احمد شاہ چک ۱۵۸

جواب (۶۵۳) عمداً اس طرح ذبح نہ کرنا چاہیے۔ اگر تیز چھری سے اتفاقیہ ایسا ہو جائے تو جانور حرام نہیں ہوتا کیونکہ حرام ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ جب اللہ کا نام لیا گیا اور خون جاری ہو گیا اور رگیں کٹ گئی ہیں جن سے خون حرام نکل گیا ہے تو جانور

حلال ہے۔ قرآن مجید میں حکم ہے کہ کُلُوا مِمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰہِ عَلَیْہِ یعنی جس جانور کے ذبح پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو اس کو کھالو۔ جو شخص حرام کہتا ہے اس سے دلیل طلب کرو ہٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ عبد القادر الحصاری غفرلہ الباری

الجواب صحیح　　ابو محمد عبد الستار دہلوی

کسی عذر سے روزہ رمضان کی قضا اور اشیاء مسجد پر امام کے کنٹرول بابت سوال

سوال (۶۵۴) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔

بخدمت شریف محترمی واستاذی مولانا مولوی عبد الستار صاحب امام جماعت غرباء اہلحدیث زادک اللہ علماً وعملاً۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اما بعد۔ واضح ہو کہ ہم الحمد للہ خیریت سے ہیں۔ آپ کی خیریت خداوند کریم سے خیر مطلوب ہوں۔ احوال آنکہ آپ کے حکم کے مطابق جماعت کے لوگوں کی نماز کی حاضریاں لگانی شروع کی تھیں جس میں کچھ لوگ سست تھے ان کو آگاہ کیا گیا تھا۔ وہ پابندی کرنے لگ گئے تھے۔ اس کے بعد گندم کی کٹائی کا وقت آگیا۔ بہت تھوڑے لوگ با جماعت کرنے لگ گئے۔ زیادہ تر لوگ باہر رہنے لگے یا صبح سویرے چلے جاتے تھے اور رات کو آتے تھے۔ اس واسطے کچھ دیر کے واسطے حاضریاں موقوف کر دی گئیں۔ پھر رمضان کا مہینہ آگیا۔ رمضان کے روزے بہت تھوڑے آدمیوں نے رکھے۔ بعض نے کہا کہ ہم گندم کی کٹائی کرتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ ہم گندم اڑاتے ہیں۔ بعض نے کہا کہ ہم کو گرمی ہو جاتی ہے اور احتلام ہونے لگ جاتا ہے لہٰذا پتہ دلویں کہ ان عذروں کی بنا پر روزہ قضا کر سکتے ہیں یا نہیں۔ نیز بتائیں کہ مسجد کے امام کو مسجد کی چیزوں پر کنٹرول کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ مثلاً پانی کا نلکا ہر وقت چلتا رہے تو خراب ہونے کا خطرہ ہے اگر اسکی ہتھی اتار لے تو اس کو حق حاصل ہے یا نہیں۔ یا مسجد کی صفیں خراب ہوتی ہوں یا اور کوئی چیز مثلاً لالٹین وغیرہ کے لوگ اس کو استعمال کرتے ہوں تو ان کو روکنے کا امام کو حق حاصل ہے یا نہیں؟ وضاحت کے ساتھ مدلل جواب دیں۔ ان باتوں کی بنا پر جماعت کے بعض افراد اور غیر جماعت کے عام مجھ پر بہت ناراض ہیں۔ فقط والسلام

نویسندہ ابو التمیز عبد العزیز لائلفوری امیر جماعت چک ۱۴۱/۹ ایل ضلع منٹگمری
ڈاک خانہ بنگلہ نائی والہ

جواب (۶۵۴) آپ امام مسجد ہیں اور امیر ہیں۔ آپ کی اطاعت کرنی سب جماعت کا فرض ہے بحکم آیت اولی الامر منکم۔ اور من یطع الامیر فقد اطاعنی۔ اور حدیث ان امر علیکم عبد مجدع یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا جو بغاوت کرے گا وہ امام کا باغی ہوگا اور جماعت سے خارج ہو جائے گا۔ امام مسجد متولی مسجد ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے اِذَا اَمَّکُمْ فَهُوَ اَمِیْرُکُمْ

آپ کو مسجد کی نگرانی اور ہر چیز کی حفاظت کرنی ضروری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی میں آواز بلند کرنے سے منع کیا تھا۔ آج کل خدائی خوف سے عالم دینی اور امیر کی اطاعت نہیں کرتے لیکن ..... حکومت کا سپاہی، حوالدار، تھانیدار آجائے۔ وہ دو چار ماں بہن کی گالیاں دے اور حکم دے تو اس کو فوراً مان لیتے ہیں اور اس کی بڑی قدر کرتے ہیں اور ان سے ڈرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ سے نہیں ڈرتے تو یہ مسلمان کس طرح ہو سکتے ہیں۔ آپ صبر سے کام لیں اور خدا و رسول کا حکم حسب طاقت پہنچاتے رہیں۔ نافرمانوں کا فیصلہ خود ہی خدا دنیا اور آخرت میں کر دے گا۔ ہٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

نکاح شغار جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۵۵) ایک آدمی کی شادی دو طرفی رشتہ کی شادی (یعنی بٹہ کی شادی ہے) اور تین سال عرصہ گذر چکا ہے۔ ان دونوں میں سے ایک آدمی نہ ہی اپنی بیوی کو گھر لا کر بساتا ہے اور نہ ہی طلاق دیتا ہے اور ان رشتہ داروں کو کہتا ہے کہ ہماری بہن کو لے جاؤ اور اپنا گھر بساؤ۔ اور اپنی بیوی کو نہ طلاق دیتا ہے نہ بساتا ہے اور گھر والے اور اس کی بیوی بہت مجبور ہیں اور اس مسئلے کا جواب تحریر فرماویں کہ کیا کیا جا سکتا ہے اور کیا ہونا چاہئے اور عورت فیصلہ کرانا چاہتی ہے۔ ہو سکتا ہے یا نہیں

جواب (۶۵۵) یہ نکاح بٹہ ہے۔ اسکو عربی میں شغار کہتے ہیں۔ یہ شادی جاہلیت کی ہے جو حرام ہے۔ حدیث میں ہے لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ کہ اسلام میں نکاح بٹہ کا وجود نہیں ہے یہ نکاح جاہلیت کا ہے۔ دونوں طرف کے نکاح فسخ ہیں۔ اپنی اپنی لڑکی کو دوسری جگہ بغیر بٹہ کے بیاہ دیں۔ یہ نکاح جائز ہوگا۔ ہٰذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

اہلحدیث نام کیوں رکھا گیا۔ حدیث اور سنت میں کیا فرق ہے؟

سوال (۶۵۶) مکرمی جناب مولانا الحاج مولوی عبدالستار صاحب۔ کراچی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:— امسال بریلویوں کی جامعہ مسجد حنفیہ میں سالانہ سیرت کانفرنس کے موقعہ پر مولوی ..... گجراتی نے دوران تقریر میں تمام اہلحدیثوں کو یوں چیلنج کیا ہے کہ اہلحدیث کہلوانا ناجائز اور بدعت ہے۔ میں نے ان کے اس چیلنج کی تصدیق کے لئے انہیں ایک خط لکھا تاکہ تصدیق ہو جانے پر انہیں جواب دیا جائے۔ مولوی ..... صاحب نے میرے خط کے جواب میں مندرجہ ذیل خط

تحریر کیا ہے جو کہ لفظ بلفظ نقل کر کے آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔ مہربانی فرما کر آپ خود اس کا جواب صحیفہ اہلحدیث میں شائع فرما کر مشکور فرمائیں تاکہ اہلحدیث حضرات مستفید ہو سکیں۔ جس پرچہ میں جواب شائع کریں اس کا ایک پرچہ مولوی صاحب کو بھی بھیجدیں قیمت میں ادا کر دوں گا۔

نقل چٹھی مولوی صاحب گجراتی۔

"از طرف مفتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مالک نعیمی کتب خانہ گجرات (پاکستان)

مہربان من! سلام مسنون آپ کا خط ملا۔ مجھے تعجب ہے کہ میں چار سال سے اہلحدیث حضرات سے مطالبے کر رہا ہوں اور آج تک آپ میرے مطالبوں سے بے خبر رہے۔ خیر خوش ہوں کہ میری امید پوری ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ مطالبے ملاحظہ ہوں:۔

(۱) آپ حضرات نے اپنا لقب بجائے اہل سنت کے اہل حدیث کیوں اختیار فرمایا اور کیا آپ ساری حدیثوں پر عامل ہیں؟

(۲) حدیث کسے کہتے ہیں اور سنت کسے۔ ان دونوں میں کیا فرق ہے اور چاروں نسبتوں میں سے کونسی نسبت ہے؟

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیوں فرمایا عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ یہ نہ فرمایا عَلَیْکُمْ بِحَدِیْثِیْ۔ اس میں کیا راز ہے؟

مگر جو جواب دیں وہ حدیث صریح صحیح سے دیں۔ اپنی رائے اور ایچ پیچ کو دخل نہ دیں اور از کراچی تا پشاور تمام اکابر اہلحدیث سے مشورہ کر لیں۔ ہم کو بہت خوشی ہوئی اگر آپ نے صحیح جواب صحیح حدیث کے ماتحت دیا۔ ہم اسے اپنی کسی تصنیف میں شائع بھی کر دیں گے انشاء اللہ (دستخط احمد یار خاں مورخہ ۱۱/۵/۶۴)

فقط والسلام۔ المرسل ابو سلطان عبد الحمید لدھیانوی۔ راولپنڈی

جواب (۶۵۶) اسلام ایک ہے اس پر قائم رہنے والوں کو مسلم اور مسلمان کہتے ہیں جیسے قرآن سورۂ حج میں ہے هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ جب اللہ نے مسلمان نام رکھا تو تم نے اہل سنت نام کیوں رکھا ہے؟ جو اس کا جواب ہوگا وہی ہمارا جواب ہے، یہ تو الزامی جواب ہے۔ اب تحقیقی جواب سنئے کہ جب مسلمانوں میں فرقہ بندی شروع ہوئی تو جس کا جو طرز عمل ہوا وہی اس کا نام پڑ گیا مثلاً جب رافضی اور خارجی فرقے ظاہر ہوئے تو جو لوگ طریقہ نبوی اور صحابہ پر قائم رہے اور وہ رافضی اور خارجی نہ ہوئے تو انکا نام اہل سنت والجماعۃ نام پڑ گیا یعنی طریقہ رسول اور طریقہ صحابہ والے لوگ جو رسول اللہ اور صحابہ کے مطابق عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ نام کسی حدیث میں نہیں آیا مگر طرز عمل ہونے پر

دوسرے فرقوں کے مقابلہ میں پڑ گیا جس طرح قرآن نازل ہونے پر مسلمان اہل قرآن ہوئے جیسے حدیث میں ہے اَوْتِرُوْا یَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ وتر پڑھو اے اہل قرآن!

اس طرح یہود کو قرآن میں اہل تورات اور نصاریٰ کو اہل الانجیل پکارا گیا کہ ان کا تعلق اور مذہب ان کتابوں پر تھا جس طرح ان کے مقابلہ میں اہل قرآن کا قرآن پر تھا حالانکہ وہ مسلمان۔ یہود۔ نصاریٰ کے نام سے قرآن نازل ہونے سے پہلے نامزد تھے۔

اس سے یہ اصول ثابت ہوا کہ جن لوگوں کا تعلق کسی چیز کے ساتھ ہوگا اسکی طرف طرز عمل کے لحاظ سے نسبت کرنی جائز ہوگی چنانچہ امام ابوحنیفہؒ پیدا ہوئے اور پھر وہ عالم ہو کر امام ہوئے تو ان کے فتوے اور مسائل ملک میں پھیلے۔ پھر جو لوگ ان کے اقوال پر اور ان کی رائے پر عمل کرنے لگے تو ان کو حنفی اور اہل رائے کے نام سے پکارا گیا۔ اسی طرح امام شافعی رح کے مقلدوں کو شافعی اور امام مالکؒ کے مقلدوں کو مالکی اور امام احمدؒ بن حنبل کے مقلدوں کو حنبلی کہا گیا حالانکہ یہ نام کسی حدیث میں نہیں اور سائل ان کو جائز جانتا ہے کیونکہ ان ناموں سے ان کا طرز عمل ظاہر ہے تو بس جن لوگوں نے ان اماموں کے اقوال لے کر تقلید نہ کی اور صرف علم حدیث سے تعلق پیدا کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال و تقریر کو معمول بہا بنایا جس کو حدیث کہتے ہیں تو ان کا نام اہل حدیث ہوا

ہم اہل سنت بھی ہیں۔ یہ نام ہمارا رافضی خارجی فرقوں کے مقابلہ میں ہے۔

ہم اہلحدیث بھی ہیں۔ یہ نام ہمارا حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی جو مقلدین ہیں اور اماموں کے اقوال کو لے کر عمل کرتے ہیں ان کے مقابلہ میں ہے۔ اگر حنفی شافعی کہلانا جائز ہے کہ ان کے طرز عمل کا نام ہے تو اہل حدیث کہلانا بھی جائز ہے کہ یہ ہمارے طرز عمل کا نام ہے۔ عرب و عجم کے احناف مل کر قرآن یا کسی حدیث سے حنفی شافعی نام نہیں دکھا سکتے ہیں لیکن ہم یہ حدیث پیش کرتے ہیں کہ امام خطیب بغدادی جزو شرف اصحاب الحدیث میں یہ حدیث اپنی سند سے لائے ہیں کہ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا رَاَى الشُّبَّانَ قَالَ مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا اَنْ نُوَسِّعَ لَكُمْ فِي الْمَجْلِسِ فَاِنَّكُمْ خُلُوْفُنَا وَاَهْلُ الْحَدِيْثِ بَعْدَنَا یعنی ابوسعید خدریؓ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب حدیث کے طالب العلموں کو دیکھتے تو خوش آمدید فرماتے اور کہتے کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت ہے کہ ہم تمہارے لئے مجلس میں کشادگی کریں تم ہمارے خلیفہ ہو اور اہلحدیث ہمارے بعد ہو

اسی طرح اور بھی بہت دلائل ہیں، شرف اصحاب الحدیث دیکھو۔ اب سائل کو چاہئے

کہ اپنے اہل سنت اور حنفی کہلانے کا ثبوت کسی حدیث نبوی یا اقوال صحابہ میں دکھائے
(۲) حدیث اور سنت کا مطلب اور محاورہ ان ناموں میں سے ایک ہی ہے اہل سنت کا مطلب نبیؐ کے طریقہ والے اور اہلحدیث کا مطلب نبیؐ کی حدیث والے نبیؐ کا طریقہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے تو بات ایک ہی ہے۔ ہاں لغوی معنی میں فرق ہے کہ نسبت عموم خصوص من وجہ کی ہے باقی مذہبی محاورہ میں نسبت تساوی ہے اس لئے پیر جیلانی رح نے جنکو احمد یار خدا کے درجہ میں سمجھتا ہے اہل سنت کو اہلحدیث لکھتے ہیں کہ دونوں نام ایک ہی گروہ کے ہیں کہ مطلب ایک ہے۔
(۳) جس حدیث میں عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي فرمایا ہے۔ اس سے مراد حدیث ہے اسلئے امام ابو حنیفہ رح نے یہ فرمایا کہ إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي یعنی میرا مذہب صحیح حدیث ہے۔ اب اگر سنت کا معنیٰ حدیث نہ کرو گے تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا غلط ہوگا جس سے مذہب حنفی تمام غلط ہو جائے گا۔
حدیثوں میں سنت سے مراد حدیث ہے جس سے طریقہ نبیؐ کا ظاہر ہوتا ہے۔ اگر حدیث نہ لوگے تو نبیؐ کا طریقہ یعنی سنت کہاں سے ثابت کروگے؟ سنت قول و فعل نبویؐ کو کہتے ہیں اور قول و فعل نبویؐ حدیثوں میں ہے تو حدیث اور سنت محاورہ میں مترادف ہیں۔ ہم نے تو ثبوت دیدیا ہے۔ اب تم اس طرح حنفی کہلانا ثابت کرو مگر قیامت تک ثابت نہ کرسکو گے انشاء اللہ۔

کتبہ عبد القادر الحصاری عفرلہ الباری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار دہلوی

شوہر مفقود الخبر کی بیوی کے متعلق سوال

سوال (۶۵۹) میری لڑکی قدرت بیگم جس کا نکاح سولہ سال کی عمر میں روشن شاہ ساکن ٹنڈو آدم کے ساتھ اکتوبر ۵۳ء میں ہوا اور لڑکی کو اس کے سسرال بھیجدیا۔ پندرہ بیس دن سسرال میں رہنے کے بعد جب لڑکی کو والدین کے مکان پر لائے تو لڑکی نے اپنے شوہر کے پاگل ہوجانے کا بیان کیا اور بتایا کہ لڑکا قرآن پاک کی آیات کی بیحرمتی کرتا ہے اور گھر میں آٹا وغیرہ دوسری چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکتا ہے۔ خیر ہم نے یہ حالات سن کر صبر کیا اور لڑکی کو تسلی تشفی دی۔ لڑکی کے والدین کے گھر آجانے کے بعد لڑکا نعلوم کہاں چلا گیا جس کو تقریباً چار سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔ لڑکے کی کافی تلاش کی مگر آج تک کوئی پتہ نہیں اور لڑکے کے والدین بھی زندہ نہیں ہیں۔ لڑکی اپنے باپ کے پاس ہے اور میری یعنی لڑکی کے والد کی عمر تقریباً ستر سال کے ہے۔ خدانخواستہ میرے بعد لڑکی کا کیا حشر ہو۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ میری لڑکی کو کہیں نکاح پڑھادوں

اس لئے یہ سوال لکھ کر جناب سے جواب طلب کر رہا ہوں کہ از روئے قرآن و سنت ایسی حالت میں میری لڑکی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ جواب عنایت فرمائیں فقط
سائل وزیر محمد ساکن حیدر آباد ۱۰ جنوری ۱۹۵۰ء

جواب (۶۵۹) سوال سے ظاہر ہے کہ لڑکی منکوحہ کا شوہر پاگل ہو کر عرصہ چار برس سے مفقود الخبر ہے اور اس کا کوئی ایسا وارث نہیں جو اس کا پتہ دے سکے اندریں حالات حضرت عمر فاروق خلیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ ہے کہ چار برس کے بعد وہ عورت جس کا خاوند مفقود الخبر ہے دس دن اور چار ماہ عدت اس کی وفات کی گذار کر کسی دوسری جگہ نکاح کرے اور اس کو فوت شدہ تصور کرے۔

علمائے حنفیہ نے بھی بضرورت اس فیصلہ فاروقی پر فتویٰ دیا ہے ملاحظہ ہو جامع الرموز۔ شرح مختصر وقایہ۔ طحطاوی۔ شامی شرح درمختار وغیرہ۔ علماء دیوبند نے بھی ضرورت کی بناء پر اس کو فتویٰ دیا ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ قابل عمل ہے۔

ہاں قانونی گرفت سے خطرہ دور کرنے کے لئے حکومت وقت کے حاکم سے درخواست دیکر اجازت حاصل کرنی ضروری ہے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری بالقلم۔
الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

کسی گھر کے دروازہ پر کلمہ طیبہ پڑھ کر سوال کرنا کیسا ہے

سوال (۶۶۰) کسی کے گھر کے دروازہ پر کوئی شخص کلمہ طیبہ پڑھ کر کچھ سوال کر سکتا ہے یا نہیں؟ جیسا کہ یہ طریقہ ہمارے ہاں مروج ہے کہ سائل گھر کے دروازہ پر اگر کلمہ طیبہ پڑھ کر سوال کرتے جاتے ہیں، یہ شرع کی رو سے جائز ہے یا ناجائز؟ باحوالہ تحریر فرمائیں
سائل محمد محفوظ الرحمٰن دیناجپوری جماعت عالم دوم ضلع بگوڑا

جواب (۶۶۰) سائل کو کلمہ طیبہ پڑھ کر سوال کرنا جائز نہیں۔ اور یہ کلمہ کی توہین ہے اور بدعت ہے۔ صرف اپنی حاجت ظاہر کر کے فی سبیل اللہ کا سوال کرنا مشروع ہے کلمہ سے سوال کرنے کا رواج بدعت ہے کیونکہ شرع سے اس کا ثبوت نہیں ہے۔
عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

صلوٰۃ عیدین کی ہر تکبیر میں رفع الیدین کے متعلق استفسار

سوال (۶۶۱) صلوٰۃ عیدین کی ہر تکبیر میں رفع الیدین کے بارے میں اصح قول کیا ہے؟ باحوالہ تحریر فرمائیں۔ (سائل مذکور)

جواب (۶۶۱) اصح قول یہ ہے کہ رفع الیدین کرنا چاہئے۔ اہلحدیث اور حنفیہ سب کا معمول بہا ہے۔ سنن کبریٰ بیہقی میں ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تکبیرات عیدین میں رفع یدین کیا کرتے تھے۔ کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

دھان کے فطرہ کے بارے میں سوال

سوال (۶۶۲) دھان کا فطرہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو اس کی مقدار کتنی ہونی چاہئے بالادلہ تحریر کریں۔ اور صاع کے وزن کے بارے میں اصح اور مشہور قول کیا ہے؟ بالوضاحت اطلاع فرماویں۔

(سائل مذکور)

جواب (۶۶۲) دھان کا فطرہ دینا جائز ہے اور اس کی مقدار بھی ایک صاع ہے۔ صاع عربی ٹوپہ ہے جو پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہے۔ اسی وزن کا ٹوپہ مدینہ میں مروج تھا۔ ایک رطل آدھ سیر انگریزی کا ہوتا ہے۔ پس کل وزن صاع کا دو سیر دس چھٹانک تین تولہ ہوا۔ کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی۔

کیا نکاح شغار فسخ ہو سکتا ہے؟

سوال (۶۶۳) کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں بینوا توجروا زید نے ایک عورت سے بٹہ پر نکاح کیا۔ ایک سال کے بعد خاوند اور بیوی کی آپس میں ناچاقی ہو گئی جس کی وجہ سے عورت اپنے والدین کے گھر چلی گئی۔ تقریباً تین سال کے عرصہ کے بعد ناچاقی کے دوران میں۔ زید کا کسی دیگر عورت سے ناجائز تعلق ہو گیا۔ اسی عورت کو اغوا کر کے لے گیا۔ اب وہ اغوا شدہ عورت کو بخوشی بسا رہا ہے تقریباً دو سال ہو گئے ہیں۔

اب زید کی پہلی بیوی کو اپنے والدین کے گھر اُجڑی بیٹھے ہوئے پانچ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ زید نہ اس کو بساتا ہے اور نہ ہی اس کو خرچ دیتا ہے اور نہ ہی طلاق دیتا ہے اب اس عورت کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔ کیا بغیر طلاق دیگر نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ العبد

تحریر کنندہ مختار احمد عفی عنہ ساکن سونی میاں عبدالحق صاحب

گواہ شد	گواہ شد

حاکم علی ولد مستقیم چک شیر محمد نشان انگوٹھا، کمال دین ولد عاشق سکنہ چک شیر محمد نشان انگوٹھا

من جانب مختار احمد عفی عنہ۔
جواب سے جلدی نوازیں بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب (۶۶۳) نکاح بٹہ حرام ہے۔ حدیث میں ہے کہ لَاشِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ یعنی اسلام میں نکاح تبادلہ نہیں ہے۔ حضرت امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ سے نکاح بٹہ جو مدینہ میں ہوا تھا اس میں بلا طلاق تفریق کرادی تھی ملاحظہ ہو ابوداؤد۔

اس عورت کا نکاح دوسری جگہ جائز ہے مگر موجودہ حکومت کے قانون کی گرفت سے بچنا چاہئے۔ کسی وکیل سے مشورہ کرکے نکاح بذریعہ عدالت فسخ کرائیں۔ خاوند بدکار اور ظالم ہو اور وہ عورت کو آباد نہ کرے تو اس کو فسخ نکاح کا اختیار ہے۔ عورت چار یا پانچ سال کے خرچہ کا مطالبہ قانوناً کرسکتی ہے۔

اگر نکاح بٹہ کے حرام ہونے کے دلائل اور علماء کے فتوے ملاحظہ کرتے ہوں تو کراچی ۲ برنس روڈ آرٹیلری میدان مسجد محمدی سردار مولانا حافظ عبدالغفار صاحب سلفی سے رسالہ نکاح بٹہ چھ آنے کے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

لاولد متوفیہ کے ترکہ کے بارے میں سوال

سوال (۶۶۴) زید کی عورت لاولد فوت ہوئی جس کے وارثان والدین زندہ ہیں اور صرف زید جس کی عورت منکوحہ مدخولہ تھی زندہ ہے (۱) جہیز جو کہ والدین نے دیا (۲) زیورات جو کہ اس کے خاوند نے خود بنوائے تھے۔ اب متوفیہ کے والدین اور شوہر میں صرف پارچہ جات اور زیورات کا جھگڑا ہے۔ از روئے شرع شریف فیصلہ فرمایا جاوے۔

(مولوی) اللہ بخش (صاحب) ٹھیکیدار موضع محمد پور

جواب (۶۶۴) جو عورت لاولد فوت ہوئی اور اپنا ملک چھوڑ گئی ہے وہ اسکا ترکہ ہے۔ اس کا وارث زید اسکا خاوند ہے اس کو نصف حصہ ملے گا۔ باقی ترکہ اسکے والدین کا ہے۔ خاوند نے جو زیورات بناکر دیئے اور والدین نے جو کچھ دیا وہ عورت کا ملک ہوگیا۔ اب اس کا ورثہ ہوگا جو بمطابق شرع تقسیم کرنا چاہئے جھگڑنے کی ضرورت نہیں۔ جو ظلم کرے گا وہ پکڑا جائے گا والسلام

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

چنگی کی ملازمت اور میونسپل کمیٹی کی ممبری وغیرہ کی بابت سوالات

سوال (۶۶۵) محترم مولانا عبدالستار صاحب! السلام علیکم کے بعد عرض

ہے کہ بندہ کو مندرجہ ذیل مسئلہ درپیش ہے اس لئے آپ کی خدمت میں تحریر کر رہا ہوں مہربانی فرما کر اپنی پہلی فرصت میں جواب تحریر فرما کر مشکور فرماویں۔ براہ کرم واضح الفاظ میں اور جہاں تک ہو سکے تشریح کے ساتھ تحریر فرماویں تاکہ سمجھنے میں کسی قسم کی دقت نہو مسئلہ مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) محکمہ محصول چونگی میں ملازمت کرنی جائز ہے یا کہ نہیں یعنی کہ محرر چونگی۔ چپراسی چونگی۔ انسپکٹر چونگی اور سپرنٹنڈنٹ چونگی وغیرہ کی ملازمت اور روزی حلال ہے یا کہ حرام کیونکہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مشکوٰۃ شریف میں محصول چونگی والے کی بخشش نہ ہونے کے متعلق تحریر ہے۔ تشریح کے ساتھ تحریر فرماویں۔

(۲) کیونکہ محکمہ محصول چونگی کا تعلق میونسپل کمیٹی سے ہوتا ہے اس لئے میونسپل کمیٹی میں سکریٹری یا کلرک یا چپراسی وغیرہ یا میونسپل کمیٹی میں سکریٹری یا کلرک یا چپراسی وغیرہ یا میونسپل کمیٹی کی کوئی اور ملازمت کرنی چاہیئے یا کہ نہیں۔ شریعت کے مطابق کیا حکم ہے۔ ایسی روزی حلال ہوگی یا کہ حرام۔

(۳) میونسپل کمیٹی کے امور میں کسی قسم کا حصہ لینے کے متعلق کیا حکم ہے یعنی کہ میونسپل کمشنر یا پریزیڈنٹ وغیرہ ہونا چاہیئے یا کہ نہیں؟

عبدالعزیز سپروائزر رگوٹھ ملاں اسمٰعیل۔ کالی موری حیدرآباد

جواب (۶۶۵) (۱) محصول چونگی لینا دینا حکومت کا قانون ہے۔ شرع میں اسکا حکم ثابت نہیں ہے۔ محصول چونگی میں ظلم ہوتا ہے اس لئے اس کی ملازمت سے بچنا واجب ہے۔ کوئی نوکری جس میں گناہ کرنا پڑے کرنی حرام ہے۔

(۲) میونسپل کمیٹی کا ممبر، رکن اور پریزیڈنٹ بننا جائز ہے مگر جائز کام کرے ناجائز نہ کرے ہاں اگر ناجائز کام کرنا پڑے تو پھر جائز نہیں ہے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

متوفیہ کے مہر کی ادائیگی، ڈاڑھی کے گناہ اور عورت کی کمائی مرد کے کھانیکے بارہ میں سوالات

سوال (۶۶۶) بخدمت جناب مولانا الحاج عبدالستار صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ عرض خدمت ہے کہ ایک مسئلہ درپیش ہے جس کو حل کر کے تحریر فرمائیں

(۱) ایک شخص نے اپنی بیوی کا مہر نہ ہی ادا کیا اور نہ ہی معاف کرایا۔ اسی حال میں بیوی رحلت کر گئی کیا اب بھی اسکا مہر ادا کیا جا سکتا ہے؟ اگر اب ادا کیا جائے تو کس کو دیا جائے مفصل تحریر فرمائیں، نوازش ہوگی۔

(۲) کیا ڈاڑھی منڈانا ایسا گناہ ہے جیسا کہ ماں سے صحبت کرنا۔ کیا کسی حدیث سے

تحریر فرمائیں۔

(۳) کیا عورت کی کمائی کھانی مرد کو ناجائز ہے؟ مثلاً عورت ملازمت کرتی ہے وغیرہ

فاطمہ بیگم دختر مرحوم اصغر علی خاں نمبردار صاحب کی طرف سے مولانا صاحب کے اندرون خانہ کو بہت بہت السلام علیکم۔

فاطمہ بیگم اول معلمہ ڈی بی گرلز سکول۔ ڈھوڈیال تحصیل چکوال

جواب (۶۶۶) (۱) ہاں اب بھی مہر ادا کرنا ضروری ہے لیکن اب مہر اس عورت کا ورثہ قرار دیا جاوے گا جس سے خاوند کو بھی حصہ ملے گا اس لئے عورت کے تمام قریبی رشتہ دار لکھ کر پھر اس کے حصے کسی عالم سے کرا کر اس فریضہ کو ادا کرو، ورنہ خاوند اس حق مہر میں قیامت کو پکڑا جائے گا۔

(۲) ڈاڑھی منڈانا گناہ ہے مگر یہ کہنا کہ ماں سے صحبت کرنے کے برابر ہے یہ غلط ہے۔

(۳) عورت خوشی سے کھانا کھلائے اور اپنی کمائی دے تو یہ جائز ہے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفر لہ الباری ۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

کثرتِ ریاح ادائیگی نماز میں باعث دشواری ہو تو کیا کرے؟

سوال (۶۶۷) محترم جناب مولانا امام صاحب زاد مجدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاج شریف۔ امید کہ آپ خیریت سے ہونگے۔ باعث تکلیف دہی یہ کہ ایک مریض ہے جس کو ریاح بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ دیر تک وضو قائم نہیں رہ سکتا حتیٰ کہ ایک وقت کی نماز بھی پڑھنی مشکل ہوتی ہے۔ بار بار وضو کرنا بھی باعث تکلیف ہے۔ ایسی حالت میں مریض مذکور کیا کرے۔ کیا ابتداءً وضو کر کے نماز شروع کرنے کے بعد اگر درمیان نماز وضو ٹوٹ جائے تو بلا وضو ہی نماز پوری کرے یا پھر وضو کرے۔ اگر دوبارہ وضو کرے تو پھر بحالت نماز وضو ٹوٹ جاویگا تو ایسی حالت میں نماز اور وضو ہی میں سب وقت گزر جائے گا۔ لہٰذا ایسی مجبوری کی حالت میں جو امر شرعاً ہو اس سے مطلع فرمائیے تاکہ مریض مذکور اس جھنجھٹ میں پڑ کر نماز ہی نہ چھوڑ بیٹھے۔

ایسی حالت بھی ہوتی ہے کہ وضو کرتے کرتے ہوا خارج ہو جاتی ہے اور ایک ہی وضو کرتے ہوئے کئی بار مکرر وضو کرنا پڑتا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ وضو شروع کر کے پھر خواہ درمیان وضو یا درمیان نماز وضو ٹوٹتا رہے اور یہ ایک ہی وضو سے نماز پڑھتا رہے۔ بینوا بالکتاب والسنہ توجروا من اللہ تعالیٰ۔ فقط والسلام

ڈاکٹر ریح علی احمد خاں میرپور خاص

جواب (۶۶۷) آنحضور صلعم کے وقت میں بعض عورتوں کو مرض استحاضہ تھا یعنی ہر وقت ان کو خون آتا رہتا تھا۔ انہوں نے آنحضور صلعم سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے اُن کو ہر نماز کے لئے طہارت وضو وغیرہ کا حکم دیا تھا پھر وہ نماز پڑھتی رہیں خواہ خون چلتا رہا کوئی حرج نہیں ہوا۔ اس سے یہ مسئلہ ظاہر ہوا کہ جس کو خون۔ زخم یا ریح وغیرہ کا ایسا عارضہ ہو کہ وہ کسی وقت نہ تھمے تو اس کو ہر نماز کے لئے وضو کر کے اپنی نماز ادا کرتے رہنا چاہیئے پھر خواہ نماز میں خون، ریح وغیرہ خارج ہوتے رہیں کوئی حرج نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دین میں تنگی نہیں رکھی اور کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی اس مریض کو بے فکر ہو کر نماز ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ ہاں علاج کراؤ کہ خدا شفا دے

کتبہ عبدالقادر الحصاری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

کنویں میں چوہا گر کر مر جائے تو پانی پاک رہا یا نہیں؟

سوال (۶۶۸) محترم حضرت مولانا عبدالستار صاحب امام جماعت غرباء اہلحدیث السلام علیکم۔ مزاج شریف۔ درج ذیل مسئلہ کا صحیح بروئے حدیث بتفصیل جواب تحریر فرما کر ارسال فرما دیں ممنون ہوں گا۔

ایک کنویں ہیں جس کا پانی بارہ ہاتھ گہرا ہے۔ رات کے وقت ایک .... چوہا گر کر مر گیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے وہ پانی لاعلمی سے پی لیا۔ مگر جب انہوں نے چوہے کو مرا ہوا کنویں سے نکالا تو اپنے گھڑے انڈیل دیئے اور پانی کو حرام قرار دیا یعنی کنویں کو بھی ناپاک سمجھا حالانکہ نہ کنویں کے پانی کا رنگ بدلا نہ ذائقہ اور نہ ہی بو۔

بعض گھریلو مفتیوں نے یہ فتویٰ دیا کہ اس میں سے تیس ڈول پانی بعض نے ساٹھ ڈول پانی اور بعض نے کنویں کا تمام پانی نکالنے کو کہا۔ اب آپ اس بات کا جواب دیں کہ آیا وہ کنواں شریعت کی رو سے واقعی ناپاک ہے اور اس کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے اور ناپاک ہونے کی کیا شرائط ہیں؟

علی محمد مہاجر موضع چند۔ تحصیل و ضلع رحیم یار خاں۔

جواب (۶۶۸) کنویں میں چوہا وغیرہ گر جائے تو کنواں ناپاک نہ ہو گا کیونکہ آنحضور صلعم کے زمانہ میں مدینہ کے نواح میں بیر بضاعہ تھا جس میں حیض کے کپڑے، مردار کے گوشت، ہڈیاں گرتی تھیں۔ لوگ اس کنویں سے پانی پیتے تھے۔ آپ کو بھی اس سے پانی دیا جاتا تھا۔ آپ سے اس کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی۔

دوسری روایت میں ہے کہ جب تک رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے اس کو کوئی چیز

پلید نہیں کرسکتی۔

دیگر حدیث میں ہے کہ اِذَا کَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ یعنی جب پانی پانچ مشک جمع ہو تو وہ کسی پلید چیز کے پڑنے سے پلید نہیں ہوتا۔

ان دلائل کی رو سے کنویں کا پانی چوہا گرنے سے ناپاک نہیں ہوا۔ جن لوگوں نے اس کو ناپاک جان کر گھڑے انڈیل دیئے اور جن مفتیوں نے ناپاکی کا فتویٰ دیا سب غلطی پر ہیں۔ اس کی کوئی دلیل قرآن وحدیث میں نہیں ہے۔ یہ غلو ہے اللہ اس غلو سے بچائے آمین۔ ہاں اپنی دلی کراہت دفع کرنے کے لئے کنواں صاف کردے تو یہ جائز ہے۔ شرعًا اس کا کوئی حکم وارد نہیں ہے۔ محض قیاسات یا اقوال ہیں جو حجت نہیں۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

دفن کرنے کے بعد کپڑا بچھا کر تین روز تک تلقین وافسوس کے لئے بیٹھنا اور برائے ایصالِ ثواب اکٹھے ہو کر قرآن خوانی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۶۶۹) بخدمت جناب مولانا عبدالستار صاحب امام جماعت غرباء اہلحدیث السلام علیکم۔ مندرجہ ذیل مسئلوں کا حدیث سے جواب تحریر فرمائیں نہایت مہربانی ہوگی

(۱) شریعت اس مسئلہ میں کیا فرماتی ہے کہ مردہ کے دفن کرنے کے بعد تین روز برائے تلقین یا افسوس کپڑا بچھا کر بیٹھنا جائز ہے یا کہ نہیں؟

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں میت کے دفن کرنے کے بعد تین دن کس طرح کرتے تھے۔

(۳) قرآن مجید اکٹھے بیٹھ کر پڑھنا اور بعد میں مردہ کو بخشنا کیا جائز ہے یا کہ نہیں

جمعدار مرزا عبدالقدیر بیگ پٹوی

جواب (۶۶۹) (۱) میت دفن کرنے کے بعد اہل میت گھر آجائیں تو ان کو تین دن سوگ رکھنا جائز ہے بایں طور کہ وہ کوئی خوشی اور زینت کا کام نہ کریں۔ غمگین صورت سے رہیں۔ اُن کو کھانا پکا کر دینا دوسرے رشتہ دار اور مسلمانوں کو حکم ہے۔

(۲-۳) نیز تعزیت کے لئے ان کے پاس جانا اور ان کو صبر دلانا درست بلکہ مسنون اور کار ثواب ہے، لیکن دروازہ پر فرش بچھانا اور فاتحہ خوانی کرنا اور اکٹھے ہو کر قرآن پڑھنا یہ بدعت ہے۔ قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت نہیں۔ ہاں نماز پڑھ کر میت کے حق میں دعا کریں یا مالی صدقہ دے کر ایصال ثواب کریں تو یہ درست ہے مگر تیجہ ساتا کوئی دن مقرر نہ کریں۔ قبر پر جا کر دعا کریں تو یہ درست ہے، مگر گھر جا کر فاتحہ خوانی کرنا یہ ثابت نہیں ہے

جس قدر ہو سکے سنت کے مطابق عمل کریں۔ بدعت نہ کریں ورنہ ثواب نہ ہوگا۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

قرآن مجید کو چومنے اور وسیلہ کی بابت سوال

سوال (۶۷۰) محترم جناب امام صاحب جماعت غرباء اہلحدیث السلام علیکم۔ مؤدبانہ التماس ہے کہ میری بیعت قبول فرماویں اور جملہ شرائط سے بندہ کو آگاہ فرماویں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ فتویٰ بھیجتے وقت کونسی شرائط کا ہونا لازمی ہے۔

(۱) قرآن مجید کو چومنا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) محمدؐ کا واسطہ کرکے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنی چاہیئے یعنی اے اللہ محمدؐ کا صدقہ مجھے بخش دے یہ جائز ہے یا شرک ہے۔ عنایت فرماویں۔

آپ کا دُعاگو کمپاؤڈر محمد حسن حکیم عبدالغفار خاں ضلع منٹگمری

جواب (۶۷۰) (۱) قرآن پڑھتے وقت قرآن کو چومنا کسی حدیث صحیح اور تعامل سنت سے ثابت نہیں ہے۔

(۲) دعا کرنے کے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی نبی، ولی، بزرگ کا واسطہ یا وسیلہ یا طفیل وغیرہ کا کوئی ثبوت قرآن و حدیث سے نہیں ہے۔ یہ سب کام بدعات میں داخل ہیں۔ قرآن میں ادعیہ کا ذکر ہے اور حدیثوں میں دعائیں مذکور ہیں، کہیں واسطہ، وسیلہ طفیل وغیرہ کا ذکر نہیں ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔

کتبہ عبدالقادر حصاری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

نوٹ:۔ فتویٰ پوچھتے وقت ٹکٹ یا جوابی کارڈ یا لفافہ ضرور بھیجئے۔ امام صاحب نے آپ کی بیعت قبول کرلی ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ آمین (نجیب الاثری)

گھر میں کُتا رکھ سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال (۶۷۱) ایک کتا جب اذان ہوتی ہے تو اذان کے ساتھ ہی رونا چلانا شروع کر دیتا ہے۔ پانچوں وقت اذان کے ساتھ اسی طرح کرتا ہے۔ کئی لوگ کہتے ہیں کہ اسے فرشتے یا شیطان نظر آتا ہے آپ اس کا جواب دیں کہ اس کو مار دیا جائے یا نہیں؟ کیا وجہ روتا کیوں ہے۔ کتا گھر میں رکھا ہوا ہے مار دیا جائے یا نہیں؟

سائل عبدالغنی مسکین۔ ضلع لائلپور

جواب (۶۷۱) کتا گھر میں رکھنا جائز نہیں مگر شکاری کہ اس سے شکار کیا جاوے یا بھیڑوں بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کے لئے جب کہ ریوڑ کے پاس رکھا جائے یا باہر یا کھیت کی حفاظت کے لئے رکھا جاوے۔

صورتوں کے علاوہ کتا گھر میں رکھنا ناجائز ہے۔ اگر کوئی رکھے گا تو اس کے اعمال سے ایک قیراط ہمیشہ کم کیا جائے گا اور رحمت کا فرشتہ اس کے گھر میں داخل نہ ہوگا۔ حدیث میں ایسا ہی آیا ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ باب ذکر الکلب۔

حدیث میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم صادر فرمایا تھا لیکن یہ فرمایا کہ شکاری کتے اور بکریوں وغیرہ حیوانوں کے محافظ کتوں کے بغیر سب کتوں کو قتل کردو۔ خاص کر سیاہ کتے کو آپ نے شیطان فرمایا ہے اسکو ضرور قتل کیا جائے۔ دیگر یہ کہ حدیث میں ہے کہ گدھے اور کتے کی آواز سنو تو یہ دعا پڑھو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ اس سے ظاہر ہے کہ ان کو شیطان نظر آتا ہے۔ اور حدیث میں ہے کہ مرغ کی آواز پر یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِكَ کیونکہ یہ فرشتہ کو دیکھ کر بولتا ہے۔ والسلام۔

کتبہ عبدالقادر حصاری۔　　الجواب صحیح ابومحمد عبدالستار دہلوی

صدقہ جاریہ مسجد وغیرہ پر اپنے نام کا پتھر لگانا کیسا ہے

سوال (۶۷۲) صدقہ جاریہ مسجد وغیرہ پر اپنے نام کا پتھر وغیرہ لگانا جائز ہے یا نہیں؟
حکیم بہاؤ الدین قرطبی وحاجی اللہ بخش قرطبی راجن پور

جواب (۶۷۲) اگر اپنی طرف سے یا اپنے والدین کی طرف سے صدقہ جاریہ مسجد وغیرہ بنادے تو اس کا ثواب بشرط خلوص نیت ہمیشہ ملتا رہے گا لیکن پتھر لکھوا کر لگانا ایک رسم ہے۔ اس سے ریا اور سمعہ کا اندیشہ ہے۔ اس سے بچنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ شہرت سے نیکی برباد ہو جائے والسلام

کتبہ عبدالقادر حصاری۔　　الجواب صحیح　ابومحمد عبدالستار دہلوی

مفقود الخبر کی بیوی اور اس کے ترکہ کے متعلق سوالات

سوال (۶۷۳) بخدمت جناب مولانا صاحب مفتی پاکستان کراچی۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین :۔

(۱) ایک شخص اب سے پانچ سال پہلے حج کے لئے سعودی عرب گیا تھا جواب تک لاپتہ ہے۔ کیا اب اس شخص کی بیوی نکاح ثانی کرسکتی ہے یا نہیں؟

(۲) لاپتہ شخص کی دو لڑکیاں ہیں۔ ان لڑکیوں کی وراثت کے بارہ میں انکی نانی اور پھوپھی کے درمیان تنازعہ ہے۔ کیا ان لڑکیوں کی وارث نانی ہوسکتی ہے یا پھوپھی؟

ایک سائل از جھڈو

جواب (۶۷۳) (۱) لاپتہ شخص جس کو شرعاً مفقود الخبر کہتے ہیں اس کی بابت فیصلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ ہے کہ چار سال انتظار کرکے پھر اس کو فوت شدہ تصور کرکے چار ماہ دس دن عدت گذارے پھر کسی شخص سے عقد ثانی کرے۔ یہ نکاح درست ہوگا۔ پھر وہ اگر آجائے تو اس کو عورت نہیں مل سکتی۔ نکاح فسخ ہوچکا ہے اس کی سزا بھی ہے کیونکہ اس نے نہ اپنی اطلاع بھیجی اور نہ عورت کو خرچہ دیا تب عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار ہوگیا اور خاوند اول کا کچھ حق نہ رہا۔

(۲) جب وہ شخص فوت شدہ سمجھا گیا تو اس کی وراثت اس طرح تقسیم ہوگی کہ عورت کو آٹھواں حصہ اور لڑکیوں کو دو ثلث اور چھٹا حصہ نانی کو اور باقی بہن کو ورثہ ملے گا کہ وہی بطور عصبہ باقی ہے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

شرکیہ عقیدہ رکھنے والے کی بابت سوال

سوال (۶۷۴) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین ایسے شخص کے متعلق جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب ماکان و مایکون سمجھتا ہے۔ نذر و نیاز غیر اللہ کا قائل ہے۔ باوجود سمجھانے کے اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتا اور اپنے عقیدہ پر مضبوط رہتا ہے اور ساتھ ہی کلمہ پڑھتا ہے۔ کیا یہ شخص یا ایسا عقیدہ رکھنے والے اشخاص مشرک ہیں یا نہیں۔ اگر مشرک ہیں تو پھر مرتدین کی جماعت میں شمار ہونگے اور انکا ذبیحہ حرام ہوگا یا وجود مشرک ہونے کے اہل کتاب کا حکم رکھتے ہیں۔

جواب (۶۷۴) ایسے عقیدہ اور اعمال مشرکانہ کرنے والا شخص مسلمان نہیں ہے، نہ اس کا ذبیحہ جائز ہے اور نہ اس کا جنازہ جائز ہے نہ ایسے کی اقتداء کرنی جائز ہے نہ اس سے مناکحت کرنا جائز ہے۔ اہل کتاب شرع کی اصطلاح میں یہود، نصارے ہیں۔ ان کے بغیر کوئی دوسرا اہل کتاب نہیں ہوسکتا وہ کافر اسلام سے خارج کہلائیگا خواہ وہ اپنے آپ کو مسلمان سمجھے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

توسل بالابدان والذوات جائز ہے یا نہیں؟

سوال (۶۷۵) توسل بالابدان والذوات جائز ہے یا نہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہو تو پھر قابل توضیح بات یہ ہے کہ توسل بالاحیاء والاموات برابر ہے یا فقط یہ صورت جائز ہے کہ جو نیک لوگ زندہ ہیں ان کے پاس جاکر انسے بارگاہ ایزدی میں

دعاء کی درخواست کی جائے یا بحرمت فلاں، بطفیل فلاں، ببرکت فلاں کہہ کر دعا مانگی جائے جو صورت جواز ہو اس کو قرآن مجید وحدیث شریف کی روشنی میں واضح کیا جاوے۔

جواب (۶۷۵) توسل بالاحیاء درست ہے۔ توسل بالاموات شرع سے ثابت نہیں یہ بدعت ہے۔ توسل بالاحیاء تو حدیث سے ثابت ہے اور اس کے جواز پر امت کا اجماع ہے اور وہ توسل یہ ہے کہ ان سے دعا کرائے اور خود اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اور بزرگ کی دعا پر آمین کہے۔

توسل بالاموات شرع سے ثابت نہیں۔ ایک بار قحط سالی ہوئی تو لوگ حضرت عمرؓ کے پاس گئے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ کو بلا کر ان کا توسل کیا اور یہ کہا کہ یا اللہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے میں موجود تھے تو ہم ان سے توسل کرتے تھے۔ اب ہم ان کے چچا کا توسل کرتے ہیں۔ حضرت عباسؓ نے دعا کی اور حاضرین نے آمین کہی تو بارش ہوگئی۔ یہ واقعہ بخاری میں ہے۔ اس سے زندوں کا توسل ثابت اور اموات کا ناجائز ثابت ہوا۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری الجواب صحیح ابومحمد عبدالستار دہلوی

دفع مصیبت وحصول ثواب کی غرض سے کچھ دیگر لوگوں سے درود شریف پڑھوانا کیسا ہے؟

سوال (۶۷۶) کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین دریں مسئلہ کہ ہمارے ہاں رواج ہے کہ جب لوگ کسی مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں یا اُن پر حق یا ناحق کوئی مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ نیز ثواب حاصل کرنے کے لئے چند آدمیوں کو بلا کر دوپہر تک درود شریف پڑھاتے رہتے ہیں۔ بعد ازاں درود شریف پڑھنے والوں کو روٹی کھلا کر چار چار آنے آٹھ آٹھ آنے دیکر رخصت کر دیتے ہیں۔ اور اس طریقہ کو ہمارے ہاں لکھ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور لکھ لوگوں میں اتنا اہمیت حاصل کر چکا ہے کہ اگر کوئی آدمی اُس میں داخل ہونے انکار کر دے تو اس کو لوگ ملامت کرتے ہیں یہاں تک کہ اسکو درود شریف کا منکر سمجھتے ہیں۔ اب قابل توضیح بات یہ ہے کہ کیا یہ طریقہ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا زمانہ مشہود لہ بالخیر میں پایا جاتا تھا یا نہیں۔ کیا بدعت تو نہیں ہے اس سے اجتناب کیا جائے۔ بینوا بالدلیل توجروا عند اللہ الجلیل۔

ایک سائل

جواب (۶۷۶) اس طرح درود شریف پڑھانا بدعت ہے۔ نہ اس ہیئت کذائیہ سے

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے درود شریف پڑھا اور نہ پڑھنے کا حکم دیا اور نہ صحابہ کرام نے ایسا عمل کیا اور نہ تابعین نے اور نہ تبع تابعین نے اور نہ ائمہ اربعہ نے۔ قرون ثلاثہ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ صحابہ کے عہد میں صلوٰۃ ضحٰی مسجد میں جمع ہو کر پڑھنے لگے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو بدعت قرار دیا حالانکہ نفس نماز ثابت اور ثواب ہے مگر اجتماع سے ہیئت کذائیہ ایسی پیدا ہوگئی جو ثابت نہیں تھی اور اس کا التزام کیا جو اس طرح ثابت نہ تھا۔ دارمی میں ہے کہ صحابہ کے عہد میں بعض لوگ جمع ہو کر سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر وغیرہ کلمے پڑھنے لگے تو کسی نے ابن مسعود صحابی ؓ سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اسکو بدعت قرار دیا مگر وہ باز نہ آئے اور یہ کہنے لگے کہ ہم تو نیک کام کر رہے ہیں۔ یہ کوئی برا کام نہیں ہے۔ ابن مسعودؓ نے ان کو برا بھلا کہا اور ان سے نفرت کر کے واپس آگئے۔ وہ لوگ آخر کار خارجی ہو کر علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کرتے ہوئے مرے یعنی گمراہ ہو کر مرے۔ ٹھیک اسی طرح یہ درود بحالتِ اجتماعی پڑھنا بدعت ہے۔ حدیث میں ہر نئے کام کو بدعت کہا گیا ہے جو ثواب سمجھ کر کیا جاوے۔ پس یہ کام بھی اس ہیئت سے بدعت ہے اس سے بچو۔

کتبہ عبد القادر الحصاری الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار دہلوی

فرض نمازوں کے بعد بالالتزام ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا کیسا ہے

سوال (۶۷۷) پنجگانہ فرائض اور جمعہ کے بعد امام اور مقتدیوں کا مل کر ہاتھ اٹھا کر بالالتزام دعا مانگنا کیسا ہے۔ کیا یہ مخصوص طریقہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے قولاً یا فعلاً یا تقریراً ثابت ہے۔ اگر نہیں تو اس کا اتنا التزام کیوں کیا جاتا ہے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا نہ مانگنے والے کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ قرآن مجید و حدیث شریف کی روشنی میں واضح فرما کر ہماری پوری رہنمائی فرمائی جاوے۔ (ایک سائل)

جواب (۶۷۷) فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے۔ ضروری بھی نہیں ہے، مستحب ہے۔ امام سیوطی نے اس پر ایک رسالہ لکھا ہے اس کا نام ہے فض الوعاء فی رفع الیدین فی الدعاء، اس میں احادیث سے فرضوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا ثابت کیا ہے۔ فتاوٰی نذیریہ میں بھی اس کو جائز قرار دیکر احادیث سے مدلل بیان کیا ہے۔ یہاں صرف ایک حدیث درج کی جاتی ہے عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْاَسْلَمِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَرَاٰى رَجُلًا رَافِعًا يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَرِجَالُهٗ ثِقَاتٌ۔ یہ حدیث مجمع الزوائد میں بھی ہے یعنی عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے دعا کر رہا تھا۔ جب وہ فارغ ہوا تو

ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز سے فارغ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کیا کرتے تھے۔ اس سے دعار کا جواز ثابت ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ سلام پھیر کر چلے تو اس سے ظاہر ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

فتویٰ بابت طلاق ثلاثہ

بخدمت جناب مولانا مولوی عبدالستار صاحب محدث دہلوی جماعت غربار اہلحدیث کراچی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ امید ہے کہ آپ ہر طرح خیریت سے ہونگے۔ اس جگہ خیریت ہے۔ عرض یہ ہے کہ ایک مسئلہ درپیش ہے۔ براہ مہربانی سوال مسئلہ جو کہ مندرجہ ذیل ہے کا صحیح جواب بمعہ حوالہ قرآن حکیم وحدیث مکمل طریقہ پر لکھ کر بھیجدیں بڑی مہربانی ہوگی۔ ہمارا یہ مسئلہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس خط کے ساتھ ایک خالی لفافہ بھی ارسال خدمت ہے۔

سوال (۶۷۸) ایک شخص کی شادی کو تقریباً ۱۳، ۱۴ سال کا عرصہ ہوگیا ہے۔ دونوں میاں بیوی کی آپس میں بہت محبت تھی اور بخوشی اپنی زندگی گذار رہے تھے۔ عرصہ تقریباً ایک ماہ کا ہوا کہ اس شخص کی بیوی اپنے والدین کو ملنے کے لئے گئی۔ اس کے چند دن بعد یہ شخص اپنی بیوی کو لینے کے لئے اپنی سسرال گیا۔ وہاں پر دو تین روز قیام کرنے کے بعد آپس میں میاں بیوی اور اس شخص کی سسرال والوں کا اس کے ساتھ جھگڑا ہوگیا اور معاملہ طول پکڑ گیا نوبت یہاں تک پہنچی کہ اس شخص نے اپنی منکوحہ بیوی کو باضابطہ طور پر اسٹامپ پر لکھکر طلاق نامہ دیدیا۔ طلاق نامہ کے درمیان تین دفعہ لکھدیا کہ میں نے طلاق دیا۔ لفظ طلاق تین دفعہ لکھ چکا ہے۔ جب یہ شخص طلاق دیکر یہاں پر آیا۔ چند دن گزرنے کے بعد اس شخص کو بہت زبردست احساس ہوا۔ یہ اپنی جگہ بہت پریشان اور اس کی بیوی اپنی جگہ بہت پریشان اور بعد میں بہت پچھتا رہے ہیں۔ پھر اس شخص اور اس کے سسرال والوں نے علمار کی طرف رجوع کیا۔ بیچ میں چند مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ طلاق واقع ہوچکی ہے اور چند مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ہم بڑی کشمکش و پیچ میں ہیں۔ براہ مہربانی آپ مکمل طریقہ پر بمعہ حوالہ حدیث و قرآن پاک سے فتویٰ لکھ کر بھیجدیں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

نوٹ:۔ حالات اس معاملہ کے متعلق یہاں تک پہنچ چکے ہیں۔ اگر یہ طلاق واقع ہوگئی تو ان دونوں میاں بیوی میں سے ممکن ہو سکتا ہے کہ خودکشی کریں کیونکہ محبت بہت زیادہ تھی۔ احقر عبدالشکور بقلم خود ۲۶ فروری ۵۷ء

جواب (۶۷۸) واضح ہو کہ جس شخص نے ایک طہر میں ایک مجلس کے اندر تین بار طلاق اپنی عورت کو کہدی یا کاغذ پر لکھدی تو وہ بروئے حدیث صحیح ایک طلاق شمار ہوگی مسلم شریف میں حدیث ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور ابوبکرؓ کے زمانہ میں تین بار کی طلاق (جو ایک مجلس کی تھی) وہ ایک شمار ہوتی تھی۔ پس اس شخص نے اگر عدت تین حیض کے اندر اندر اپنی عورت کی طرف رجوع کر لیا تو نکاح سابق قائم رہا۔ اور اگر رجوع نہیں کیا شش و پنج یا مولویوں کے دھوکہ میں رہا تو پھر عدت گذرنے پر پہلا نکاح نہ رہا۔ اب دوبارہ نکاح پڑھا کر آباد ہو سکتے ہیں۔ تین طلاق جن سے عورت قطعاً حرام ہو جاتی ہے وہ تین طلاقیں ہیں جو ہر مہینہ میں حیض آنے کے بعد دی جائے اور تین ماہ تک دیتا رہے۔ ایک مجلس کی تین طلاق ایک شمار ہیں مسلم شریف، مسند احمد، نیل الاوطار، زاد المعاد اور اعلام الموقعین میں اس مسئلہ کی پوری بحث ہے یا آپ اردو میں ایک کتاب نکاح محمدی ہے وہ کراچی بنس روڈ مکتبہ سعودیہ سے منگوالیں۔ یہ مسئلہ اس میں مفصل مذکور ہے۔ والسلام۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

کیا مسجد ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکتی ہے

سوال (۶۷۹) کیا فرماتے ہیں علماء دین و شریعت اسلام کہ چھوٹے گاؤں میں جس کی آبادی پچاس گھروں کی ہے اس میں ایک مسجد ہے۔ وہ مسجد گاؤں کے عین درمیان میں واقع ہے لیکن ملک کے دستور کے مطابق ہر گھر اپنی حفاظت کے واسطے عالم پناہ کے طور پر کانٹوں کی بڑی باڑ اپنی رہائش کے گرد لگا لیتا ہے۔ اسی طرح یہ مسجد بھی ایک شخص کے مکان کے اندر ہے جس کے چاروں طرف کانٹوں کی بڑی باڑ ہے جس سے گاؤں کے دوسرے آدمی اس میں اپنی فرض نماز ادا نہیں کر سکتے جسکی وجہ سے مسجد ویران ہے۔ آبادی بڑھ جانے سے مسجد درمیان میں گھر کر رہ گئی ہے۔ اب مالک مکان نے یہ سوچا کہ اس مسجد کو اس جگہ سے شہید کر کے گاؤں کے کسی بیرونی حصہ میں بنائی جائے جس سے کم از کم گاؤں اور غیر آدمی بھی عبادت خدا کر سکے۔ لہٰذا کلام خدا اور حدیث رسول سے صحیح جواب عنایت فرمائیں کہ اس مسجد کو ایک جگہ سے شہید کر کے دوسرے دوسرے مقام پر بنائی جائے یا کہ اس کو شہید نہ کی جائے اور دوسری بنائی جائے۔ عین احسان ہوگا۔

عبدالمنان محمدی معرفت پاک فلور مل۔ سکرنڈ ضلع نواب شاہ، سندھ

۲۷ نومبر ۱۹۵۰ء

جواب (۶۷۹) جو مسجد کسی جگہ مسجد کی نیت اور عمل عامہ سے بنکر مسجد کہلا چکی ہے وہ اب ہمیشہ قیامت تک مسجد رہے گی اور قیامت کو مسجد کے حکم میں اٹھے گی۔ اس کو نہ بدل سکتے ہیں اور نہ ویران کر سکتے ہیں۔ اگر اس کو ویران کریں گے تو خود ویران ہونگے۔ اس مسجد کے متعلقین اس مسجد میں ہمیشہ نماز پڑھیں اس کو آباد رکھیں۔ اگر دور والے دوسری مسجد بنالیں تو یہ جائز ہے مگر یہ شرط ہے کہ پہلی مسجد بے آباد نہ رہے۔ اگر پہلی بے آباد ہوئی تو دوسری ناجائز ہو جائے گی۔ اگر آبادی بڑھ جائے اور یہ مسجد آباد رہے تو پھر دوسری جائز ہوگی ورنہ نہیں۔ اس مسئلہ پر سب علماء کا اجماع ہے کہ مسجد نہ بدلنی جائز ہے اور نہ ویران کرنی جائز ہے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری الجواب صحیح ابومحمد عبدالستار دہلوی

مظلومہ بیوی کے متعلق استفسار

سوال (۶۸۰) زید کا نکاح مسماۃ ہندہ سے عرصہ آٹھ سال ہوا لیکن زید اپنی منکوحہ بیوی ہندہ کو گھر لے جاکر پانچ چار روز کے بعد زدوکوب کر کے واپس میکے بھیج دیتا ہے (ہندہ بوجہ یتیم) اپنے چچا کے پاس رہتی ہے۔ زید آکر پھر ہندہ کے چچا سے وعدہ وعید کر کے لے جاتا ہے۔ لیکن جب ہندہ گھر جاتی ہے تو پھر مار پیٹ کر نکال دیتا ہے۔ اب ہندہ نے تنگ آکر جواب دیدیا ہے کہ میں زید کے گھر نہیں جاؤں گی۔ اگر مجھے جبراً بھیجو گے تو میں کچھ کھاکر مر جاؤں گی۔ اس کے متعلق شرعی فیصلہ تحریر فرماویں۔ بینوا توجروا

سائل عبدالرحمٰن

جواب (۶۸۰) اگر زید اپنی بیوی پر ایسا ظلم کرتا ہے کہ نہ اس کو طلاق دیتا ہے اور نہ آباد کر کے اس کا حق پورا کرتا ہے بلکہ بلاوجہ مارتا ہے تو موجودہ عدالت میں درخواست دیکر نکاح فسخ کرالیں۔ پھر کسی دوسری جگہ اس عورت کا نکاح کر دیں۔ یا اب پنچایتوں کا دستور قائم ہوگا وہاں درخواست دیکر بذریعہ پنچایت فیصلہ کرالیں۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری الجواب صحیح ابومحمد عبدالستار دہلوی

زکوٰۃ و عُشر کے مصارف کیا ہیں؟

سوال (۶۸۱) بخدمت امام جماعت غرباء اہلحدیث حضرت مولانا مفتی اعظم حافظ عبدالستار صاحب السلام علیکم۔ گذارش یہ ہے کہ زکوٰۃ اور عشر کا روپیہ پیسہ کن کن اسلامی مدوں پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔ نیز جلسہ پر بھی زکوٰۃ کا روپیہ پیسہ خرچ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ مہربانی فرماکر ان کا جواب جلد از جلد دیں کیونکہ مجھے اشد ضرورت ہے

فقط والسلام۔　　آپ کا فرمانبردار حکیم نور اللہ ارشد

جواب (۶۸۱) قرآن میں آٹھ مصارف خدائے تعالیٰ نے خود مقرر کر دیئے ہیں۔ سورہ توبہ نکال کر پڑھو کہ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاءِ آخر تک یعنی زکوٰۃ فقیروں کے لئے ہے مسکینوں کے لئے ہے اور زکوٰۃ وصول کرنے والے عاملوں کے لئے ہے۔ مؤلفۃ القلوب کے لئے ہے۔ غلاموں کو آزاد کرانے کے لئے ہے (آج کل جرمانہ کے قیدیوں کو یا مقروض قیدیوں کو، قرضداروں۔ مجاہدین غازیوں کو (جلسہ کے مبلغین۔ علماء مقررین مجاہدین کے ساتھ شامل ہیں) اور مسافروں کو جو بے خرچ ہو گئے۔ یہ اللہ کا مقرر کردہ فریضہ ہے، اور مقرر کردہ مصارف ہیں ان پر زکوٰۃ صرف کرو۔

زکوٰۃ بیت المال میں جمع ہونی ضروری ہے پھر امیر کے حکم سے جلسہ کے مبلغین علماء کو دینی جائز ہے۔ خود خرچ نہ کرو۔

کتبہ عبد القادر الحصاری۔　　الجواب صحیح ابو محمد عبد الستار دہلوی

میت کو کس رُخ دفن کرنا چاہیئے؟

سوال (۶۸۲) میت کو دفن کرنا سیدھی کروٹ پر قبلہ رُخ چاہیئے یا بجسب رواج چت منہ بقبلہ۔

نوٹ:۔ کتاب احکام جنازہ مصنفہ مولوی علی احمد صاحب زاہد کے صفحہ ۲۶ پر بحوالہ الروضۃ الندیہ یہ مضمون لکھا ہے کہ "میت کو قبر میں داہنی کروٹ پر لٹانا مسنون ہے" مہربانی فرما کر واضح فرما دیں۔

سید غلام احمد شاہ ضلع لائلپور

جواب (۶۸۲) درایہ تخریج ہدایہ صفحہ ۱۴۰ میں ہے کہ اَنَّ الْبَرَاءَ ابْنَ مَعْرُوْرٍ لَمَّا تُوُفِّیَ اَوْصٰی اَنْ یُّوَجَّہَ اِلَی الْقِبْلَۃِ فَقَالَ النَّبِیُّ صلعم اَصَابَ اَخْرَجَہُ الْحَاکِمُ یعنی براء بن معرور صحابی رضؓ نے وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے قبلہ کی طرف متوجہ کیا جاوے۔ یہ سُنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ درست وصیت ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کی حدیث جو مسند احمد میں ہے وہ طویل ہے، اس کے یہ الفاظ ہیں وَاضْطَجَعَتْ وَاسْتَقْبَلَتْ وَجَعَلَتْ یَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا یعنی حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ کو قبر میں لٹایا گیا اور قبلہ کی طرف منہ کیا گیا اور داہنی کروٹ پر کر کے ان کا ہاتھ ان کے رخسارہ کے نیچے کیا گیا[۱]

میں کہتا ہوں کہ اس طرح ہی سونا سنت ہے کہ داہنی کروٹ پر لیٹے اور ہاتھ رخسارہ کے نیچے رکھے اور دعاء مسنونہ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی پڑھے۔ حدیثوں

[۱] اگر میت کیلئے یہ صورت ممکن نہ ہو تو کوئی ضروری نہیں ہے کیونکہ تکلیف مالایطاق ہوگا ۱۲ ص

میں اور دعائیں بھی ہیں۔ سونے کے متعلق ابن السنی کی کتاب عمل الیوم واللیلہ صفحہ ۱۹۲ میں ہے، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَحِيْنَ يُدْخَلُ الْمَيِّتَ فِي قَبْرِهٖ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سونے کی جگہ پر آؤ یا میت کو قبر میں رکھو تو بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ دعا پڑھو۔ صفحہ ۱۹۵ میں حدیث ہے کہ حضرت حفصہ نے فرمایا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ الحدیث یعنی آنحضرت جب اپنے بستر پر آکر سوتے تو دائیں کروٹ پر لیٹتے۔

دیگر روایت اسی صفحہ پر بایں الفاظ ہے کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهٗ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر لیٹتے تو داہنی ہتھیلی کو داہنے رخسارہ کے نیچے کرکے سوتے تھے

ان تمام روایتوں کو ملانے سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ سونے اور میت کو قبر میں لٹانے کی کیفیت ایک ہے۔ سونا بھی موت ہے۔ لفظ اَمُوْتُ اس پر دال ہے اور حدیث اَلنَّوْمُ أُخْتُ الْمَوْتِ کہ نیند موت کی بہن ہے بھی اس پر دلالت کرتی ہے۔ اہل جنت کو نہ نیند نہ موت کہ دونوں قریب قریب ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سوتے اور میت کو رکھنے کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ پڑھو کہ حکم ایک ہی ہے۔

فرصت نہیں ہے۔ ثبوت اسی قدر کافی ہے۔ باقی کتاب احکام جنازہ منگوا کر پڑھو۔ اس میں سب احکام ہیں والسلام

کتبہ عبدالقادر الحصاری

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

بیماری کی حالت میں دی ہوئی طلاق ہوجاتی ہے یا نہیں

سوال (۶۸۳) زید نے حالت بیماری میں اپنی بیوی کو طلاق دی اور گھر سے نکال دیا۔ عرصہ چھ سات ماہ کے بعد زید رجوع کرنا چاہتا ہے۔ درمیانی عرصہ میں زید سے جس نے بھی طلاق کے بارہ میں پوچھ گچھ کی۔ زید نے یہی جواب دیا کہ میں طلاق دے چکا ہوں لیکن اب زید رجوع کرنا چاہتا ہے اور زید نے طلاق صرف ایک مرتبہ دی تھی۔ آیا اب زید رجوع کرسکتا ہے یا نہیں یا اگر اب دوبارہ اس کو اپنے گھر میں رکھنا چاہے تو کیا صورت ہوگی۔ جواب قرآن و حدیث سے دیں فقط

ایک سائل اللہ بخش ضلع مظفر گڈھ ۱۵ مارچ ۵۸ء

جواب (۶۸۳) زید نے جو طلاق بیماری میں دی اس میں اگر ہوش و حواس قائم تھے تو یہ ایک طلاق رجعی واقع ہوگئی۔ اگر تین حیض کے اندر رجوع کرلیتا تو سابقہ نکاح قائم رہتا۔ مگر عدت گذر گئی تو اب صورت یہ ہے کہ نکاح جدید کیا جاوے۔ عورت

اس کے نکاح سے جدا ہو چکی ہے۔ اب عورت کی رضامندی ہے۔ اگر چاہے زید سے نکاح کرے اور چاہے تو کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے یہ اسکو اختیار ہے اس پر سب علماء کا اجماع ہے اور قرآن وحدیث میں یہ مسئلہ صاف عیاں ہے۔ دلائل لکھنے کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب مسئلہ اختلافی ہو۔ یہ اتفاقی ہے۔ اور اگر طلاق کے وقت ہوش قائم نہ تھی بیماری غالب آگئی تو طلاق واقع نہیں۔ سابقہ نکاح بحال ہے۔ دونوں نکاح سابقہ پر قائم رہ کر باہم آباد ہو سکتے ہیں۔ مجنون اور بے ہوش کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

میراث کے متعلق سوال

سوال (۶۸۴) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میرے پھوپھا کا انتقال ہو گیا ورثاء درج ذیل ہیں۔ ایک بیوی۔ دو بہنیں۔ ورثہ کیسے تقسیم ہوگا۔

سائل محمد الیاس

جواب (۶۸۴) بعد تقدیم ما تقدم علی الارث یعنی بیوی کا مہر دینے کے بعد میت کا ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا۔ بیوی کو ایک روپیہ میں سے چار آنے ملیں گے اور ہر بہن کو چھ چھ آنے حصہ کے ملیں گے فقط واللہ اعلم۔

احقر العباد عبداللطیف غفرلہ نائب مفتی مدرسہ دارالسلام کراچی

۲۳ ذی الحجہ ۱۳۷۶ھ

مہر

محکمۃ القضاء الاسلامیہ مدرسہ دارالسلام کراچی ۱۳۹۰ھ

الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی۔

ابوطالب کی وفات اسلام پر ہوئی یا کفر پر

سوال (۶۸۵) بخدمت شریف امام صاحب مولانا حافظ عبدالستار صاحب السلام علیکم۔ مزاج شریف۔ طالب خیریت بخیریت۔ خیریت مطلوب۔ دیگر حال یہ ہے کہ وہ حدیث جو ابوطالب کے مرنے کی ہے۔ یہاں کے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ابوطالب کے جنازہ کی نماز حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی۔ ابوطالب مسلمان ہو گئے تھے یہ حدیث مکمل مجھے لکھ کر بھیج دیں ضروری تاکید ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ گٹھڑی باندھ کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ اس کو گڑھے میں پھینک آئے تھے۔ برائے مہربانی بہت جلد اطلاع دیں مزید تاکید ہے

سائل محمد اسمٰعیل جن پور۔ ۵ راگست ۵۶ء

جواب (۶۸۵) ابوطالب کافر ہو کر مرا ہے۔ مسلمان نہیں ہوا تھا۔ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ مسلمان ہو گیا تھا۔ اس سے ثبوت طلب کرو۔ امام ابوحنیفہ رح نے اپنی کتاب فقہ اکبر مع وصیت میں یہ لکھا ہے اَبُوْطَالِبٍ وَّ وَالِدَاہُ مَاتَا عَلَی الْکُفْرِ۔ ابوداؤد، نسائی وغیرہ میں یہ حدیث ہے عَنْ عَلِیٍّ لَمَّا مَاتَ اَبُوْطَالِبٍ اِنْطَلَقْتُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَہٗ اِنَّ عَمَّکَ الشَّیْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ قَالَ اذْھَبْ فَوَارِ اَبَاکَ۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں یہ الفاظ ہیں اِنَّ عَمَّکَ الشَّیْخَ الْکَافِرَ قَدْ مَاتَ فَمَا تَرٰی قَالَ اَرٰی اَنْ تَغْسِلَہٗ وَتُکَفِّنَہٗ۔ اور ابن سعد کی روایت میں ہے قَالَ لِیْ اذْھَبْ فَاغْسِلْہُ وَکَفِّنْہُ وَوَارِہٖ فَفَعَلْتُ (درایہ تخریج ھدایہ ص۱۴۵)

خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ حضرت علی رضا نے بیان کیا کہ جب ابوطالب فوت ہوا تو میں آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور یہ کہا کہ آپ کا چچا کافر مر گیا ہے۔ اس کی بابت کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو غسل کفن کر کے دفن کردو۔ میں نے اسی طرح کیا۔ اس سے ثابت ہوا کہ ابوطالب کافر مرا ہے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری — الجواب صحیح ابومحمد عبدالستار دہلوی

صاحب میت کتنے دن اپنے گھر روٹی نہ پکائے

سوال (۶۸۶) اگر گھر میں میت ہو جائے تو کتنے دن میت والا گھر روٹی نہ پکائے کتنے دن تک وہ کنبہ کے گھر سے روٹی کھا سکتا ہے۔ واپسی مع حدیث شریف حوالہ تحریر کریں از حد تاکید ہے۔ جناب کے جواب کا مشکور انتظار میں ہوں۔ اور دیگر تمام جماعت اہلحدیث ڈونگہ بونگہ کی طرف سے آپ کو السلام علیکم قبول ہو۔ اور حدیث کا پوری طرح سے حوالہ دیگر مسئلہ تحریر کریں فقط والسلام

منشی نور محمد جوہاں خادم جماعت اہلحدیث ڈونگہ بونگہ ضلع بھاولنگر

جواب (۶۸۶) میت والے غم و صدمہ میں مبتلا ہوتے ہیں اس لئے ان کے رشتہ داروں یا دیگر مسلمانوں سے کوئی از راہ ہمدردی کھانا پکا کر دیدے تو ان کو ثواب ہے کوئی ایک دن دیدے یا دو دن دیدے کوئی خاص تعداد مقرر نہیں ہے لیکن یہ اس لئے نہیں ہے کہ میت والوں کو اپنے گھر کھانا پکانا ناجائز ہے اگر وہ چاہیں تو پکا سکتے ہیں۔ یہ صرف انکی ہمدردی کے لئے دوسروں کو کھانا دینے کا حکم ہے کہ وہ مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں وہ تین دن تک سوگ رکھ سکتے ہیں۔ اس سوگ کا مطلب یہ نہیں کہ ان کو کھانا پکانا منع ہے۔ سوگ یہ ہے کہ وہ زینت اور خوشی کا کام نہ کریں۔ غم زدہ ہیں وہ صورت غم سے رہیں۔ غمگین کو غم تازہ ہو تو کھانا پکانے کی طرف توجہ نہیں رہتی اس لئے دوسرے لوگ

پکا کر کھلاتے ہیں۔ دوسرے دن غم کم ہو جاتا ہے۔ تیسرے دن اس سے کم ہو جاتا ہے اسلئے زینت اور خوشی کے کام نہیں کر سکتے مگر بچوں کو یا اپنے لئے کھانا پکا کر کھا لینا درست ہے یہ سوگ کے خلاف نہیں ہے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

چڑھاوے کا خریدا ہوا جانور پکا کر کھانا کھلانا کیسا ہے

سوال (۶۸۷) ایک بھینسا خرید کیا گیا ہے جس کا فروخت کنندہ خود کہتا ہے کہ یہ چڑھاوے کا ہے۔ ایک جاہل آدمی نے ذبح کر کے کھانے کے لئے خرید کر لیا ہے جو بیس دن سے کھڑا ہے کیونکہ عالم کہتے ہیں کہ یہ حرام ہے۔ اس کی پوری وضاحت فرماویں از حد ضروری ہے۔ (ایک سائل)

جواب (۶۸۷) سانڈ جو چھوڑا جاتا ہے یہ دو قسم کا ہے۔ ایک غیر اللہ کے نام چھوڑ دیتے ہیں۔ دوسرا ویسے چھوڑ دیتے ہیں کہ لوگ اس سے فائدہ حاصل کریں کہ مادی حیوانوں کو اس سے گابھن کرائیں۔

یہ دونوں قسم کے سانڈ حرام ہیں۔ پہلا اس وجہ سے کہ غیر اللہ کے نام پہ چھوڑا گیا ہے اور وہ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ میں داخل ہے اس لئے حرام ہے۔ دوسرا اس وجہ سے کہ وہ مالک کے ملک سے خارج نہیں ہوا۔ وہ اس کا مالک ہے اس کے اذن کے بغیر کسی کو کھانا روا نہیں ہے۔ جو بھینسا سوال میں درج ہے وہ پہلی قسم میں داخل ہے کہ چڑھاوے کا ہے جس کا خریدار نے اقرار کیا ہے تو اب اسکا ذبح کرنا حرام ہے اور کھانا بھی حرام ہے۔ اور وہ مالک کے ملک سے خارج نہیں ہوا اس لئے وہ بھی حرام ہے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

مرد کو مہندی لگانا اور ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۸۸) بخاری شریف کے صفحہ ۵۰، پارہ ۲۱ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف کی جس وقت شادی ہوئی تو انہوں نے مہندی لگائی ہوئی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ نے فرمایا کہ مہندی کیوں لگائی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک انصار عورت سے شادی کی ہے ۔۔۔ آپ اس حدیث کو پڑھیں اور نتیجہ نکالیں کہ آیا مہندی لگانا جائز ہے؟

(۲) مشکوٰۃ شریف حصہ اول ۱۶۴ حدیث نمبر ۷۰۹ کے حوالہ سے بتائیں کہ ننگے سر نماز جائز ہے حدیث سے حوالہ دیں۔

ان سوالات کا تفصیلاً جواب ارسال فرما کر ممنون فرماویں۔

سائل محمود الحسن حلوائی۔ ڈھڈیال۔ تحصیل چکوال ضلع جہلم

جواب (۶۸۸) (۱) بخاری شریف میں عبدالرحمٰن بن عوف والی حدیث ملاحظہ کی گئی ہے۔ اس میں مہندی لگانے کا کوئی ذکر نہیں۔ اصل الفاظ یہ ہیں عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ الحدیث۔ یعنی انس سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ انپر زردی کا نشان تھا۔ آپؐ نے اس کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔

اس حدیث میں مہندی لگانے کا کوئی ذکر نہیں ہے مہندی کو عربی میں "حناء" کہتے ہیں۔ اس حدیث میں زردی کا ذکر ہے جس سے مراد زرد خوشبو ہے جو عرب میں عورتیں بنا کر لگاتی ہیں اور اس وقت بھی لگاتی تھیں۔ اس پر امام بخاریؒ نے یوں باب باندھا ہے بَابُ الصُّفْرَةِ لِلْمُتَزَوِّجِ یعنی زرد خوشبو نوشہ کو لگانے کا حکم۔ پھر اس کے ثبوت کے لئے امام بخاریؒ نے عبدالرحمٰن بن عوف کی روایت پیش کی ہے۔ وہ زرد خوشبو جسم پر تھی یا کپڑوں پر تھی اس کا کوئی ذکر نہیں۔ پھر بدن پر تھی تو ہاتھ پر تھی یا چہرہ پر تھی کچھ ذکر نہیں۔ بہر حال ہاتھ پاؤں پر مہندی نہ تھی۔ اب رہا یہ مسئلہ کہ زرد خوشبو مرد کو لگانا جائز ہے یا نہیں۔ حنفیہ شافعیہ کہتے ہیں کہ جائز نہیں ہے اور اس حدیث سے جائز نہیں نکلتا کیونکہ احتمال ہے کہ ان کی دلھن کے زردی لگی ہوئی تھی۔ ان سے ملاپ ہوا تو ان کے لگ گئی۔ مرد کو خود قصداً لگانی جائز نہیں۔ حدیث میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جس کے زرد خوشبو لگی ہو۔ اور مالکیہ کہتے ہیں کہ مرد کو جائز ہے۔ باب بخاری سے ظاہر ہے کہ امام بخاری نوشاہ (دولھا) کے لئے جائز رکھتے ہیں۔ بظاہر حدیث بھی اسپر دلالت کرتی ہے۔

نوٹ میرے خیال سے یہ ابٹنہ ہوگا جیسا کہ آج کل ہندوستان و پاکستان میں رواج ہے۔ دولھا کے ابٹنہ ملتے ہیں جو جائز ہوا۔

(۲) مشکوٰۃ وغیرہ تمام کتب حدیث میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرام کا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا ثابت ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ کپڑے کی مخالف طرفوں کو بغلوں کے نیچے سے نکال کر کندھوں پر ڈالنا، سو اس صورت سے سر ننگا رہتا ہے پس ننگے سر نماز جائز ہے۔ سر ڈھانکنا کسی کے نزدیک واجب نہیں۔ یہ سنت زائدہ ہے سنت ہدیٰ اور تعبدی نہیں ہے، اگر عمل کرے تو اچھا ہے اگر نہ کرے تو نماز ہو جائے گی

اسی وجہ سے حاجیوں پر احرام میں سر ڈھانکنا جائز نہیں رکھا گیا کہ اس کے بغیر نماز، طواف سب عبادت روا ہے۔ جوتے سے نماز پڑھنا بھی سنت ہے مگر ننگے پاؤں روا ہے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری غفرلہ الباری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

زمین ایک بیگھے کی بجائے دو بیگھے الاٹ کرالے تو جائز ہے یا نہیں

سوال (۶۸۹) اگر کسی کی زمین ایک بیگھ ہو اگر اثر ورسوخ کی وجہ سے کوئی آدمی دو بیگھے الاٹ کروالے جائز ہیں یا نہیں؟ واپسی ڈاک مطلع فرمائیں۔ ضروری تاکید ہے

کلثوم بی اجرانے والی چک ۲۵ ضلع سرگودھا

جواب (۶۸۹) جس قدر زمین کا حق ہو اسی قدر حاصل کرو۔ اثر ورسوخ سے زیادہ لینی ناجائز ہے۔ خود حکومت رحم کرکے زیادہ دیدے تو درست ہے۔

کتبہ عبدالقادر حصاری الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

مظلومہ بیوی کے متعلق سوال

سوال (۶۹۰) کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا نکاح مسماۃ ہندہ سے عرصہ بارہ سال کا ہوا ہے لیکن زید اور ہندہ کا باہمی اتفاق صرف چند ماہ رہا۔ بعد ازاں زید کا اپنی منکوحہ بیوی سے کوئی سلوک نہیں۔ جب زید ہندہ کو اپنے گھر لے جاتا ہے چند یوم گذرے مار پیٹ کر نکال دیتا ہے۔ مار پیٹ کر گھر سے نکال دینے کا معاملہ کئی دفعہ ہو چکا ہے۔ چونکہ ہندہ کے والدین وفات پا چکے ہیں۔ ہندہ کا چچا بھیجدیتا تھا اب لڑکی نے زید کے گھر جانے سے تنگ آکر کہہ دیا ہے کہ میں جانے کے لئے تیار نہیں اگر بھیجو گے تو میں پھر کوئی اور ذریعہ اختیار کروں گی۔ چونکہ میں زید کے ظلم وستم سے تنگ آگئی ہوں لہٰذا میں جانے کے لئے تیار نہیں۔ بینوا توجروا۔

سائلہ بسم اللہ

جواب (۶۹۰) زید ظالم اور سخت گنہگار ہے۔ ہندہ مظلومہ اور متضررہ ہے اس کو چاہیے کہ بحکم قرآن حَكَمًا مِّنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِّنْ أَهْلِهَا اپنے قریبیوں میں سے کسی کو حکم بنا کر اپنا فیصلہ کرالے۔ حکم پنج زید کو ظلم سے روکے۔ اگر نہ رکے تو اس کو طلاق کا حکم دے۔ اگر وہ طلاق نہ دے تو حکم نکاح فسخ کردے۔ پھر ہندہ کسی دوسری جگہ اپنا نکاح کرے۔ اب جو پنچایتیں حکومت بنا رہی ہے وہ ایسے مرضوں کا علاج کریگی ہندہ کسی پنچایت کے ذریعہ اپنا فیصلہ کرالے۔ اگر امیر اور جماعت کا سلسلہ قائم ہے تو بذریعہ امیر فیصلہ کرالے۔ اگر کوئی صورت نہ ہو تو عدالت میں فسخ نکاح کی درخواست دیکر

اپنا حال ظاہر کرے پھر حاکم نکاح فسخ کردے گا یا طلاق دے گا یا خرچہ دلوا دے گا حکومت کے پاس ایسے جھگڑوں کا علاج ہے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

مشرک عالم کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں

سوال (۶۹۱) کیا مشرک مولوی کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے یا کہ نہیں؟

لیس نائک ڈی، او، آر، اے نیاز محمد نمبر ۸۰ ملٹری ڈینٹل سینٹر بنوں چھاونی

جواب (۶۹۱) جو بھی مشرک بدعتی ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ اگر شرک و بدعت سے محفوظ ہو اور تقلید نہ کرتا ہو تو نماز درست ہے

کتبہ عبدالقادر الحصاری الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

اپنی جماعت نہ ہو تو نماز اپنی علیحدہ پڑھے یا دوسروں کی جماعت میں شامل ہو جائے

سوال (۶۹۲) جماعت سے نماز ادا کرنا تو بہت ضروری ہے مگر یہاں پر اپنی جماعت کا ایک آدمی بھی نہ ہو تو کیا پھر بھی بدعقیدہ مولوی کے پیچھے نماز نہ ہوگی یا پھر اکیلے آدمی کو کیا کرنا چاہیے

سائل مذکور

جواب (۶۹۲) ایسی جگہ سے ہجرت کرنی فرض ہے۔ حدیث ابو داؤد میں ہے مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ (او کما قال) یعنی جو مشرکوں کے ساتھ آباد ہو اور وہاں اسلامی احکام و شعار ادا نہ کر سکے تو وہ ان کی مثل ہے۔ تم جب تک وہاں ہو اکیلے نماز پڑھو۔ مشرک و بدعتی کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

غسل جنابت کا کیا طریقہ ہے

سوال (۶۹۳) ہمبستری کے بعد غسل کا کیا طریقہ ہے پوری طرح سمجھا کر لکھیں۔

سائل مذکور

جواب (۶۹۳) آپ نماز، طہارت، وضو، غسل وغیرہ احکام سیکھنے کے لئے نماز کی کتاب مکتبہ شعیب کراچی سے منگوالیں۔ مختصر یہ بات ہے کہ اول استنجا کریں پھر وضو (پاؤں نہ دھوئیں) پھر سر پر تین لپ تک پانی ڈال لیں۔ پھر تمام بدن پر پانی بہائیں کہ کوئی بال خشک نہ رہے۔ پھر الگ ہو کر پاؤں دھولیں۔ اول بسملہ اور آخر میں کلمہ شہادت پڑھ لیں اور اس نیت سے غسل کریں کہ میں ناپاک ہوں۔ یہ پاک ہونے کیلئے

غسل کر رہا ہوں۔ یہ دل میں ارادہ ہو بس کافی ہے۔

کتبہ عبدالقادر حصاری الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

کیا صاحب اہل و عیال حجرہ مسجد کے بالاخانہ کو آباد کر سکتا ہے

سوال (۶۹۴) انقلاب سے پہلے ایک مسجد موجود تھی اور اس مسجد کے پاس ہندو کی متروکہ سفید زمین تھی جس کو ایک مسلمان نے کارخانہ کی خاطر الاٹ کرالیا اور ہم نے اس مسلمان سے مسجد کی خاطر کچھ زمین طلب کی اور اس نے تھوڑی سی زمین دے دی اور ہم نے اس زمین پر ایک حجرہ تعمیر کرلیا تاکہ مستورات جمعہ کی نماز ادا کریں اور مسجد کا ضروری سامان اس میں رکھا جائے اور طالب علم اور مسافر اس میں ٹھہر سکیں۔ اب جماعت نے متفقہ رائے سے امام کی رہائش کی خاطر اس حجرہ کی چھت پر مکان تعمیر کرلیا ہے اور امام صاحب کی رہائش کرادی ہے۔ امام صاحب متاہل ہیں۔ اب مسئلہ قابل دریافت یہ ہے کہ امام صاحب کی رہائش اس پر جائز ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

جواب (۶۹۴) حجرہ پر امام مسجد یا خادم کے لئے مکان بنا دینا درست ہے بلکہ مسجد پر یا مسجد کے اندر بھی کسی طرف امام یا خادم کے لئے مکان بنانا درست ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خادم مسجد نبوی کے لئے مسجد نبوی میں حجرہ بنایا تھا۔ اسکا رہنا سہنا وہیں تھا (جامع صحیح بخاری ص ۶۳) نیز صفحہ ۶۶ میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض مسجد میں بعض لوگوں کے فائدہ کے لئے خیمہ لگوادیا تھا وہ مدت تک اس میں رہے۔

الغرض اندرون مسجد یا تحت مسجد یا بالائے مسجد کوئی مکان بنانا مسجد کی مصلحت کے لئے تو یہ درست اور جائز ہے۔ حجرہ پر مکان بنانے کے جواز میں تو کوئی شبہ ہی نہیں ہے۔ ہذا ما ظہر لی والعلم عند اللہ وعلمہ اتم

کتبہ عبدالقادر حصاری غفرلہ الباری۔ الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

کیا مظلومہ بیوی بحالت مجبوری طلاق لیکر دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے

سوال (۶۹۵) عرض ہے کہ میرا نکاح ہوئے کوئی عرصہ ڈیڑھ سال کے قریب ہوگیا ہے۔ میں تقریباً ایک ماہ اپنے خاوند کے گھر رہ آئی ہوں۔ میرا خاوند مجھے پسند نہیں کرتا میری اور اس کی سخت مخالفت ہوگئی۔ اب مجھے اس نے صاف جواب دیدیا ہے کہ میں تجھے اپنے گھر بسانا نہیں چاہتا اور میرے خاوند نے دوسری شادی کرالی ہے اور مجھے خرچ خانگی بھی دینے سے انکاری ہے اور میں لاوارث عورت ہوں اور جوان عمر ہوں میرا گذارہ نہیں ہوتا اور میرا خاوند مجھے طلاق دینے سے بھی انکاری ہے۔ میرا خیال ہے

کہ میں شادی اور کسی مسلمان آدمی سے کرلوں تاکہ میری گذران ہو سکے۔ عرض ہے کہ ثبوت قرآن وحدیث کا اگر مل جاوے تو بہتر ہے تاکہ میرا غم، پریشانی رفع ہو سکے۔ جس شخص کے ساتھ میری شادی ہوئی ہے وہ بے نماز اور غیر شرع ہے۔ شراب بھی اور بھنگ بھی پیتا ہے اور مجھے بھی اس کے ساتھ کھانے پینے سے سخت نفرت ہے۔

مہربانی کرکے جلد از جلد اجازت نکاح کرنے کی فرمائی جاوے تاکہ میں اس غم سے آزاد ہو جاؤں۔ والسلام۔

سائلہ شہیداں بی بی دختر السیدالدین (نشانی انگوٹھا)

جواب (۶۹۵) بشرط صدق سوال، جواب اس کا یہ ہے کہ اگر گواہان سے یہ ثابت ہو جائے کہ مسماۃ شہیداں کے خاوند نے یہ الفاظ کہے ہیں کہ میں تجھے اپنے گھر نہیں بسانا چاہتا اور نہ خرچ دیتا ہوں تو طلاق واقع ہو گئی ہے۔ اب اس کو دوسری جگہ نکاح کرلینا درست ہے۔ اور اگر یہ الفاظ ثابت نہ ہوں تو اگر وہ نہ طلاق دے اور نہ آباد کرے تو پھر عدالت سرکار میں شہیداں کو درخواست دیکر اپنا نکاح فسخ کرالینا چاہئے۔ حکومت کا یہ قانون ہے کہ جو شخص نہ طلاق دے نہ بسائے تو اس کا نکاح فسخ کرکے اسکو دوسری جگہ نکاح کی اجازت دیدیتی ہے۔ شہیدان کو بھی بیان عدالت میں دیکر اپنا نکاح فسخ کرالینا چاہئے۔ معلقہ ومتضررہ کا نکاح بلا طلاق حکم حاکم سے فسخ ہو جاتا ہے۔ صرف فتوٰی کام نہ دے گا۔ اگر فتوے پر شہیداں نے دوسری جگہ نکاح کرلیا تو اس کا خاوند ظالم قانونی کارروائی کرکے کہ اس نے نکاح پر نکاح کرلیا ہے شہیداں کو دوسری مصیبت میں ڈالدے گا اور حکومت فتوٰی نہ مانے گی اور کہے گی کہ نکاح عدالت میں فسخ کرانا تھا اس لئے عدالتی اور قانونی کارروائی ضروری ہے کہ ہم مجبور ہیں۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

ولی قریب کے ہوتے ہوئے دوسرے کا ولی بن کر نکاح کر دینے سے نکاح ہوگا یا نہیں

سوال (۶۹۶) بغیر ولی کے نکاح جائز ہے یا نہیں؟ حقیقی ولی باپ فوت ہو گیا ہے حقیقی تایا اپنی خود ولایت کے ساتھ اپنی بھتیجی کا نکاح اپنے لڑکے کے ساتھ کرتا ہے مسماۃ مذکورہ کا حقیقی بھائی بالغ ہے، وہ رضامند مذکورہ کے نکاح میں نہیں ہے اور مسماۃ مذکورہ کی والدہ بھی رضامند نہیں ہے۔ کیا اس صورت میں مسماۃ مذکورہ کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟ سائل حاجی اللہ دین اوڈ

جواب (۶۹۶) ولی کے بغیر نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ حدیث میں ہے لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ کہ ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہے۔ ولی عصبات میں سے وہ ہوتا ہے جو

بہت قریبی ہو۔ لڑکی بھائی حقیقی اس کا ولی ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ ماں ولی نہیں ہے مگر اسکا مشورہ لینا اور اس کو راضی کرنا ضروری ہے کیونکہ لڑکی کو ماں کی اطاعت کا حکم ہے۔ تایا ولی ابعد ہے۔ جب ولی اقرب موجود ہے تو ابعد کی ولایت صحیح نہیں ہے۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

فرقہ حقہ کا علامتی معیار کیا ہے؟

سوال (۶۹۷) مکرمی و محترمی حضرت مولانا حافظ عبدالستار صاحب کراچی۔ سلمکم اللہ تعالیٰ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بعد ازیں دعائے مختصر عرض یہ ہے کہ میرا دل یہ چاہتا ہے کہ میں قرآن وسنت کا پابند بن جاؤں۔ اور ہر کلمہ گو یہی چاہتا ہے دعویٰ ہر ایک یہی عامل بالقرآن وسنت کا کرتا ہے عمل خواہ کچھ ہو۔ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا کی آیت ہر ایک ہی پڑھتا ہے لیکن پھر بھی امت محمدیہ میں کئی فرقے ہیں جن کے اختلاف ختم ہونے میں آتے ہی نہیں۔ ایک فرقہ دوسرے کو کافر مشرک بدعتی کہتا ہے اور کئی ایک فرقوں کے متعلق یہی کہا جاتا ہے کہ فلاں فرقہ نیا ہے۔

سائل عبدالغفار شاہ دیپالپور ۱۳ ستمبر ۱۹۵۷ء

جواب (۶۹۷) بیشک اسلام میں بہت فرقے ہو گئے۔ یہ پیشینگوئی نبوی تھی کہ میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے۔ پھر آپ نے ان میں فرقہ حقہ کے معلوم کرنے کا معیار بتایا کہ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ۔ محدثین نے کتب حدیث میں تصریح کی ہے کہ اس سے مراد اہلحدیث ہیں اور یہی اہل سنت والجماعت ہیں۔ غنیہ ملاحظہ کرو۔ اب اہلحدیث میں جو اختلاف ہے وہ مذہبی نہیں ہے۔ مذہب سب کا اہلحدیث ہے۔ یہ صرف نظام اور تنظیم کا اجتہادی اختلاف ہے۔ مسئلہ امارت کا حق ہے اگر کسی سے عمل ہو تو کرے ورنہ اہلحدیث مذہب پر عقیدہ و عمل رکھے۔ اہلحدیث مذہب کی تاریخی کتابیں دو ہیں۔ ایک تاریخ اہلحدیث مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی ہے۔ دوسری تاریخ اہلحدیث عربی ہے جو اب ملتی نہیں ہے آپ شرف اصحاب الحدیث خطیب کا اردو ترجمہ مکتبہ سعودیہ کراچی بنس روڈ آرٹلیری میدان ۲ سے منگوا کر پڑھیں۔

کتبہ عبدالقادر الحصاری الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

چند آدمیوں کا ہر ماہ بتقرر ایام قرآن خوانی کر کے ختم کرنے کے بارہ میں سوال

سوال (۶۹۸) کیا فرماتے ہیں علمائے ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ہم نے ہر ماہ میں تین دن قرآن خوانی کیلئے مقرر کئے ہوئے ہیں اور دس پندرہ آدمی جمع ہو کر ایک قرآن کا ختم کر لیتے ہیں تاکہ کاروبار، رزق میں برکت ہو اور مصیبتیں و تکلیفیں دور ہوتی رہیں۔

سوال یہ ہے کہ قرآن مجید کو پڑھنے اور ختم کرنے کا یہ طریقہ شرعاً درست ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے زمانہ میں اس طرح قرآن مجید پڑھ کر ختم کیا جاتا تھا؟ جواب قرآن وحدیث سے عنایت فرمادیں فقط والسلام

سائل۔ محمد الیاس کراچی

جواب (۶۹۸) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ قرآن مجید کا بغیر اپنی طرف سے قیود و شروط کے باعث خیر و برکت ہے۔

باقی ہر ماہ میں اپنی طرف سے تین دن مقرر کرکے اور حلقہ باندھ کر ایک خاص شکل بنا کر لزوم کے ساتھ قرآن مجید کا پڑھنا عہد نبوی و عہد صحابہ سے ثابت نہیں۔ بلکہ مسند دارمی میں ہے کہ عہد نبوی کے بعد چند لوگوں نے مجتمع ہو کر حلقہ باندھ کر سُبْحَانَ اللّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا وظیفہ پڑھنا شروع کیا۔ صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جب اس طریقہ کا علم ہوا تو انہوں نے اس حلقہ بندی سے روکا اور منع کیا اور فرمایا ابھی نبی علیہ السلام کے برتن بھی نہیں ٹوٹے یعنی آپؐ کو زیادہ عرصہ گذرے ہوئے نہیں ہوا تم نے ابھی سے دین میں بدعات جاری کر دیں۔

معلوم ہوا جو کام دلائل شرعیہ سے ثابت نہ ہو اس کو لازم سمجھ کر وہ بجانب خود کرنا درست نہیں فقط

عبدالقہار معاون نائب مفتی و مدرس مدرسہ دارالسلام ۲۷ ذی الحجہ ۸۲ھ

الجواب صحیح (مولانا) محمد یونس عفرلہ خازن جماعت غرباء اہلحدیث ۲۷ ذی الحجہ ۸۲ھ

المجیب مصیب (مولانا) عبدالرحمٰن السلفی ناظم و مدرس مدرسہ دارالسلام و مدرسہ بنات المسلمین ۲۷ ۱۲/۸۲ھ

الجواب صحیح عبدالغفار سلفی عفرلہ نائب مفتی جماعت غرباء اہلحدیث و مدرس مدرسہ دارالسلام و امام محمدی مسجد

جواب صحیح ہے۔ عبدالحکم دہلوی مدرس مدرسہ حضرت مولانا عبدالستار صاحب

الجواب صحیح (مولانا) عبدالجبار دہلوی مینجر صحیفہ اہلحدیث

جواب صحیح ہے (مولانا) محمد سلیمان جوناگڑھی سکریٹری شعبہ تبلیغ جماعت غرباء اہلحدیث۔

مذہب اہلحدیث۔ تقلید۔ عقیدہ امام شافعیؒ۔ جماعت قطر۔ استراحت بین الرکعتین قعدہ۔ ہنڈی کی بابت سوالات

سوال (۶۹۹) مذہب اہلحدیث (خالصاً قرآن وصحیح حدیث) جائز ہے یانا جائز ہے مکمل ثبوت مع حوالہ جات کے عربی میں السید محمد یا جوبھی سرکاری مفتی ہوں ان سے سرکاری فتویٰ لیکر روانہ فرمائیے۔

تقلید امام حنفیؒ، شافعیؒ، حنبلیؒ، مالکیؒ خالصاً جائز ہیں؟ مکمل ثبوت مع دلائل و حوالہ جات کے حسب بالا روانہ فرمائیے۔

امام شافعیؒ کا مذہب اہلحدیث کے متعلق کیا عقیدہ تھا؟

آپ تعطیلات میں پاکستان کب تشریف لے جانے والے ہیں۔ امید کہ واپسی میں آپ ضرور قطر سے ہوتے ہوئے جائیں گے۔

قطر کی جماعت کی رپورٹ صحیفہ میں اب تک کیوں نہیں آئی؟

ثبوت استراحۃ بین الرکعتین درکار ہے۔

القعود بعد رکعۃ الاولیٰ کا کیا مطلب ہے؟

ہنڈی کے ذریعہ روپیہ کا لین دین کیسا ہے؟

المخلص عبداللہ عرب محمدی

جواب (۶۹۹) صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ حدیث شریف میں ہے لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مَنْصُوْرِیْنَ عَلَے الْحَقِّ الخ۔ امام بخاریؒ کے استاذ ابن مدینی فرماتے ہیں کہ حدیث منصورین علے الحق سے مراد جماعت اہلحدیث ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں اِنْ لَّمْ یَکُوْنُوْا اَھْلَ الْحَدِیْثِ فَلَا اَدْرِیْ مَنْ ھُمْ یعنی اہلحدیث جماعت حدیث مذکور سے مراد نہیں تو میں ان کے علاوہ اور کسی کو اس حدیث کا مستحق نہیں سمجھتا۔

تقلید شخصی قطعاً جائز نہیں۔ تقلید کی تعریف ہے کہ مقلد من حیث المقلد اپنے مجتہد کی بات بغیر کسی دلیل معلوم کے قبول کرلے۔ اور قرآن کہتا ہے فَسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ لہٰذا تقلید کسی بھی صورت سے جائز نہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں جب کسی اہلحدیث کو دیکھتا ہوں تو گویا صحابہؓ کو دیکھتا ہوں یعنی اہلحدیث جو ہیں صحابہؓ کی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہیں بغیر کسی کی تقلید کے نبی علیہ السلام کے فرمان کو مقدم رکھتے ہیں۔

بخاری شریف میں ہے کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کو دیکھا

يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا۔ نیل الاوطار و سبل السلام اور تلخیص وغیرہ میں ہے فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ وَهٰذِهٖ هِيَ الَّتِي تُسَمّٰى جَلْسَةَ الْإِسْتِرَاحَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ اِنَّهٗ إِذَا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ بَعْدَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَالرَّكْعَةِ الثَّالِثَةِ كَمَا هُوَ مُصَرَّحٌ فِي رِوَايَةٍ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ الخ یعنی مذکورہ عبارات سے ثابت ہوا کہ نبی علیہ السلام جلسہ استراحت کیا کرتے تھے۔

معلوم ہوا پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے بعد ذرا بیٹھ کر دوسری رکعت یا چوتھی رکعت کے لئے اٹھنا سنت ہے۔

ہُنڈی کے ذریعہ روپیہ کا لین دین کرنا شرعاً کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ سُود کی کوئی شکل نہو

قعود بعد لرکعتین یعنی دو رکعت پڑھ کر تشہد کرنا ضروری ہے۔ بعد تشہد تیسری رکعت میں کھڑا ہونا چاہیئے جیساکہ بخاری و مسلم کی روایات سے ثابت ہے۔

دورۂ قطر و جماعتی تشکیل کی رپورٹ انشاء اللہ بہت جلد صحیفہ میں دیدیجائیگی فقط راقم الحروف عبدالقہار غفرلہ معاون نائب مفتی دارالافتاء جماعت غرباء اہلحدیث بنس روڈ۔ کراچی۔		الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

۲۵ر صفر ۱۳۸۳ھ

بے نمازی کے ذبیحہ کے متعلق سوال

سوال (۷۰۰) ایک بھینس بیمار تھی۔ وہ مرنے لگی تقریباً چالیس افراد کی موجودگی میں اس کو ایک بے نماز تارک صلوٰۃ نے ذبح کیا کیونکہ وہ بیمار ہوگئی تھی۔

اب سوال یہ ہے کہ تارک صلوٰۃ نے چونکہ یہ بھینس ذبح کی تھی اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

سائل۔ حافظ ثناء اللہ۔ موضع دھکی چاہ بھٹیارانوالہ۔ ڈاک خانہ و تحصیل میل سی ضلع ملتان۔

جواب (۷۰۰) بھینس کو حرام موت سے بچانے کی غرض سے شخص مذکور کا ذبیحہ جب کہ اس نے تکبیر بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا ہے حلال ہے۔ اگر بھول سے تکبیر بھی نہیں کہی تو بسم اللہ پڑھ کر اسکے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ اسکا کھالینا جائز و درست ہے۔ البتہ آیندہ احتیاط کی جائے کہ نمازی لوگ موجود ہوتے ہوئے خود ذبح کریں، بے نماز کو ذبح نہ کرنے دیں فقط راقم الحروف عبدالقہار غفرلہ۔		الجواب صحیح ابو محمد عبدالستار دہلوی

فہرست مضامین فتاویٰ ستاریہ جلد چہارم